CALVARY BASICS SERIES

مؤّثر
دُعائیہ زندگی

چک سمِتھ

موّثر
دُعائیہ زندگی

مصنف : چک سمِتھ
مترجم : ندیم میسیؔ

THE WORD
FOR TODAY
P.O. Box 8000, Costa Mesa, CA 92628

نام کتاب	مؤثر دُعائیہ زندگی
مُصنف	پاسٹر چک سمتھ
مترجم	ندیم میسی
کتابت	عمران بوٹا
ترتیب وتدوین	سُنیل میسی
اشاعت	اوّل 2007

ناشرین

جیزز سیوز منسٹریز پاکستان

© 2007 جُملہ حقوق بحقِ جیزز سیوز منسٹریز پاکستان محفوظ ہیں۔

Ph: 0554-006-037, Email: info@jsm-pak.org

www.jsm-pak.org

فہرست

دیباچہ 01

تعارف 02

باب:1

دُعا کیا ہے؟ 03

باب:2

دُعا کا مقصد 21

باب:3

دُعا کی مرُاعات 34

باب:4

موثر دُعائیں 42

باب:5

دُعا میں قوت 51

باب:6

دُعا کرو، اور میں جواب دونگا 59

باب:7

بے دُعائیہ پن کا گُناہ 68

دیباچہ

دُعاہماری مسیحی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔دُعاواحد ذریعہ ہے جس کی بدولت ہم اِس کائنات کے خالق اوراپنے زندہ خُداکی حضوری میں آسکتے،اوراپنی شکرگزاریاں،درخواستیں اورشفاعتیں اُسکے حضورپیش کرسکتے ہیں۔دُعاہمیں خُداکے تخت تک رسائی عطاکرتی ہے۔

زیادہ ترمسیحی دُعا،اِسکی اہمیت اور اِس کی طاقت کونہیں جانتے۔اِسی لئے ہماری زندگیوں میں دُعا کا فقدان ہے۔اِس کتاب کے ترجمے کے دوران میں نے اور ہماری ٹیم نے دُعاکے متعلق ایسابہت کچھ سیکھاہے،جوکبھی ہمارے وہم وگمان سے بھی نہ گرزا تھا۔ہم نے اِس کتاب سے بہت زیادہ برکت پائی۔اوریہی برکت،مسّرت اورخُداکی محبت آپ کے ساتھ بانٹنے کے لئے ہم نے اِس کتاب کا اُردوترجمہ کرنے کافیصلہ کیا۔ہم خُداکے بیحد شکرگزارہیں،جس نے ہمیں یہ سب کرنے کی ہمت،فہم اور برکت بخشی۔ہم کیلوری چیپل کوسٹہ میساکے بھی شکرگزارہیں،جس نے بخوشی ہمیں اپنی کتاب کاترجمہ کرنے کی اجازت دی۔

آپ اِس کتاب کوبڑے اطمینان،سنجیدگی اوراپنی بائبل کوساتھ رکھ کرپڑھیں۔میں ایمان رکھتاہوں کہ یہ چھوٹی سی کتاب آپ کی پوری زندگی کویکسر بدل دے گی۔اورخُداوندکی روح اوردُعامیں بڑھنے کے لئے آپ کی بہت زیادہ مدداوررہنمائی کرے گی۔میری دُعاہے کہ مسیحی ہونے کے ناطے آپ خُداباپ کے ساتھ اپنے اُس انمول اور گہرے رشتے کو پہچانیں،جس میں مسیح خُداوند نے ہمیں باندھاہے۔آپ خُداکے ساتھ رفاقت میں بڑھیں اور بلاناغہ دعاکرتے ہوئے اپنی زندگی کے ہرعمل سے خُداونداپنے خُداباپ کے نام کوجلال دیں۔

آمین!!!

مسیح یسوعؔ میں آپکاخادم

ندیم عیسیٰ

جیزز سیوز منسٹریز پاکستان

تعارف

آج ہم ایک مایوس کن دور میں جی رہے ہیں۔ پھر بھی کلیسیاہ خُدا کے سامنے دُعا میں مایوس نہیں ہے۔ یسوعؔ نے پطرسؔ، یعقوبؔ اور یوحناؔ سے کہا،

"کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ (متی 40:26)

ہم کہتے ہیں "افسوس تم پر پطرسؔ! افسوس تم پر یوحناؔ۔ کتنی افسوسناک بات ہے کہ خُداوند کے ساتھ دُعا میں ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے!" لیکن خبردار جب ہم کسی کی طرف ایک انگلی اٹھاتے ہیں تو تین انگلیاں ہماری اپنی طرف اٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔

دُعا سب سے اہم سرگرمی ہے جو ایک نئی پیدائش یافتہ مسیحی سرانجام دے سکتا ہے۔ یہ آپ کی ترجیحات کی سرفہرست ہونی چاہیے۔ کیونکہ بلاشک وشبہ ہمارے اردگرد کی دنیا کو دُعا کی اشد ضرورت ہے۔ دُعا اِن آخری دنوں میں خُدا کے ذوالجلال کاموں کے لیے دروازہ کھولے گی۔ دُعا شیطانی مُدوجزر کو روک دے گی۔

دُعا کے بارے میں مطالعہ کا یہ مجموعہ آپ کے سامنے کچھ خاص کلام، خیالات اور اصول پیش کرتا ہے۔ جب آپ اُنہیں اپنی زندگی میں عمل میں لاتے ہیں تو وہ آپکا خُدا کے ساتھ ایک نیا رشتہ استوار کریں گے، اور ایک زیادہ موثر اور طاقتور دُعائیہ زندگی کا تجربہ کرنے میں مدد کریں گے۔ جس میں اِن آخری ایام کے دوران شیطانی قوتوں کے خلاف جنگ لڑنا ہے۔

ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے، بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے، جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ پس ہمارا جنگی ہتھیار دنیاوی یا جسمانی نہیں ہوسکتا۔ دُعا ہمارے روحانی مورچے میں سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار ہے، جس سے ہم دشمن کے قلعے ڈھا سکتے ہیں۔ کیا آپ کے شہر یا گاؤں کی حکومت یا سیاست میں شیطان کا قلعہ ہے؟ کیا آپ کے شوہر، بیوی یا بچوں کی زندگی میں شیطان کا قلعہ ہے؟۔ اِس کتاب کے ذریعے آپ سیکھیں گے کہ اِس طرح کے قلعے کیسے مسمار کرنے ہیں۔

باب: 1

دُعا کیا ہے؟

دُعا کو تین بنیادی صورتوں میں بیان کیا جا سکتا ہے: حمد و ستائش، درخواست اور شفاعت ۔ یہ سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

حمد و ستائش

دُعا کی سب سے پہلی بنیادی شکل حمد و ستائش ہے۔ یہ خُدا کے بارے میں ذہنی بیداری کا خود رو نتیجہ ہے۔ جب مجھے خُدا کی عظمت، اُسکی قربت اور اپنے لیے اُسکی محبت کا احساس ہوتا ہے، تو میں قدرتی طور پر اُسکا جواب خُدا کی گہری باطنی حمد و ستائش کے ساتھ دیتا ہوں۔

ایک دن میں نے ایک بھنورے کو اِدھر اُدھر اُڑتے ہوئے دیکھا۔ میں اُس کے چھوٹے ہونے اور پھر بھی حیرت انگیز طریقے سے بنے ہونے پر حیران تھا۔ وہ کششِ ثقل کے قانون کی خلاف ورزی کرنے، اپنے آپ کو ہوا میں معلق رکھنے اور تیزی سے اِدھر اُدھر حرکت کرنے کے قابل تھا۔ میں نے سوچا " خُداوند خُدا تو زندگی کی چھوٹی ترین اشکال کی بناوٹ میں بھی بہت دانشمند ہے۔"

خُدا کی غیر معمولی تخلیقی ذہنیت کے لیے اُسکی پرستش کرنا دُعا کی ایک قسم ہے ___ جو کچھ وہ ہے اور جو کچھ اُس نے کیا ہے اُسکا شعور

پرستش کا جوش پیدا کرتا ہے۔ جب میں اس کی حکمت اور قدرت کو پہچانتا ہوں تو میں اُس کے احترام میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ جب میں اپنے لیے خُدا کی اُس بھلائی کا شعور پاتا ہوں جسکا مجھے پتا ہے کہ میں مستحق نہیں، تو شکرگزاری اور ستائش خود بخود ابھر آتی ہے۔

مسیحیوں کو اِس قسم کی رفاقت اور دُعا میں ہمیشہ مشغول رہنا چاہیے۔ جب کہ خُدا فطرت کے ذریعے ہم سے بات کرتا ہے ہمیں اُس کے بارے میں اور زیادہ باشعور ہونا چاہیے۔ ہم اُس کی قوت کو طوفان اور بجلی کے چمکنے میں دیکھتے ہیں۔ ہم اُس کا پیاراپن گلاب میں سونگھتے ہیں۔ ہم اُس کی دستکاری ڈیزی کے پھول میں دیکھتے ہیں۔ '' مَیں سرسراتی گھاس میں اُسے گذرتے ہوئے سنتا ہوں، وہ مجھ سے ہر جگہ بات کرتا ہے۔'' کبھی کبھار ہم اپنی پرستش کو زبانی بناتے ہیں؛ اور اکثر ہم ایسا نہیں بھی کرتے۔ یہ محض ہمارے دلوں کے اندر ایک بے پناہ احساس ہے۔ جیسے ہی خُدا اپنے آپ کو ہم پر ہزاروں طریقوں سے ظاہر کرتا ہے ہم فوراً کہتے ہیں ''اوہ، خُدا بہت اچھا ہے''۔ ہم اُسکی پرستش کرتے ہیں اور اُسکی محبت اور فضل کے احساس میں اُسکے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں۔

درخواست

دُعا کی دوسری صورت درخواست ہے۔ جب میں اپنی ذاتی ضروریات کو خُدا کے سامنے لاتا ہوں اور بشدت اُس مدد کے لیے جسکی مجھے ضرورت ہوتی ہے اُسے پکارتا ہوں۔ روز بروز میں خُدا کے حضور اُسکی حکمت، رہنمائی، قوت اور بہم رسانی کے لیے پکارتا ہوں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو ذاتی درخواست کو خود غرضی ہونے کے طور پر رد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنی خاطر کسی بھی چیز کے لیے دُعا کرنا غلط ہے۔ آپ کو دوسرں کے بارے میں زیادہ سوچنا چاہیے۔
ہائی وائی کلب کے اندر جونیئر ہائی میں اپنی شمولیت کے حصہ کے طور پر مجھے یہ نظم یاد کرنی تھی۔

خُداوند دن بدن مجھے ایسے جینے دے
اپنی ذات کو بھلا دینے کے طریقے سے
کہ جب بھی میں دُعا کے لیے جھکوں
میری دُعائیں دوسروں کے لیے ہی ہوں

میری مدد کر سب میں، جو کچھ بھی میں کروں
کہ ہمیشہ مخلص اور صادق ہی رہوں
جو کچھ میں تیرے لیے کرتا ہوں وہ جاننے کو
دوسروں ہی کی سب ضروریات پوری ہوں
دوسرے ہاں خُداوند! بس دوسرے
یہی تُو میرا اصول بنا دے
دوسروں کے لیے جینے میں کر میری مدد
کہ تیرے لیے اے خُداوندمیں جی سکوں

یہ خوبصورت شاعری ہے جو سچائی کا اظہار کرتی ہے۔ مجھے دوسروں کے لیے دُعا کرنی چاہیے اور اُن کی ضروریات کے بارے میں فکر مند ہونا چاہیے۔ اِس کے باوجود مجھے دُعا میں اپنے ضروریات کے بارے میں بھی فکر مند ہونا چاہیے۔ اِسے آپ جو کچھ کہنا چاہیں کہیں، لیکن اِس سے پہلے کہ میں کسی کے فائدے کے لیے کچھ بن سکوں، میری کچھ ایسی خاص ضروریات ہیں جو کہ پوری ہونی چاہئیں۔

بائبل کہتی ہے "جو کسان محنت کرتا ہے پیداوار کا حصہ پہلے اُسی کو ملنا چاہیے۔" (2 تیمتھیس 6:2)۔ دوسرے الفاظ میں جو کچھ آپ کے پاس نہیں آپ وہ نہیں دے سکتے۔ آپ دے نہیں سکتے جب تک کہ آپ پا نہ لیں۔ اِسلئے دوسروں کے ساتھ بانٹنے سے پہلے مجھے خُدا کے فضل، محبت، قوت اور قدرت کا شراکت دار ہونے کی ضرورت ہے۔

یسوؔع کے ایک شاگرد نے کہا، "اے خُداوند جیسا کہ یوؔحنا نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سکھایا تو بھی ہمیں سکھا۔" پھر یسوؔع نے مثالی دُعا سکھائی "اے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے! تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسے آسمان میں پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔" (لوقا 11:1-2)۔ دُعا کے پہلے حصّے میں خُدا کو مخاطب کیا گیا ہے۔ خُدا جو کچھ ہے اُس کیلئے اُس کی

پرستش کرنا: ''تیرا نام پاک مانا جائے۔'' پھر خُدا کی بادشاہی کیلئے دُعا آتی ہے۔ ''تیری بادشاھی آئے۔'' ہمیں پہلے خُدا کی بادشاہی اور راستبازی کو ڈھونڈنا ہے۔

بالکل اگلی درخواست ہے، ''ھمارے روز کی روٹی ھر روز ھمیں دیا کر۔اور ھمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا۔'' (لوقا 11:3-4)۔ یہ میری اپنی ضروریات کیلئے گزارشات ہیں۔ میری ضروریات ہیں، اور خُدا چاہتا ہے کہ میں اپنی ضروریات اُس کے حضور لاؤں۔ مکان کا کرایہ ادا کرنے کیلئے رقم یا جو کچھ بھی میری ضرورت ہوسکتی ہے اُس کیلئے دُعا کرنے اور اُسے مانگنے میں کچھ بُرائی نہیں۔

شفاعت

دُعا کی تیسری صورت شفاعت اِس قسم کی دُعا ہے جسے کام سمجھا جاسکتا ہے۔ خُدا کی پرستش کرنا کام نہیں ــــــ یہ پُرجلال ہے، یہ خُدا کے ساتھ خود رُو، خوبصورت شراکت اور رفاقت ہے۔ درخواست بھی بہت زیادہ کام نہیں ہے۔ کیونکہ جس چیز کی مجھے ضرورت ہوتی ہے، مَیں اُس میں اتنی زیادہ دِلچسپی لیتا ہوں کہ اِس میں بڑی آسانی سے شامل ہوجاتا ہوں۔ لیکن جب میں شفاعت کرتا ہوں تو پھر مجھے ضرور مشقت کرنی ہوتی ہے۔

پولُسؔ کُلس میں کلیسیاہ کے سامنے اپنی اختتامی رائے میں ایک محنت کش ساتھی اپفراسؔ کا ذکر کرتا ہے۔ ''اپفراسؔ جو تم میں سے ھے اور مسیح یسوؔع کا بندہ ھے تمہیں سلام کہتا ھے۔ وہ تمھارے لئے دُعا کرنے میں ھمیشہ جانفشانی کرتا ھے۔'' (کُلسیوں 12:4)۔ یہاں دُعا کو ایک کام کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

شفاعتی دُعا کے ذریعے میں اپنی ذات سے باہر تک رسائی حاصل کرتا ہوں۔ اور اپنی ضروریات کیلئے نہیں، بلکہ اُن کی ضروریات کیلئے دُعا کرتا ہوں جو میرے اِرد گِرد ہیں۔ میں اپنے خاندان، دوستوں اور اُن ہمسایوں کیلئے دُعا کرتا ہوں، جو ابھی تک یسوؔع مسیح کو جانتے تک نہیں۔ میں یسوؔع مسیح کے بدن میں اُن کی ضروریات کیلئے دُعا کرتا ہوں۔ مَیں تمام مختلف ضروریات کو جو میرے دھیان میں آتی ہیں خُدا کے حضور لاتا ہوں۔

یہ شفاعتی دُعا ہی ہے جس کے دوران مَیں یہ فہم پا تا ہوں کہ دُعا درحقیقت ہے کیا: ایک روحانی جنگ۔

جنگ

ہمارے چاروں طرف ایک مسلسل تصادم برپا ہو رہا ہے، ایک روحانی تصادم۔ ہماری جسمانی آنکھوں سے اوجھل روحانی دُنیا ہے جو دو اقسام میں بٹی ہوئی ہے: اچھائی کی قوتیں اور بُرائی کی قوتیں۔ یہ ایک دوسرے کے خلاف مسلسل محاذ آرائی کرتی ہیں اور یکسر ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ جب میں شفاعتی دُعا میں داخل ہوتا ہوں تو میں سیدھا جنگ میں اُتر جاتا ہوں اور روحانی لڑائی لڑتا ہوں۔

پولُس رسول نے کہا، ”ہمیں خون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں، اوراختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔“ (افسیوں 12:6)۔ اِس لئے ہمیں خُدا کا پورا بکتر پہننا ہے۔ پھر پولُس خُدا کے بکتر کی فہرست پر جاتا ہے جو کہ ایک مسیحی کو جنگ کیلئے زیب تن کرنا چاہئے۔

کیونکہ رسول نے کہا ہے کہ ہماری جنگ کے ہتھیار جسمانی نہیں ہیں اس لئے کہ ہم ایک جسمانی جنگ میں نہیں ہیں۔ اگر ہم جسمانی جنگ میں ہوتے تو ہمارے ہتھیار دنیاوی ہوتے۔ لیکن کیونکہ ہم ایک روحانی جنگ میں ہیں تو ہماری جنگ کے ہتھیار اور بکتر روحانی ہونے چاہئیں۔ وہ دشمن کے قلعوں کو مسمار کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (2 کرنتھیوں 4:10)۔

جب ایک دفعہ آپ افسیوں 6 کے روحانی بکتر سے لیس ہو جاتے ہیں، تو پھر آپ کو کیا کرنا چاہئے؟ محض وہاں کھڑے رہنا ہے؟ نہیں! لڑائی میں گھُس جانا ہے۔ آپ کس طرح لڑائی میں شامل ہوتے ہیں؟ ”ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دُعا اور منت کرتے رہو۔“ (افسیوں 18:6)۔ آپ کو جنگ کیلئے کمربستہ کیا گیا ہے، اب اُس کیلئے جائیں۔

جنگ کا منظر

روحانی لڑائی کا منظر ٹھیک یہاں اِس دُنیا میں ہے۔ اِس لڑائی کا مقصد اِس زمین، اور اُس پر پائی جانے والی زندگیوں پر اختیار حاصل کرنا ہے۔

زمین جائز طور پر یسوعؔ مسیح کی ملکیت ہے۔ اُس نے اِسے تخلیق کیا اور انسان کو دے دیا۔ لیکن انسان نے اپنی غلطی سے اُسے شیطان کے ہاتھوں ضبط کروالیا۔ یسوعؔ آیا اور اُس نے اُسے اپنے لئے واپس خریدا۔ اُس نے کلوری پر اپنے خون کے ذریعے فدیہ دے کر ہمیں اور اِس دُنیا کو چھڑایا۔ تھوڑی دیر کیلئے جب یسوعؔ صلیب پر لٹکا ہوا تھا تو شیطان نے خیال کیا کہ وہ فاتح ہے۔ لیکن تیسرے دِن یسوعؔ موت، دوزخ، قبر اور شیطان پر فتح پاتے ہوئے جی اُٹھا۔

1 یوحنا 8:3 میں یوحنّاؔ ہمیں بتاتا ہے کہ یسوعؔ اِسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔ یہ اُس نے صلیب پر اپنی موت کے ذریعے کیا۔ (عبرانیوں 14:2)۔ اُس نے ابلیسی قوتوں کو فتح کرلیا_____ اور حکموں کی وہ دستاویز مٹا ڈالی جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی، اور اُس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا۔ اُس نے حکومتوں اور اختیاروں کا برملا تماشا بنایا اور اُن پر فتح مندی کا شادیانہ بجایا۔ (کُلسیوں 15,14:2)۔ اب اگرچہ دُنیا جائز طور پر یسوعؔ مسیح کی ہے۔ ابلیس طاقت کے ساتھ اِس پر اپنا قابو اور اختیار قائم رکھنے کی جستجو کرتا ہے۔ کافی حد تک اُس طرح جب خُدا نے ساؤلؔ بادشاہ کو اسرائیل پر حکومت کرنے سے رد کر دیا۔ اور سیموئیل نبی سے اُس کی جگہ پر داؤدؔ کو مسّح کرایا۔ تو ساؤل نے طاقت کے بل بوتے پر اُس سب پر اپنا اختیار جمائے رکھنے کی کوشش کی، جو جائز طور پر اب اُس کا نہیں تھا۔ اور داؤدؔ کو جبراً سلطنت سے نکال دینے کی کوشش کی۔ لہٰذا شیطان اُس سب پر اپنا قابو رکھنے کی کوشش کرتا ہے، جو جائز طور پر اب اُس کا نہیں رہا۔

یسوعؔ کے پاس بھی دُنیا کو جیتنے کا طریقہ ہے، لیکن طاقت سے نہیں۔ یسوعؔ پیار کے ذریعے انسانوں کو اپنی طرف اور اپنی بادشاہی میں کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اِس دُنیا میں افراد کی زندگیوں کے اختیار کیلئے جنگ جاری ہے۔ شیطان لوگوں کو اپنے حصّار میں رکھنے کیلئے خوفناک قوتوں اور دباؤ کو کام میں لاتا ہے۔ جبکہ یسوعؔ حاصل کرنے کی جدوجہد کے ساتھ، انسانوں کو محبت کے ذریعے کھینچتے ہوئے اپنی زندگیاں اُس کے ہاتھ میں دینے کیلئے قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جب آپ شفاعتی دُعا میں داخل ہوتے ہیں تو آپ گھمسان کے رَن میں اندھا دھُند کود پڑتے ہیں۔ یہ کام بن جاتی ہے، کیونکہ آپ اندھیرے اور جہنم کی قوتوں کے خلاف مصروف ہوتے ہیں۔ آپ دُعا کے ساتھ دشمن کے قلعوں کی طرف جا رہے ہوتے ہیں۔ آپ طاقت کی اُس گرفت کی گواہی دیتے ہیں جو ابلیس آپ کے اِردگرِد والوں کی زندگیوں پر رکھتا ہے۔ دُعا کے ذریعے آپ قلعہ شکن گاڑی کے ساتھ پیش قدمی کر سکتے ہیں۔ اور افراد کو اُس طاقت سے آزاد کرتے ہوئے جو اُنہیں اسیر بنائے رکھتی ہے ـــــ دشمن کے اُن قلعوں کو مسمار کر سکتے ہیں، جو وہ اُن افراد کی زندگیوں میں رکھتا ہے۔

اِس طرح کی دُعا، ''روح میں جنگجویانہ'' دُعا کرنا ایک حقیقی کام بن جاتی ہے۔ آپ یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، کہ جب پوُلس نے کہا کہ اپفراس دُعا کرنے میں ہمیشہ جانفشانی کرتا تھا، تو اُس کا کیا مطلب تھا؟ یہ شعور حاصل کرنا ایک حیرت انگیز بات ہے کہ اِس روحانی لڑائی میں دُعا فیصلہ کُن عنصر ہے۔

ابلیس ایک بڑا ضدی دشمن اور مشکل سے قابو میں آنے والا لڑاکا ہے۔ وہ صرف وہی کرتا ہے، جو اُسے جب اور جہاں کرنا ہوتا ہے۔ اِسلئے آپ کی دُعائیں بہت واضح ہونی چاہئیں۔ غیر مبہم اور عام دُعائیں جیسے کہ ''خُدایا! دُنیا کو بچا لے'' دشمن پر ہلکا سا نشان تک بھی نہ ڈالیں گی۔ لیکن جب آپ مسیح کیلئے کسی فرد کی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہوئے اُسے خُداوند کے حضور لاتے ہیں تو آپ دُعا میں واضح ہونا شروع کر دیتے ہیں۔ اور تب شیطان کو جھکنا پڑتا ہے۔

''خُداوند، میرا دوست جون ابلیسی طاقت کے سبب سے جکڑا ہوا ہے۔ اُس کی زندگی تباہ ہو رہی اور پیچ و خم کھا رہی ہے۔ میں یسوعؔ مسیح کے نام اور صلیب کی فتح میں شیطان کے اُس کام کے خلاف آتا ہوں۔ اے باپ، میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ اُسے شیطان کی اُس طاقت سے آزاد کر، جو آج اُسے جکڑے ہوئے ہے۔ اُسے ابھی رہا کر، تاکہ وہ یسوعؔ مسیح کی محبت کو جان سکے۔ اپنی روح کو اُس کے دِل سے بات کرنے دے، اور ابلیس کے اُن کاموں کا اختتام کر جو اُسے باندھے اور اندھا کئے ہوئے ہیں۔'' پس ہم اُنہیں شیطان کے اُس پھندے سے بازیاب کرتے ہیں، جو اُنہیں اسیر بنا کر رکھے ہوئے ہے۔

جان لیں کہ ابلیس مستقل مزاج ہے۔ حتیٰ کہ جب آپ تھوڑی سی فتح دیکھنا شروع کر دیتے ہیں، اُس کے بعد بھی اپنے حاصل کردہ

میدان کو اپنے قبضہ میں رکھنے کیلئے آپ کو دُعا جاری رکھنی چاہئے۔ جس لمحے آپ میدان جیت جاتے ہیں، ابلیس ٹھیک اُسی وقت پلٹے گا اور اُسے دوبارہ حاصل کرنے کیلئے آپ پر جوابی حملہ کرے گا۔ آپ کی دُعائیں مستقل ہونی چاہئیں۔ وہ میدان جو ہم نے دشمن سے دُعا کے ذریعے لیا، دُعا کے ذریعے ہی اُسے اپنے قبضہ میں رکھنا چاہئے۔ اکثر اوقات جب ہم اُس شخص کی زندگی میں جس کیلئے ہم شفاعت کرتے رہے ہیں، فتح کی کچھ علامت دیکھنا شروع کرتے ہیں تو ہم ایک سخت غلطی کرتے ہیں۔ شاید وہ مسیح کو حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھے اور اپنی بائبل پڑھنا شروع کر دے، لہٰذا ہم اُن کیلئے دُعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اکثر بیج کو ابھی جڑ پکڑنے کا موقع بھی نہیں ملتا اور دشمن آتا ہے اور بیج لے جاتا ہے۔ جب ہم فتح کی ابتدائی علامت دیکھتے ہیں اُسکے بہت دیر بعد تک ہمیں دُعا کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

خوبصورت سچائی یہ ہے کہ ابلیس پہلے ہی سے شکست یافتہ ہے۔ جیسے ہی ہم جنگ میں جاتے ہیں، نتیجے کا تعین تو پہلے ہی ہو چکا ہے۔ یسوؔع نے ابلیس پر فتح پائی، اور پس جب ہم یسوؔع کی قدرت اور اختیار میں اُس کے مقابل آتے ہیں، ابلیس کو جھکنا پڑتا ہے۔ یسوؔع کی فتح پر دعویٰ جتائیں_____ جیسے ہی آپ ابلیس کے قلعوں کے مقابلے میں آتے اور دُعا جیسے مضبوط ہتھیار سے اُنہیں توڑ گراتے ہیں، تو زندگی کے بعد زندگی آزاد ہوتی جائے گی۔

خُدا نے اپنے کمزور ترین بچوں کیلئے بھی دُعا کو قابلِ حصول بنایا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہر مسیحی اپنے روحانی مرتبے سے قطع نظر عمل میں لاسکتا ہے۔ روحانی جنگ میں شامل ہونے کیلئے آپ کو روحانی سورما ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور جب آپ اِس میں داخل ہوتے ہیں تو آپ کو دشمن سے ڈرنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی سے شکست پا چکا ہے۔

ابلیس جانتا ہے کہ دُعا سے اُسکو شکست ہوتی ہے۔ وہ آپ کو کسی اور کام سے زیادہ دُعا سے روکنے کیلئے لڑے گا۔ کبھی کبھار وہ آپ کی کچھ دوسری مخصوص سرگرمیوں کیلئے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کتنی بے ثمر ہیں۔

آپ اُس خلّل کے بارے میں حیران ہونگے جو اُس وقت آپ کے رستے میں آتا ہے جب آپ گھٹنے ٹیک کر دُعا کرنا شروع کرتے ہیں۔ فون بج اُٹھے گا۔ یا باہر دروازے پر کوئی ہوگا۔ یا آپ کو اچانک یاد آئے گا کہ آپ کچھ کرنا چاہ رہے تھے۔ جب میں دُعا کرتا

ہوں تو عام طور پر اپنے ساتھ ایک نوٹ بک رکھتا ہوں۔ تا کہ بھولی ہوئی اُن چیزوں کے خیالات کو جو توجہ طلب ہیں، لکھ سکوں۔ ورنہ مجھ پر اُٹھ کر اُن چیزوں کو فوراً کرنے کی آزمائش آتی ہے۔ ابلیس آپ کو دُعا سے ہٹانے کیلئے کچھ بھی کریگا۔

شفاعتی دُعا اصل جانفشانی ہے۔ یہ ابلیس کے خلاف جنگ میں اصل لڑائی ہے۔ یہ فیصلہ کُن عنصر ہے۔ اسی لئے شیطان اِس کے خلاف اُتنی ہی سخت لڑائی کرتا ہے۔

فرض کریں کہ ایک اندھیری گلی میں کسی نے آپ پر حملہ کر دیا اور آپ سے کُشتی لڑنا شروع کر دی۔ اگر وہ ایک خنجر نکال لے، ساری لڑائی ایک دم صرف ایک چیز ______ خنجر قابو کرنے پر مرکوز ہو جائیگی۔ ایک دم آپ اُس کی ناک پر گھونسے مارنا بھول جائیں گے۔ آپ اُس کی کلائی تھام کر اُس سے خنجر چھڑانے کی کوشش کر رہے ہونگے۔ کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اِس لڑائی میں فیصلہ کُن عُنصر ہے۔

ابلیس جانتا ہے کہ دُعا آپ کی فتح لاتی ہے اور اُس کی شکست کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ روحانی لڑائی میں یہ فیصلہ کُن عُنصر ہے۔ اِسی لئے وہ اپنی تمام کوششوں کو دُعا کے خلاف مرکوز کرتا ہے۔ آپ کے دُعائیہ وقت کو درہم برہم کرنے اور آپ کو دُعا سے روکنے کیلئے وہ جو کچھ کر سکتا ہے کریگا۔

مستقل مزاجی

اگر آپ کی دعا کا جواب فوراً نہیں ملتا تو اُسے ترک نہ کر دیں! پولُس کلسیوں کے لیے اپفراس کی دُعا میں" ہمیشہ جانفشانی" کی بات کرتا ہے۔ (کلسیوں 12:4)۔ میرا یہ ایمان نہیں کہ اپفراس نے یہ کہا تھا کہ" اے خُداوند کُلس کی کلیسیاہ کو برکت دے، یسوؔع کے نام میں آمین"۔ اِس کی بجائے اُس نے خُداوند کا انتظار کیا اور مستعدی سے اُس کلیسیاہ کا فائدہ اور بہبود طلب کی، اور روز بروز دُعا کی مشق جاری رکھی۔ یعقوب 16:5 راستباز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکنے کی بات کرتی ہے۔

بہت دفعہ ہم ذرا زیادہ جلد ترک کر دیتے ہیں۔ جب بھی ابلیس اپنی گرفت کھونا شروع کرتا ہے تو وہ آخری داؤ والا ہلّا بولتا ہے۔ یہ

تب ہوتا ہے جب ہم سب بہت تھک جاتے ہیں اور فتح سے ذرا پہلے چھوڑتے ہوئے ترک کر دیتے ہیں۔

مسٹر کارنیگی اپنی کتاب "دوستوں کو کیسے جیتا جائے اور لوگوں پر اثر انداز کیسے ہوا جائے" میں مشرق کے ایک امیر بیمہ پالیسی کے دلال مسٹر ڈربی کی بات کرتا ہے۔ جسکو سونا پانے کے بخار نے جا لیا تھا اور وہ کولوراڈو کی طرف چلا گیا۔ اُس نے معدنی ذخائر کی کچھ جستجو کی اور چٹانوں کے درمیان سونے کی ایک بہت قیمتی پرت کو دریافت کرلیا۔ وہ مشرق کو پھرا، اور اپنے تمام دوستوں کو سرنگ کھودنے کے خطرناک کام میں سرمایا کاری کرنے پر آمادہ کیا۔ اُنہوں نے ایک کارپوریشن تشکیل دی، بہت زیادہ ساز و سامان خریدا، اور کولوراڈو میں کچے سونے کی اِس قیمتی پرت پر سرنگ بنانا شروع کردی۔

جس وقت تک کارپوریشن نے اپنے تمام قرضہ جات چُکائے ہی تھے، سونے کی وہ پرت ختم ہوگئی۔ سرمایا کاروں نے پھر بھی کھودنا جاری رکھا جب تک کہ وہ پھر قرض میں نہ پھنس گئے۔ بالآخر ایک دن پست ہمت مسٹر ڈربی نے کھدائی کے کام کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے سرنگ بند کی، ڈینور میں گیا اور چند سو ڈالروں کے بدلے سارا ساز و سامان اور سرنگ ایک کباڑیے کو بیچ ڈالی۔ مسٹر ڈربی گھر واپس چلا گیا۔

کباڑیے نے ایک ماہر ارضیات کو سرنگ اور علاقے کا مطالعہ کرنے کے لیے اجرت پر حاصل کیا۔ ماہر ارضیّات ایک اطلاع کیساتھ واپس آیا: "اگر تم اُس مقام سے جہاں پر مسٹر ڈربی نے کام چھوڑا ہے، تین فٹ آگے کو کھودو گے، تو تم سونے کی وہی پرت پاؤ گے۔" وہ کباڑیہ کولوراڈو کی ریاست میں سب سے امیر سرنگ کا مالک بن گیا۔ صرف مزید تین فٹ! میں تعجب کرتا ہوں کہ کتنی دفعہ ہم بھی فتح سے تین فٹ کے فاصلے پر رک جاتے ہیں۔

وعدوں پر حق جتائیں

یسوع مسیح کے ذریعے ہمیں دُعا کے بارے میں بہت سے حیرت انگیز وعدے دیئے گئے ہیں۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بند ہے گا اور جو کچھ تم زمیں پر کھولو گے وہ آسمان پر کھلے گا۔ پھر میں تم سے کہتا ہوں اگر

تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لیے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ھے ان کے لیے ہو جائے گی۔" (متی18:18-19)

دُعا میں تعداد: **تم میں سے کوئی دو** ، *دُعا کرنے کی جگہ:* **زمین پر**، *دُعا کی وسعت:* **کسی بات (چیز) کے لیے**، "تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ھے اُن کے لیے ہو جائے گی" *یہ ایک وسیع اور جلالی وعدہ ہے۔*

یسوؔع نے یہ وعدہ بھی کیا:

"خدا پر ایمان رکھو۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اِس پہاڑ سے کہے تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ھے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لیے وہی ہو گا۔ اِس لیے میں تم سے کہتا ہوں جو کچھ تم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔" (مرقس 11:22-24)

کیا حیرت انگیز وعدہ ہے! مزید برآں یسوؔع نے کہا:

"اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کروں گا تا کہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہوں گے تو میں وہی کروں گا۔"(یوحنا14:13-14)

جو کچھ! (کچھ بھی!)

ایک اور وعدہ: "اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔وہ تمہارے لیے ہو جائے گا۔" (یوحنا15:7) *مزید برآں،* "اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تم کو دے گا۔اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔مانگو (*یونانی میں یہ پُر زور بات ہے۔*'**ضرور مانگو**') تو پاؤ گے تا کہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔"

یوحنا16:23-24۔ یہاں خُداوند آپ سے گزارشاً کہہ رہا ہے کہ اُس سے کچھ بھی مانگو، اور اُس نے کہا ہے کہ وہ اُسے کرے گا۔

دُعا کرنے کے لیے یہ انتہائی وسیع وعدے ہیں۔لیکن یہ وعدے کن سے کیے گے؟ یہاں یسوؔع ہجوم سے بات نہیں کرر ہا تھا۔ ہر صورت میں یسوؔع اپنے شاگردوں سے بات کرر ہا تھا۔

کون شاگرد ہونے کا اہل ثابت ہوتا ہے؟ یسوؔع نے کہا ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاھے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔'' (متی24:16)۔ کوئی شخص جس نے اپنی خودی کا انکار کیا ہو، اپنی صلیب اٹھائی ہو، اور جو یسوع کے پیچھے چلا آرہا ہو، ان وعدوں کو لے کر ان پر اپنا حق جتا سکتا ہے۔ جو کچھ بھی وہ مانگے، خواہش کرے یا چاہے گا وہ ہو جائے گا۔

اِس پارسائی کی حقیقت کی وجہ سے کہ شاگرد اپنی خودی کا انکار کر چکا ہے، وہ ایسی چیزوں کی تلاش میں نہیں ہوگا جو اُس کے بدن کو جلال دیں گی۔اور یہ حقیقت ہے کہ اُس نے اپنی صلیب اٹھائی ہے،وہ اپنی ذاتی بڑائی نہیں ڈھونڈتا۔ بلکہ اپنے آپ کو مسیح کے ساتھ مُردہ شمار کرتے ہوئے، وہ اب اُنہی چیزوں میں پہچانا جاتا ہے جو خُدا چاہتا ہے:اپنے آپ کو، اپنی تمام آرزوؤں کو،اور اپنی زندگی کو مکمل طور پر یسوؔع کے حوالہ کرنا۔ دُعا کا حقیقی مقصد ہمیشہ یہ ہے ''تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ھی مرضی پوری ہو۔''

صرف اپنی خودی کا انکار کرنے، اپنی صلیب اٹھانے اور یسوؔع کے پیچھے ہو لینے کے ذریعے ہی آپ دُعا کے متعلق خُدا کے اُن طاقتور وعدوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

جب جواب ''نہ'' ہو

جب خُداوند کے ذہن میں ہمارے لیے بلند تر مقصد ہو تو شاید وہ ہمیں وہ نہ دے جو ہم اُس سے مانگیں۔ موسیٰؔ نے دُعا کی کہ خُدا اُسے وعدے کی سرزمین میں جانے کی اجازت دے۔خُدا نے کہا ''نہیں موسیٰؔ لوگوں کی خاطر تم سرزمین میں نہیں جا سکتے۔ تم نے

لوگوں کے سامنے میری غلط نمائندگی کی ،اب اُنہیں تابعداری کا سبق سیکھنا ہوگا۔'' موسیٰ ،ایک قوی روحانی سورمے کو جس نے خُدا سے روبرو باتیں کیں، وعدہ کی سرزمین جانے کی اجازت نہ ملی۔(گنتی 20:7-12)

تب سے صدیوں کے دوران والدین نے اپنے بچوں کو خُدا کے بندہ موسیٰ کی کہانی سنائی ہے۔ وہ شخص جو بنی اسرائیل کو مصر سے چھڑانے اور اُنکی اپنی سرزمین تک لانے کے لیے خُدا سے استعمال ہوا۔ وہ اُس موسیٰ کے بارے میں بتاتے ہیں جو آگ اور طوفانی گرج کے درمیان اوپر پہاڑ پر گیا اور خُدا کی شریعت حاصل کی۔ جس کا چہرہ ایسا چمکا کہ اسے اپنے آپ کو پردے سے ڈھانپنا پڑا؛ جس نے اپنی لاٹھی بڑھائی اور بحرِقلزم بٹ گیا۔ پھر سرگوشی کے انداز میں وہ اپنے بچوں سے کہتے ''لیکن موسیٰ اُس سرزمین میں نہ جا سکا کیونکہ اُس نے خُدا کی نافرمانی کی تھی۔'' اسرائیل کی آئندہ نسلوں کو مکمل تابعداری کی اہمیت کا سبق سکھانے کے لیے خُدا نے موسیٰ کی دُعا کا جواب نہ دیا۔

میں پولُس کے جسم میں کانٹے کے بارے میں سوچتا ہوں اُس نے کہا''اِس کے بارے میں مَیں نے تین بار خُدا سے التماس کیا کہ یہ مجھ سے دور ہو جائے'' لیکن خُدا نے اُسے مخلصی نہ دی۔ کیوں؟ خُدا نے پولُس کو مکاشفوں کی کثرت دی تھی، اور اسے عاجز رکھنے کے لیے جسم میں وہ کانٹا ضروری تھا۔ ''میرے جسم میں کانٹا چبھویا گیا، یعنی شیطان کا قاصد تاکہ میرے مکے مارے اور میں پھُول نہ جاؤں'' پولُس نے کہا، ''پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کرونگا تاکہ مسیح کی قدرت مجھ پر چھائی رہے۔'' (2 کرنتھیوں 12:7-10)۔ درحقیقت پولُس نے اُس گلے سڑے کانٹے پر خوشی منانا سیکھا، کیونکہ اُس نے کمزوری کے نتیجہ کے طور پر خُدا کی قادر قدرت کا تجربہ کیا۔

یسوعؔ کی دُعا پر غور کریں جس کا جواب نہ دیا گیا اگرچہ اُس نے تین دفعہ دُعا کی۔ ''اے میرے باپ ،اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے'' (متی 26:39)۔ اُس نے وہ پیالہ پیا۔ کیوں؟ کیونکہ خُدا ہم سب تک نجات لانا چاہتا تھا۔ اِس بات پر غور کیا جانا چاہیے کہ یسوعؔ نے اگرچہ اپنی دُعا باپ کے حضور پیش کی، مگر اِس بات کا اضافہ کیا جو ہر ایک دُعا کے

لیے بہت اہم ہے: ”تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو“ (لوقا 42:22)۔ یہ تابعداری اور دُعا کی کُنجی ہے۔ ”خُداوند یہ ہے جو میں چاہتا ہوں، یہ ہے میری خواہش ”تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔“ آپ اِسے اِس سے بہتر نہیں بنا سکتے! کیونکہ دُعا کا اصل مقصد میری مرضی پوری کرانا نہیں، بلکہ اُس کی۔

غیر موثر دُعائیں

بہت سی دُعائیں غیر موثر ہوتی ہیں، وہ بظاہر کچھ بھی پیدا نہیں کرتیں۔ وہ اُوپر جاتی ہیں، لیکن کچھ بھی نیچے نہیں لاتیں۔ خُدا دُعا کا جواب ضرور دیتا ہے، ہر دُعا کے پیچھے یہی تحریک ہے۔ کیونکہ اگر خُدا نے کبھی کسی دُعا کا جواب نہ دیا ہوتا تو کوئی بھی مزید دُعا نہ کر رہا ہوتا۔ لیکن کیوں کوئی بھی نتیجہ حاصل کیے بغیر اتنی زیادہ دُعائیں کی جاتی رہی ہیں؟

بعض چیزیں آپ کی دُعاؤں کے موثر ہونے کی راہ میں حائل ہوسکتی ہیں۔ سب سے پہلے اگر آپ گناہ کو اپنی زندگی میں پناہ دیتے ہیں تو آپ کی دُعاوں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ یسعیاؔہ نے اعلان کیا، ”دیکھو خُدا کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا کہ بچا نہ سکے؛ اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سن نہ سکے؛ بلکہ تمہاری بد کرداری نے تمہارے اور تمہارے خُدا کے درمیان جدائی کر دی ہے۔“ (یسعیاہ59:1-2)

بہت دفعہ جب میری دُعاوں کا جواب نہیں ملتا تو میں خُدا کو الزام دینا چاہتا ہوں۔ حقیقت میں قصور میرا اپنا ہوتا ہے۔ گناہ میرے دروازے پر ہوتا ہے۔ داؤؔد نے کہا ہے کہ اگر میں بدی کو اپنے دل میں رکھتا تو خُدا میری نہ سنتا۔ (زبور 18:66)

گناہ جیسا کہ یسعیاؔہ نے کہا خُدا کے ساتھ ہمارا رابطہ منقطع کرتا ہے۔ یہ ٹیلی فون کی تار کاٹ دینے کی طرح ہے۔ آپ جو نمبر چاہیں ملالیں۔ آپ بڑے فصیح اور قابل یقین انداز میں باتیں کر سکتے ہیں۔ مگر آپ تار کاٹ چکے ہیں۔ آپ کا پیغام محض ضائع ہو رہا ہے اور کہیں بھی نہیں پہنچ رہا۔

ایسے موقع پر دُعا دھوکا دہی بن جاتی ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں ''میں جانتا ہوں کہ میں ویسے زندگی نہیں گزار رہا جیسے مجھے گزارنی چاہیے، لیکن پھر بھی میں دُعا کرتا ہوں۔'' لیکن اُن کی دُعائیں کسی کام کی نہیں۔ خُدا سے اُن کا تعلق اُنکی زندگی میں پائے جانے والے گناہ کی بدولت ٹوٹ چکا ہے۔ اُن کے گناہوں نے اُن کے اور خُدا کے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔

غیر موثر دُعا کی ایک اور وجہ نہ معاف کرنے والی رُوح ہے۔ یسوعؔ نے معافی کے بارے میں بہت زیادہ سکھایا۔ جب اُس نے مثالی دُعا ہمیں دی تو آخر میں اُس نے ایک نقطے پر زور دیا۔ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔ (متی: 15:6)۔ معاف کرنا بہت اہم ہے۔ کیونکہ آپ اپنے اندر ایک بھائی کے خلاف کینے کو پناہ دیئے ہوئے، اپنی دُعاؤں میں رکاوٹ ڈالے بغیر خُدا کے پاس نہیں آسکتے۔

غیر موثر دُعائیں خودغرض محرک کا نتیجہ بھی ہوسکتی ہیں۔ یعقوبؔ نے کہا ''تمہیں اِس لیے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔'' (یعقوب 2:4)۔ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے معاملات میں آپ نے صرف دُعا نہیں کی ہوتی ہے۔ اکثر جب کوئی شخص میرے پاس اپنی دُکھ بھری کہانی لاتا ہے، اور میں پوچھتا ہوں کہ ''کیا آپ نے دُعا کی؟'' ، ''اوہ! جی نہیں!'' لیکن یہی مقام ہے جہاں سے آپ آغاز کرتے ہیں! ''تمہیں اِس لیے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں۔''

پھر یعقوبؔ مزید کہتا ہے ''تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں ----'' __ یہاں پر چابی ہے - ''اِس لیے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو، تاکہ اپنی عیش وعشرت میں خرچ کرو۔'' (یعقوب 3:4)۔ بہت ساری دُعاؤں کے پیچھے خودغرض خواہشات ہوتی ہیں۔

جب میں ہائی سکول میں تھا تو میں یہ دُعا کرتا تھا کہ خُدا مجھے ایک خوبصورت چھوٹی کسٹومائزڈ '36 ذاتی فورڈ کار دے۔ اوہ، مجھے اُس کار کی کتنی شدید خواہش تھی۔ میں نے خُدا کو اُن تمام کاموں کے بارے میں بتایا جو میں اُس کے لیے کرونگا_ وہ تمام بچے جن کو میں سنڈے سکول کے لیے لیا اور چھوڑا کرونگا__ بس صرف اگر مجھے وہ کار دیدے! خُدا کس طرح غلطی کرسکتا تھا؟

میں وہ کار نہ پا سکا اور میں جانتا ہوں کہ کیوں! خُدا دیکھ سکتا تھا کہ مَیں پیچھے اپنے دماغ میں خوبصوت مفلر لپیٹے ہائی سکول کے گرد سیر اور کیمپس پر خوبصورت لڑکیوں کی توجہ حاصل کر رہا تھا۔ خدا جانتا تھا کہ کسٹومائزڈ 36 فورڈ مجھے غرور کے ساتھ پھلا دیتی۔ لہذا اُس نے مجھ کو ماڈل-A دی۔

ہماری بہت سی دُعائیں اپنی ذات کے متعلق ہی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں میری اپنی ضروریات ہیں، اور خُدا وہ ضروریات مہیا کرنا چاہتا ہے۔ مجھے اُن کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔ لیکن مجھے محتاط ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ میری تمام دعاؤں میں بنیادی محرک ذات ہی ہو۔

مددگار اشارے

یہاں دُعا کے لیے کچھ اُصول ہیں جنہیں میں نے موثر پایا ہے۔ سب سے پہلے خُدا کی مرضی کو اپنی دُعا بنائیں۔ کیسے؟ خُدا کے کلام کے ذریعے خُدا کی مرضی دریافت کریں۔ خُدا نے بائبل میں آپ پر اپنی مرضی، مقصد اور منصوبہ ظاہر کر دیا ہوا ہے۔ کلام مقدس کو اپنی دُعا میں جگہ دیں ___ بہت زیادہ دفعہ دُعا ایک خود کلامی ہوتی ہے ____ اور ساری بات آپ ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ رفاقت نہیں۔ رفاقت گفتگو ہے، بولنا اور جب خُدا اپنے کلام میں بولتا ہے تو سننا۔

خُدا کو اپنی اور اپنے اردگرد والوں کی ضروریات بتائیں۔ جو کچھ آپ دیکھتے ہیں، محسوس کرتے ہیں اور جس چیز کی خواہش رکھتے ہیں اُسکے سامنے اُس کا اظہار کریں۔ پھر کلام کی طرف آئیں اور خُدا آپ سے بات کرے گا۔ وہ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کی زندگی کے لیے اپنی مرضی اور منصوبہ آپ کو دکھائے گا۔

پھر دوبارہ اُس کے پاس آئیں: ''اچھا، خُداوند یہاں تیرے کے کلام میں یہ ہے۔ میں دیکھ سکتا ہوں کہ یہ ہے جو تو چاہتا ہے۔ پس میں یسوعؔ مسیح کے نام میں اِس کا دعویٰ کرتا ہوں۔'' جب وہ اپنی روح کے ذریعے آپ سے بات کرتا ہے تو سُنیں اور خُدا کی آواز کو سننا سیکھیں۔ پیدائش 32 میں جب یعقوبؔ نے سنا کہ اُس کا بھائی عیسوؔ جس نے اُسے قتل کرنے کی قسم کھائی تھی، چار سو آدمیوں کے ساتھ اُسے ملنے آ رہا تھا، تو وہ اپنی زندگی کے لیے خوفزدہ ہوا۔ وہ دُعا کرنے پر مجبور ہوا۔ اور جیسے ہی اُس نے دُعا کی، اُس نے خُدا کو اُسکا وعدہ یاد دلایا۔ اُس نے کہا ''اے میرے باپ ابرہامؔ کے خُدا ... اے خُداوند جس نے

مجھے یہ فرمایا کہ تُو اپنے ملک کواپنے رشتے داروں کے پاس لوٹ جا، اورمیں تیرے ساتھ بھلائی کرونگا'' (پیدائش 9:32)۔یعقوبؑ خُدا سے اُس کے کلام کی بنیاد پر دُعا کر رہا تھا۔

دُعا یسوعؑ کے نام کے اختیار میں خُدا کو پیش کرنی ہوتی ہے۔ درحقیقت، آپ کو اپنے طور پر خُدا کے ساتھ ملاقات کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کوئی ایسا راستہ نہیں جس سے آپ یہ مراعات حاصل کرلیں۔واحد راستہ جس کے تحت خُدا کے حضور آپ کی سنوائی ہوسکتی ہے وہ یسوعؑ مسیح کے ذریعے ہے۔ یسوعؑ نے کہا'' راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا '' (یوحنا 6:14)

خُدا سے اپنی ضروریات کے لیے مانگیں، لیکن اُس سے یسوعؑ مسیح کے نام میں مانگیں۔ یسوعؑ مسیح کے ذریعے ہی آپ کو آنے کا حق ہے،اور آپ کی سماعت ہوتی اور آپ قبول کیے جاتے ہیں۔ جب آپ کھٹکھٹاتے ہیں تو یسوعؑ کا نام استعمال کریں۔اگر میں اُس کے دروازے پر کھٹکھٹاتا ہوں اور کہتا ہوں ''اے باپ، یہاں چکؑ ہے، میں تجھ سے بات کرنا چاہتا ہوں! وہ جواب دینے میں مستعد ہے۔ ''کون چکؑ، میرا دروازہ کھٹکھٹانے کا تمھیں کیا حق ہے؟

لیکن جب اگر میں کھٹکھٹاتا اور کہتا ہوں کہ'' خُداوند یہاں چکؑ ہے اور میں یسوعؑ کے نام میں آتا ہوں'' تو جواب ہوگا ''اندر آ جاؤ چکؑ تمہاری طرف سے سُن کے اچھا لگا۔''

اپنے ہتھیار کا استعمال کریں

دُعا کے ذریعے کسی بھی اور طرح کے ذرائع سے زیادہ فتوحات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ صدمے والی بات ہے کہ اگرچہ خُدا نے ہمیں ایسا طاقتور ہتھیار دے رکھا ہے پھر بھی ہم بار بار شکست کھاتے ہیں___ مسئلہ یہ ہے کہ اگرچہ ہتھیار ہمارے قبضے میں ہے، پھر بھی ہم کبھی کبھار ہی اُسے استعمال کرتے ہیں۔

مسیحی ہونے کے طور پر بہت دفعہ ہم اپنے ہتھیاروں کا دفاع کررہے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب لوگ بائبل کے خلاف بحث

کرتے ہیں تو ہم اِس کا دفاع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بائبل ایک عظیم ہتھیار ہے۔ ایک دو دھاری تلوار، اِس کا دفاع نہ کریں اِسے استعمال کریں۔ جب آپ لڑائی میں ہوتے ہیں تو آپ یہ نہیں کہتے کہ ''بچ کے رہنا، یہ شہر کے سب سے اچھے لوہے سے تیار کردہ تلوار ہے، اور اِسکی دھار قاتلانہ ہے۔'' آپ اپنی تلوار کو سنبھال کر نہیں رکھتے بلکہ آپ اُسے استعمال کرتے ہیں۔

اِسی طرح ہم ہر وقت اپنی دُعا کے ہتھیار کے بارے میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ دُعا کے بارے میں بات نہ کریں۔ دُعا کریں۔ خُدا نے جو ہتھیار آپ کو دیا ہے اُسے استعمال کریں اور دشمن پر فتح پائیں۔

باب :2

دُعا کا مقصد

ہمیں کس طرح دُعا کرنے کی ضرورت ہے! اِس کے بارے میں بات کر کے نہیں۔ اِس کے متعلق کوئی مباحثہ کرنا نہیں بلکہ دِراصل ہمیں دُعا کے حق کی مشق کرنا ہے۔

پولُس نے کہا ''دُعا کرنے میں مشغول رہو۔'' (کُلسیوں 2:4)۔ مشغول رہنے کے لیے یونانی لفظ مستقل مزاجی اور استقلال کی بات کرتا ہے۔ ثابت قدمی سے دُعا میں مشغول رہو۔

دُعا میں مستقل مزاجی کیوں ضروری ہے؟ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک ہی ضرورت کے لیے ایک سے زیادہ بار دُعا کرنا اُن کی طرف سے ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم گتسمنی باغ میں یسوعؔ نے ایک ہی دُعا تین دفعہ کی۔ (متی 26:39-44)

مزید برآں اپنے بدن میں کانٹے کے متعلق بات کرتے ہوئے پولُسؔ رسول نے کہا، ''اِس کے بارے میں مَیں نے تین بار خُدا سے التماس کیا کہ یہ مجھ سے دور ہو جائے۔'' (2 کرنتھیوں 12:8)۔

یسوؔع نے دُعا میں مستقل مزاجی کے متعلق دو تماثیل میں سکھایا۔ پہلی میں اُس نے کہا ”ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہیے۔“ (لوقا 1:18)۔ پھر اُس نے اِس بات کی تصویر کشی ایک بے انصاف قاضی اور پُرعزم بیوہ کی کہانی سے کی۔ وہ بیوہ ہر روز قاضی کے پاس جا کر کہا کرتی تھی، ”میرا انصاف کر کے مجھے مدّعی سے بچا۔“

اُس قاضی نے جو اگرچہ خُدا یا انسان سے نہ ڈرتا تھا کہا، ”یہ عورت ہر روز یہاں آ کر مجھے پاگل کر دے گی۔“ لہذا اُس نے اپنا فیصلہ اُس کے حق میں دے دیا۔ پھر یسوع نے مزید کہا ”کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کریگا ...؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد اُن کا انصاف کرے گا! (لوقا 18:2-8)

پہلے پہل مجھے اِس حقیقت کے ساتھ مشکل پیش آئی کہ یسوع نے ایک بے انصاف قاضی کو ہمارے مُنصف خُدا کے ساتھ موازنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ لیکن یہ تمثیل دِرحقیقت ایک نمایاں فرق دکھاتی ہے۔ اگر ایک بے انصاف قاضی ایک عورت کی مستقل مزاجی کے عمل سے قائل ہو سکتا ہے، تو کس قدر زیادہ ہمارا محبت کرنے والا باپ اُن کے لیے جو اُسے پکارتے ہیں راست اور فوری انصاف کرے گا۔

دُعا میں مستقل مزاجی کے بارے میں دوسری تمثیل ایک شخص کے بارے میں ہے، جس نے آدھی رات کو اپنے دروازے پر دستک سُنی۔ اُس نے دروازہ کھُولا اور اپنے چند دوستوں کو پایا، جو اُس کے پاس رات گزارنے آئے تھے۔ اُن کو سُلانے سے پہلے کھانا کھلانے کے خیال سے وہ الماری کے پاس گیا، لیکن اُسے پتہ چلا کہ اُس کے پاس روٹی کافی نہیں۔ لہذا وہ اپنے ہمسایہ کے مکان پر گیا، دروازے پر دستک دی اور کہا، ”دروازہ کھولو اور مجھے کچھ روٹی دو، میرے دوست آئے ہیں۔“

ہمسائے نے جواب دیا، ”میں اِس وقت اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بچھونے پر ہوں، کل آنا“ لیکن اُس شخص نے دستک دینا جاری رکھا۔ اور اُس وقت تک نہ رکا جب تک وہ پا نہ لیا جو اُسے چاہیے تھا۔ اُس آدمی کے اصرار کی وجہ سے وہ ہمسایہ اُٹھا اور اُسے روٹی دی۔ (لوقا 11:5-10)

ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل دُعا میں مستقل مزاجی کے بارے میں سکھاتی ہے۔ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری دُعائیں خُدا کو تمام کام ہمارے انداز سے کرنے کے لیے قائل کرتی ہیں؟ کیا خُدا کو ہمیں جواب دینے سے کوئی خود مختارانہ ہچکچاہٹ ہے، اور کیا ہم مستقل مزاج اور قصوروار ہونے کے ذریعے اُسے اپنے مطالبات مہیا کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں؟ میرا قطعاً یہ خیال نہیں۔

میں اِس بات کا قائل ہوں کہ اگرچہ آپ جانفشانی کے ساتھ دُعا کرتے ہیں، اگرچہ آپ آنسوؤں کے ساتھ شفاعت کرتے ہیں، اگرچہ آپ کئی دنوں تک دُعا کرتے ہیں____ دُعائیں نہ خُدا کے مقصد کو تبدیل کرتی ہیں نہ کر سکتی ہیں۔ خُدا آپ سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے، وہ آپ کے کسی غلط چیز کے لئے رونے چِلانے یا مستقل مزاج ہونے کی وجہ سے وہ آپ کو نہیں دیتا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ آپ کے لیے ضرر رساں ہوگی، اور انجام کار آپ کو تباہ کر دے گی۔

دُعا خُدا کے مقصد کو نہیں بدلتی لیکن دُعا خُدا کے عمل کو بدل سکتی ہے۔

یسوعؔ نے کہا "تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو۔" (متی 8:6)۔ آپ کی دُعائیں خُدا کو اپنے حالات سے آگاہ کرنے کے مقصد کے لیے نہیں ہیں۔ ہمیشہ آپ کے مانگنے سے پیشتر وہ آپ کی تمام ضروریات کو جانتا ہے۔ لیکن آپ کی دُعائیں دروازہ کھولتی ہیں۔ اور خُدا کو وہ سب کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں جنہیں کرنے کی وہ خواہش رکھتا ہے، لیکن آپ کی آزاد مرضی میں خللّ کی بدولت نہیں کرتا ہے۔

یوحنا 16:15 میں یسوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا،
"تم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تمہیں چُن لیا، اور تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے، تا کہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تمکو دے۔"

غور کریں، وہ آپ کو دے سکتا ہے۔ خُدا آپ کی ضروریات کو جانتا ہے اور اُنہیں پورا کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ دُعا اُسکے لئے وہ سب کرنے کے لیے دروازہ کھولتی ہے جو وہ آپ کی زندگی میں کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ خُدا نے مجھے ایک آزاد مرضی دی ہے، اور وہ میری آزاد مرضی میں خللّ اندازی نہیں کرے گا۔ پس کچھ حاصل کرنے کے لیے مجھے اُس سے مانگنا پڑے گا۔

خُدا جانتا ہے کہ ایک سال میں مجھے کسی خاص چیز کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ وہ پہلے سے ہی میری اصل ضروریات کو جانتا ہے۔ جو ایک سال میں میری ضرورت ہوگی اگر خُدا مجھے وہ آج ہی دے دے، تو شاید میں اُسے اُس طرح سے استعمال نہ کر پاؤں جسطرح وہ چاہتا ہے کہ اُسے استعمال کیا جائے۔

پس جیسے ہی میں اپنی ضروریات کی آگاہی پاتا ہوں میں خُدا کے سامنے چلاتا ہوں ''میری مدد کر اور میری اس ضرورت کو اب پورا کر۔'' میں باالآخر مسئلے کے بارے میں آگاہ ہو چکا ہوں۔ اب جب میں اُس سے مدد مانگتا ہوں تو وہ اُسے مجھکو دینے کے لیے آزاد ہے۔ کیونکہ میں اُسے ویسے ہی استعمال کرونگا جیسے وہ چاہتا ہے کہ وہ استعمال کی جائے۔

خُدا کا وقت

اکثر اوقات ہمیں ہماری دُعاؤں کا جواب قریباً اُتنی تیزی سے ہی مل جاتا ہے جیسے کہ وہ مانگی جاتی ہیں۔ الیعزر نوکر ابراہام کی طرف سے ایک خاص مشن: اضحاق کے لیے بیوی تلاش کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ جب وہ ایک خاص کنویں کے پاس آیا الیعزر نے کہا، '' خُداوند! ایک جوان کنواری چشمے سے پانی بھرنے آئے اور جب میں اُسے کہوں کہ مجھے پانی پلاؤ، تو وہ جواب دے، میں نہ صرف تمہیں پلاؤنگی بلکہ تمہارے اونٹوں کے لیے بھی بھرونگی۔'' اور خُداوند وہی ہو جسے تو نے اضحاق کی دلہن ہونے کیلیئے چنا ہے۔

جبکہ نوکر ابھی اپنے دِل میں دُعا کر ہی رہا تھا تو ایک جوان لڑکی چشمے سے پانی بھرنے کیلیئے آئی۔ اُس نے اُسے کہا ''ذرہ مجھے پانی پلا دو۔'' اُس نے جلدی سے اپنے سر سے پانی کا گھڑا اُتارا، اُسے پانی پلایا اور کہا ''میں تیرے اُونٹوں کیلیئے بھی پانی بھر بھر لاؤنگی۔'' اور اُس نے اُنٹوں کیلیئے پانی بھرا۔ (پیدائش 24:1-20)

یہ دُعا کے اُن خوبصورت اور فوری جوابات میں سے ایک ہے جو ہمیں پُر جوش بناتا ہے۔ دُعا کے دِل سے نکلتے ہی خُدا اُن کا جواب دے رہا ہے۔

یہ بھی سچ ہے کہ کچھ خاص ضروریات کیلیئے ہم سالوں دُعائیں کر چکے ہیں اور کوئی جواب نہیں پایا۔

ایسا کیوں ہے کہ کچھ دُعاؤں کا جواب فوراً مل جاتا ہےاور باقی میں تاخیر دکھائی دیتی ہے؟ کچھ لوگوں کیلیئے ہم دُعا کرتے ہیں اور وہ شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ کچھ اوروں کیلیئے ہم دُعا کرتے ہیں اور وہ مر جاتے ہیں۔

سب سے پہلے یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ حالات ہمارے اختیار میں نہیں۔ خُدا مختار ہے اور وہ اپنے ذاتی مقصد اور مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ دُعا کبھی بھی خُدا کے مقصد کی تبدیلی نہیں سمجھی جانی چاہیئے۔

جب ہم دُعا کو خُدا کے ذہن کو بدلنے، خُدا کے مقاصد میں ترمیم کرنے یا اپنی مرضی پوری کرانے کے طور پر دیکھتے ہیں تو دُعا کے بارے میں ہمارا نظریہ بہت غلط ہوتا ہے۔ دُعا کا اصل مقصد خُدا کی مرضی کو پورا کرنا ____ خُدا کیلیئے وہ سب پورا کرنے کیلیئے دروازہ کھولنا ہے جو کچھ کرنا اُس کا مقصد ہے۔

پس اِس نتیجے کی طرف ہماری رہنمائی ہوتی ہے کہ سچی دُعا خُدا کے دِل میں شروع ہوتی ہے۔ جو کچھ خُدا کا مقصد، اُس کی تمنا، اُس کی خواہشات ہیں وہ اُنہیں میرے علم میں لاتا ہے۔ اور میں دُعا میں اُسے واپس خُدا کے حضور پیش کرتا ہوں اور سلسلہ مکمل ہو جاتا ہے۔ جب میں اِس طریق سے دُعا کرتا ہوں تو میں خُدا کی مرضی کیساتھ ہم آہنگ ہوتا ہوں۔ یوحنا 15,14:5 میں ہم پڑھتے ہیں۔

> ''اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ اگر اُسکی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ سنتا ہے۔ اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔''

درحقیقت مَیں ہی ہوں جو دُعا سے اکثر تبدیل ہوتا ہوں۔ بہت دفعہ جب میں دُعا کر رہا ہوتا ہوں تو خُدا مجھ سے بات کرے گا۔ وہ مجھے اپنا راستہ اور اپنا منصوبہ دکھائے گا۔ جو ہمیشہ ہی اُس سے جو میرے ذہن میں تھا بہت بہتر ہوتا ہے۔ خُدا میرے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتا ہے اور کچھ مخصوص چیزوں کی حماقت مجھ پر ظاہر کرتا ہے، جن کے متعلق میں اصرار کرتا رہا ہوں اور عملی طور پر اُس سے اُن کا

مطالبہ کرتا رہا ہوں۔ میں جواب دیتا ہوں ''پچھلے پانچ سالوں کے دوران مجھے جواب نہ دینے کیلئے تیرا شکر ہو'' وہ ہمیشہ جانتا تھا کہ میرے لئے سب سے بہتر کیا تھا۔ اپنی زندگی کے اِس مقام پر جب میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو میں اُن دُعاؤں کیلئے بھی جن کا اُس نے جواب نہیں دیا اُتنا ہی شکر گذار رہوں جتنا کہ اُن کیلئے جن کا اُس نے جواب دیا۔

اِس زمین کیلئے خُدا کا ایک منصوبہ ہے اور اُس نے اپنا کام کرنے کیلئے انسانی آلہ کاروں کا انتخاب کیا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خُدا صرف انسان کے ذریعے ہی کام کر سکتا ہے۔ یہ سچ نہیں ہے۔ خُدا نے انسان کو استعمال کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ خُدا کسی بھی طریقے سے جیسے وہ چاہتا کام کر سکتا تھا۔ وہ انسانی آلہ کاروں کے ہاتھوں محدود نہیں ہوتا۔ اگر ہم ناکام ہوتے ہیں تو خُدا ناکام نہیں ہونے والا۔ تاریخ کے مختلف اوقات میں خُدا نے زمین پر اپنا کام کرنے کیلئے فرشتوں کو استعمال کیا؛ جیسے کہ سدوؔم اور عموؔرہ کی تباہی۔

ہمیں کسی شخص پر خُدا کے مقصد کی راہ میں حائل ہونے کی ذمہ داری نہیں لادنی چاہئے۔ ہم کبھی کبھار ایسی کہی ہوئی باتیں سنتے ہیں۔ ''اگر تم خُدا کے مقصد میں مدد کرنے میں ناکام ہوتے ہو، تو خُدا کا پروگرام ناکام ہو جائے گا اور تم اِس کے ذمہ دار ہو گے! تمہیں خُدا کے حضور کھڑا ہونا پڑے گا اور اِس ناکامی کا جواب دینا پڑے گا'' یہ سچ نہیں ہے۔ خُدا اپنے مقصد کو ایک نہیں تو دوسرے طریقے سے پورا کر لیگا۔

اپنی مرضی کو پورا کرنے کیلئے آپ کا انتخاب کر کے، خُدا آپ کو اُس کے ساتھ کام کرنے کی شادمانی کو جاننے کا بابرکت موقع دے رہا ہے۔ اور جب نتائج نکلنا شروع ہوتے ہیں، تو وہ آپ کو اِس طرح صلہ دیتا ہے کہ گویا وہ کام آپ نے کیا ہو! جب آپ آسمان پر جاتے ہیں تو آپ کو اُن کامیابیوں کا اجر دیا جائے گا۔ اگرچہ وہ خُدا ہی تھا جس نے سب کچھ کیا۔

جب یہودی نسل کے وجود کو ایک ظالمانہ فرمان سے خطرہ پیدا ہو رہا تھا تو مردکؔی نے آستؔر کو بتایا ''کیونکہ اگر تُو اِس وقت خاموشی اختیار کرے تو خلاصی اور نجات یہودیوں کیلئے کسی اور جگہ سے آئے گی پر تُو اپنے باپ کے خاندان سمیت ہلاک ہو جائیگی۔'' (آستر 14:4) وہ اُسے خبردار کر رہا تھا کہ جب وہ یہودیوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کریں گے، تو اگرچہ وہ محل میں رہتی ہے تو بھی وہ اِس فرمان سے نہیں بچ پائیگی۔

اِسی طرح سے جب آپ خُدا کی مرضی کو پورا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو خلاصی اورنجات کسی اور جگہ سے آجائے گی۔مگر آپ خُدا کے ساتھ مل کر کام کرنے کی برکات اور اجر کھو دیں گے۔لیکن خُدا کا پروگرام اور مقصد ناکام نہیں ہوگا۔

خُدا آپ کو برکت دینا چاہتا ہے

2 تواریخ ہمیں آسا بادشاہ کی خُدا سے فریاد کرنے کے بارے میں بتاتی ہے۔ جب وہ پہلے پہل تخت پر بیٹھا، بادشاہ کو بڑی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا____ کوُشیوں نے دس لاکھ کی فوج اور تین سو رتھوں کے ساتھ اُس سرزمین پر حملہ کر دیا تھا۔آسا بادشاہ نے خُدا کے حضور فریاد کی ”اے خُداوند زور آور اور کمزور کے مقابلہ میں مدد کرنے کو تیرے سوا اور کوئی نہیں ۔اے خُداوند ہمارے خُدا تو ہماری مدد کر، کیونکہ ہم تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیرے نام سے اِس انبوہ کا سامنا کرنے آئے ہیں ۔توُ اے خُداوند ہمارا خُدا ہے۔ انسان تیرے مقابلہ میں غالب ہونے نہ پائے ۔“ (2 تواریخ 11:14)۔

وہ جانتا تھا کہ اُس کے خلاف موجود تفاوت خُدا کے سامنے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔اگر خُدا ہمارے ساتھ ہو تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟ خُدا اور آپ مل کر اکثریت بناتے ہیں۔خُدا آسا کے ساتھ تھا۔ بادشاہ نکلا اور اُس نے کوشی فوجوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

جب بادشاہ آسا فتح کے بعد واپس لوٹا تو عزریاہ نبی اُسے ملا اور کہا: ”خُداوند تمہارے ساتھ ہے ،جب تک تم اُس کے ساتھ ہو؛ اور اگر تم اُس کے طالب ہو تو وہ تم کو ملے گا ؛اگر تم اُسے ترک کرو تو وہ تم کو ترک کرے گا ۔ 2 تواریخ 2:15

آسا ترقی کرنا شروع ہو گیا۔وہ بہت مضبوط اور طاقتور بن گیا۔اپنی حکومت کے بعد کے سالوں میں اُسے پھر خطرہ لاحق ہوا۔لیکن اِس وقت خطرہ اسرائیل کے شمالی قبائل کے بادشاہ بعشا کی طرف سے آیا، جو کہ حملے کی تیاری میں یروشلیم کے شمال میں فصیل دار شہر تعمیر کر رہا تھا۔ آسا بادشاہ نے خزانے میں سے دولت نکالی، اور ارام کے بادشاہ بن ہدد کو شمال کی طرف سے اسرائیل پر حملہ کرنے کے لئے

بھیجی۔ یہ بعشا کے لئے اپنے سپاہیوں کو یہودہ پر حملہ کرنے سے پیچھے ہٹانے ، اور اُنہیں شمالی سرحد کی حفاظت کے لئے براجمان کرنے کا سبب بنا۔ یہ بڑی چلاک اور کامیاب حکمتِ عملی تھی، جو کام آئی۔ بہر حال دُعا میں خُداوند کی مدد مانگنے کی بجائے اُس نے انسانی مدد مانگی۔ حنانی نبی اُس کے پاس آیا اور خُدا کی مدد مانگنے کی بجائے انسانی امداد چاہنے کے لئے اُسے ڈانٹا۔ نبی نے اُسے یاد دلایا کہ خُدا نے کس طرح اُسکی سطنت کے آغاز میں کُوشیوں کے خلاف اُسکی مدد کی تھی۔ اور اُس نے اعلان کیا:

”کیونکہ خُداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں تا کہ وہ اُن کی امداد میں جن کا دل اُس کی طرف کامل ہے اپنے تئیں قوی دکھائے۔“ (2 تواریخ9:16)

یہاں بائبل خُدا کی بنیادی سچائیوں میں سے ایک کا اعلان کر رہی ہے۔ وہ برکت دینے کیلئے لوگوں کو ڈھونڈ رہا ہے۔ خُدا آپ کی زندگی میں کام کرنا اور آپ کو برکت دینا چاہتا ہے۔ وہ آپ کو اپنے ایک چینل کے طور پر، ایک آلہ کار کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ آپ کیلئے اپنے منصوبے کے ساتھ صف بندی میں آنے کا انتظار کر رہا ہے۔ جس لمحے آپ کی زندگی خُدا کے منصوبے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے، آپ ایک چینل بن جاتے ہیں۔ جس کے ذریعے خُدا کی قدرت اور محبت ایک ضرورت مند دُنیا کی طرف بہہ نکلتی ہے۔

خُدا ایسے لوگوں کو تلاش کر رہا ہے جن کے دِل اُس کی خواہشات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ پس عظیم ترین دُعا ہے ”خُداوند مجھ کو اپنی مرضی کے ساتھ ہم آہنگی میں لا۔“ آپ اِس میں ترقی نہیں لا سکتے، لیکن اُسے محض لفاظی خدمت سے کچھ بڑھ کر ہونا چاہئے۔ اِسے آپ کے دِل سے آنا چاہئے، اور یہ آسان بات نہیں ہے۔

بہت ساری باتیں ہیں جو میں چاہتا ہوں کہ ہو جائیں۔ اور میری بہت سی دُعاؤں سے میری خودغرضی جھلکتی ہے۔ میری بہت سی گزارشات اُن چیزوں کیلئے ہیں جو میرے لئے آرام، آسانی اور خوشی لائیں گی۔ ”لیکن دُعا کا اصل مقصد اپنی زندگی میں خُدا کے کام کی تکمیل کو دیکھنا ہے اور پھر اپنی زندگی کے ذریعے دوسروں کی زندگیوں میں۔“

مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا آپ کو ہر صحیح چیز دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن اُسکا وقت اکثر آپ کے وقت سے مختلف ہوتا ہے۔ بہت

دفعہ خُدا کسی بہت اچھی وجوہ کی بنیاد پر آپ کی دُعا کے جواب میں تاخیر کرتا ہے۔ایک سبب جس کی وجہ سے خُدا آپ کی دُعا کے جواب میں تاخیر کرسکتا ہے، یہ ہے کہ وہ آپ کو اُس سے زیادہ دینے کی خواہش رکھتا ہے، جتنا آپ اُس سے اُس لمحے مانگ رہے ہیں۔

حنہؔ اِس کی ایک اچھی مثال ہے۔وہ کئی سالوں تک بانجھ رہی۔اُس کے شوہر کی ایک اور بیوی تھی جس کے کئی بچے تھے۔روز بروز اُس کا بانجھ پن اُس کیلئے وبال جان بنتا گیا۔

ایک دفعہ حنہؔ اور اُسکا شوہر ہیکل جانے کیلئے سفر کر رہے تھے۔جبکہ دوسری بیوی بچوں کے ساتھ گھر پر رک گئی تھی۔سیلاؔ کی طرف سفر کے دوران اُس کے شوہر نے کہا ''حنہؔ تیرادِل کیوں آرزدہ ہے؟ کیا میں تیرے لئے دس بیٹوں سے بڑھ کرنہیں؟ کیاتم میرے ساتھ مطمن نہیں ہو؟''

جب حنہؔ خُدا کی ہیکل میں پہنچی تو اُس کے دِل کی اذیت اتنی بڑھ گئی، کہ وہ بول کر اپنی درخواست تک بیان نہ کرسکی۔وہ اتنی دلگیر ہوئی، کہ وہ ہیکل میں خُدا کی حضوری میں گر گئی۔اُس کے ہونٹ توہل رہے تھے،لیکن اُس کی کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

جب عیلؔی کاہن نے حنہؔ کو خُدا کے حضور منہ کے بل گرے ہوئے دیکھا، اُس نے سوچا کہ شاید وہ نشہ کی حالت میں ہے۔ اُس نے اُسے اپنا نشہ اُتارنے کا حکم دیا۔حنہؔ نے جواب دیا''نہیں میں نشے میں نہیں۔ بلکہ خُدا کی یہ لونڈی غمگین ہے کیونکہ بانجھ ہے۔میں خُداوند کے حضور التجا کرتی رہی ہوں کہ وہ مجھے بیٹا دے۔اگر وہ مجھے بیٹا دیگا تو میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں اُسے اُسکی زندگی بھر کیلئے خُدا کو نذر کر دونگی۔'' (1 سیموئیل 1۔۔۔)

یہی کچھ تھا جو خُدا حنہؔ سے سننا چاہتا تھا۔کیونکہ خُدا کو ایک آدمی کی ضرورت تھی۔اسرائیلی قوم کی ریاست اتنی بداطوار تھی کہ وہاں استعمال کرنے کیلئے خُدا کے پاس کوئی آدمی نہ تھا۔اِس سے پہلے کہ خُدا آدمی حاصل کرتا، اُسے ایک عورت کو حاصل کرنا تھا۔خُدا نے حنہؔ کے دل میں یہ ڈالا۔

حنّہ بیٹے کیلئے کئی سالوں تک دُعا کرتی رہی تھی ___ اپنی شادمانی اور مسرت کیلئے ، ایک بیٹا جو اُس کے شوہر کی دوسری بیوی کے طعنے ختم کردے گا۔ حنّہ نے دُعا کی تھی ''خُداوند مجھے ایک بیٹا دے اور میری شرمندگی کو دُور کر۔'' لیکن بالآخر اُس نے یوں دُعا کی ''خُداوند مجھے ایک بیٹا بخش میں اُسے زندگی بھر کیلئے تجھے نذر کردونگی۔'' حنّہ بالآخر خُدا کے مقصد کے ساتھ ہم آہنگی میں آ گئی۔

کاہن نے حنّہ کو بتایا تُو سلامت جا خُداوند نے تیری دُعا سن لی ہے ''تمہارا بیٹا ہوگا۔'' حنّہ گھر چلی گئی اور خُدا نے اُسے ایک بیٹا سیموئیل دیا۔ وہ ایک بنی، ایک کاہن اور پُرانے عہدنامے میں خُدا کے لوگوں کا سب سے نمایاں رہنما بنا۔

جی ہاں! خُدا اِس سب کے دوران حنّہ کو بیٹا دینا چاہتا تھا۔ لیکن اُس نے اُس کی دُعا کے جواب میں تاخیر کی، تاکہ جب تک حنّہ خُدا کے مقصد کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتی وہ اُس کے دِل میں کام کرسکے۔

جب خُدا آپ کی دُعاوں کے جواب میں تاخیر کرتا ہے، آپ بالکل ہمت نہ ہاریں. وہ شاید آپ کو اُس سے بہت زیادہ دینا چاہتا ہے جو آپ مانگتے رہے ہیں۔ آپ کی دُعا کا جواب دینے کیلئے خُدا صحیح وقت جانتا ہے۔ یسوؔع نے اپنے شاگردوں کو یروشلیم میں انتظار کرنے کو کہا جب تک کہ وہ روح القدس پا نہ لیں:

”باپ کے اُس وعدے کے پورا ہونے کے منتظر رہو جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو۔ کیونکہ یوؔحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاو گے۔ جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔“ (اعمال 1:4-5,8)

یسوؔع کے یہ باتیں ختم کرنے کے بعد، جب اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ بیت عنیاہ میں زیتون کے پہاڑ پر کھڑے تھے، وہ آسمان پر اُٹھالیا گیا اور ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے چھُپا لیا۔

شاگرد یروشلیم کو واپس پھرے اور ایک دِل ہو کر دُعا میں مشغول رہے۔ بائبل کہتی ہے کہ اُنھوں نے اُس دِن تک انتظار کرنا جاری

رکھا، جب تک کہ پنتکُست کا دِن مکمل طور پر آ نہ گیا۔ خُدا کے لئے پہلے دس منٹوں میں ہی اُن پر اپنے رُوح القدس کو انڈیلنا ممکن تھا۔ لیکن خود اپنے مقاصد کیلئے اُس نے قریباً سات دِن تک انتظار کرنا موزوں جانا۔ (اعمال 1-2)

آپ نے اپنی دُعا میں کب تک ثابت قدم رہنا ہے؟ جب تک آپ ایک جواب نہ حاصل کریں۔ چاہے ہاں یا نہیں۔

دُعا پر اشارات

کُلسیوں میں پولُس ہمیں تاکید کرتا ہے کہ ''بیدار رہو'' جسکے لفظی معنی ہیں ''جاگتے رہنا۔'' جب ہم دُعا کرتے ہیں، تب سونا ہماری ایک بدنی کمزوری ہے۔ جب یسوع گتسمنی باغ میں دُعا کر رہا تھا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو سوتے ہوئے پایا۔ اُس نے کہا، ''کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جا سکے؟'' (متی 40:26) خُدا چاہتا ہے کہ جب ہم اُس سے بات کریں تو ہمارے ذہین تیز اور چوکس ہوں۔ میرے خیال سے اپنے آدھے بیدار ذہنوں کے ساتھ خُدا سے بات کرنا ہتک آمیز ہے۔

پولُس ہمیں ''شکر گذاری'' کے ساتھ دُعا کرنے کی تاکید بھی کرتا ہے (کُلسیوں 2:4)۔ ہماری دُعائیں ہمیشہ شکر گذاری کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ زبور اِس کی ایک بہترین مثال ہیں۔ داؤد نے ہر چیز کیلئے مزامیر میں دُعا کی۔ اپنے لئے، اپنے دوستوں کیلئے اور اپنے دشمنوں کیلئے، اور اُس نے مزامیر (زبوروں) کو خُدا کی ستائش اور شکر گذاری سے بھی بھرا۔ وہ حمد و ستائش کے ساتھ اتنے ہی متوازن ہیں جتنے کہ درخواستوں کے ساتھ۔ اکثر نہیں لیکن کافی دفعہ لوگ میرے پاس آتے اور کہتے ہیں۔ ''آپ کو بتانے کیلئے میرا کوئی مسئلہ نہیں۔ میں آپ کے ساتھ صرف خُدا کی ستائش کرنا چاہتا تھا۔ خُداوند میرے ساتھ بہت مہربان رہا ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کس طرح میری زندگی کو برکتوں سے نوازتا رہا ہے۔''

یہ بہت خوشی کی بات ہے! ایک پاسٹر کے طور پر میں بہت سے مسائل سنتا ہوں۔ یہ ایک عظیم شادمانی ہے جب کوئی کہتا ہے ''کوئی مسئلہ نہیں میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ خُدا مجھ پر بہت مہربان ہے۔'' یہ پُرجلال بات ہے!

خُدا پر اپنے بھاری مسائل ڈالتے جانا شرم کی بات ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جو کچھ اُس نے ہمارے لئے کر دیا ہے اُس کیلئے اُس کی زیادہ سے زیادہ شکر گذاری کریں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ابتدائی دنوں میں پیوریٹین (16 ویں صدی کے پروٹسنٹ مسیحیوں) نے روزے اور ایذاء کو یاد رکھنے کی پابندی کی۔ سال کے ہر مہینے میں کم از کم ایک دِن روزے کا ہوتا تھا۔ پھر کسی نے کہا، ''آؤ ہم شکر گذاری کا ایک دِن رکھیں! ہم روزہ نہیں رکھیں گے یا اپنے آپ کو اذیت نہیں دیں گے۔ ہم خُداوند کا اُس سب کیلئے جو کچھ اُس نے کیا ہے شکرادا کرنے کیلئے عید منائیں گے۔'' لہٰذا شکر گذاری (Thanksgiving) شروع ہوگی۔

یقیناً ہماری دُعا میں ذاتی گذارشات ضروری ہیں۔ لیکن اگر میں صرف اُسی وقت دُعا کرتا ہوں، جب مجھے اپنی زندگی میں کوئی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ اور میں خُدا کے حضور صرف اپنی ذاتی گذارشات کو ہی لاتا ہوں۔ تو میں اپنی ذات کیلئے ایک حیرت انگیز برکت کی نفی کرتا ہوں۔

پولُسؔ ہمیں خُدا کے خادموں کیلئے دُعا کرنے کی بھی تاکید کرتا ہے۔ (کلسیوں 3:4)۔ کہ خُدا اپنے خادموں کی مدد کرے۔ بہت دفعہ لوگ خُدا کے خادموں کو چبوترے پر چڑھا دیتے ہیں۔ اور ہمیں وہ کچھ بنا دیتے ہیں جو ہم حقیقت میں نہیں ہیں۔ ہم سب بھی انسان ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میں زیادہ مقدس ہوتا، لیکن میں نہیں ہوں۔

سب دوسرے لوگوں کی طرح خُدا کے خادموں کے بھی مسائل ہیں۔ ہم ویسی ہی آزمائشوں میں سے گذرتے ہیں۔ حتیٰ کہ زیادہ تر دوسرے مسیحیوں سے کچھ بڑے درجے کی۔ بہت دفعہ اپنے روحانی اختیار اور قیادت کے درجے کی وجہ سے ہم شیطان کے زیادہ سخت حملے تلے ہوتے ہیں۔

خُدا کے خادموں کو دُعا کی ضرورت ہے۔ کسی نے سپرؔجن سے اُس کی کامیابی کی کے بارے میں پوچھا اُس نے جواب دیا: ''میرے لوگ میرے لئے دُعا کرتے ہیں۔'' پولُس نے کہا ''میرے لئے دُعا کیا کرو۔''

پولُسؔ کس چیز کیلئے چاہتا تھا کہ وہ اُس کیلئے دُعا کریں؟ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُس کیلئے کلام کو بیان کرنے کے دروازے کھولنے کیلئے دُعا

کریں ۔(کلسیوں 3:4)۔اُس موقع پر پولُس جیل میں تھا۔آپ سوچتے ہونگے کہ وہ آزادی کی خواہش کرتا ہوگا۔ ''دُعا کریں کہ خُدا جیل کے دروازے کھولے اور مجھے اِس جگہ سے نکالے!'' اِس کی بجائے پولُس نے دُعا کی کہ خُدا اُس کیلئے کلام کو آزادانہ بیان کرنے کے موقعے کا دروازہ کھولے۔

دُعا کریں کہ خُدا میری ایک بے اختیار نہیں، بلکہ خُدا کی رُوح سے معمور خادم ہونے میں مدد کرے۔ میری بہت زیادہ بولنے میں نہیں بلکہ کچھ نہ کہنے میں مدد کرے۔دُعا کریں کہ خُدا مجھے صرف لوگوں کو خوش اور پُر جوش کرنے کیلئے بولنے والا حیرت انگیز خادم نہ بننے میں مدد کرے۔دُعا کریں کہ میں ایک کاہل خادم نہ بنوں جو کلام سے پوری طرح آراستہ نہ ہو۔دُعا کریں کہ میں ایک سرد مہر اور لوگوں کی ضروریات کیلئے غیر اثر پذیر خادم نہ بنوں۔

دُعا کریں کہ مسیح کی خدمات کو بیان کرنے کے لئے، حقیقی طور پر اُس کی محبت کا مظاہرہ کر کے ،گلّے کے آگے ایک مثال پیش کرتے ہوئے ،اور خُدا کی حضوری میں عاجزی سے چلتے ہوئے، جیسے خُدا چاہتا ہے کہ میں کروں ،میں ایک ایماندار خادم بنوں۔اپنے نزدیک خُدا کے خادموں کیلئے دُعا کریں۔ہمیں آپ کی دُعاؤں کا لالچ ہے اور اِس کے بدلے میں ہم آپ کیلئے دُعا کریں گے۔

باب 3:

دُعا کی مرُاعات

ہر کوئی کسی نہ کسی وقت میں دُعا کے ساتھ منسوب ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسا شخص جو کہتا ہے کہ ''میں خُدا پر یقین نہیں رکھتا،'' جب اُس پر نازک مرحلات منڈلاتے ہیں تو پکار اُٹھتا ہے۔ ''او خُدایا میری مدد کر۔'' ہم سب کسی نہ کسی حد تک دُعا سے واقفیت رکھتے ہیں۔

دُعا اُن عظیم ترین مرُاعات میں سے ایک ہے جو خُدا نے انسان کو دی ہیں۔ یہ بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے کہ مَیں اِس کائنات کے خالق خُدا کی حضوری میں آ سکتا اور اُس سے بات کر سکتا ہوں۔ اور اِس سے بڑھ کر کیا ہے کہ ــــــ وہ ہمیشہ میری سنتا ہے!

میں اِس بات پر بھی متحیّر ہوں کہ خُدا نے مجھے کسی بھی وقت اپنے ساتھ بات کرنے کی مرُاعات دی ہے۔ مجھے پہلے سے ملاقات کا وقت متعین کرنا یا پیشگی اطلاع نہیں دینی پڑتی۔ میں کسی بھی وقت کسی بھی ضرورت کے لیے آ سکتا ہوں، اور اُس کے حضور اپنا دل کھول سکتا ہوں۔ اور خُدا نہ صرف سنتا ہے، بلکہ اُس نے مدد کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اُس نے میری رہنمائی کرنے اور میری ہر ضرورت مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

میں تصور کرتا ہوں کہ آسمان کے فرشتوں کے درمیان پائے جانے والے عظیم بھیدوں میں سے ایک یہ ہے، کہ انسان کو دُعا کی جلالی

مرُاعات دی گئی ہے۔ پھر بھی وہ اس سے بہت کم فائدہ اٹھاتا ہے اور اِس سے عجیب سلوک کرتا ہے۔

بہت سے لوگ دُعا کے ساتھ مذہبی فریضے جیسا برتاؤ کرتے ہیں، جو کہ اُنہیں ہر صورت میں ادا کرنا پڑتا ہو۔ جب وہ کچھ مدت کے لیے دُعا کر چکتے ہیں، تو اپنے کام کے لیے ایک ستائشی بیج کی توقع کرتے ہیں۔ ''آخر، میں نے ایک پورے گھنٹے تک دُعا کی۔'' جیسے کہ کسی کو خُدا سے بات کرنے کا اجر ملنا چاہیے۔

بہت سے لوگ ایک دِن میں ایک گھنٹہ دُعا کرنے کا تہیّہ کر لیتے ہیں؛ کیونکہ یہ کرنے کو ایک قابلِ عزت چیز لگتی ہے۔ وہ اپنا گھنٹہ ذہن میں آنے والی ہر درخواست کو خُداوند کے حضور بلند کرنے سے شروع کرتے ہیں۔ پھر جب دس منٹ گذر جاتے ہیں اور اُن کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں بچتا، تو وہ دوبارہ سے شروع کر دیتے ہیں۔ وہ مزید کچھ دفعہ اُس فہرست کو دہراتے ہیں۔ بالآخر گھنٹہ گزر جاتا ہے اور وہ اچھا محسوس کرتے ہیں۔ ''خُدا کی حمد ہو! میں نے ایک پورا گھنٹہ دُعا کرتے ہوئے گزارہ ہے۔'' وہ اپنی راہ پر مطمئن ہو کر چلے جاتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنا فرض ادا کر لیا اور اپنی ذمہ داری نبھالی ہے۔

دُعا گھڑی کے حساب سے نہیں کی جانی چاہیے۔ یہ کبھی ایک ذمہ داری، ایک مطلوبہ کام یا فرض کے طور پر نہیں دیکھی جانی چاہیے۔ یاد رکھیں کہ آپ کی دُعا کی لمبائی قطعاً کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اکثر اوقات لمبی دُعاؤں کے لیے وقت کافی نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر فرض کریں کہ آپکی کار کا انجن ریلوے لائن پر بند ہو گیا ہے۔ اور ریل گاڑی آپ کی طرف آ رہی ہے۔ اگر یہاں سے بچ نکلنے کا کام کرنے کے لیے لمبی دُعا کی ضرورت ہے تو ــــــ آپ تو کام کر چکے۔

یسوؔع نے ہمیں خبردار کیا، ''اور دُعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔'' (متی 6:7)۔

بہت سارے لوگ کیتھولک لوگوں پر اُنکے ''سلام اے مریم'' اور ''اے ہمارے باپ'' کی بار بار دہرائی کے استعمال کے لیے نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن مسلسل طور پر یسوؔع! یسوؔع! جلال جلال! ہیلویاہ ہیلویاہ یا کوئی اور جملہ دہرانا بھی

بک بک کرنا ہے۔ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو آپ دِرحقیقت باپ سے بات کررہے ہوتے ہیں۔ آپ کو اُس سے عقل مندی سے بات کرنی چاہیے۔کسی منتر کی طرح بار بار وہی الفاظ نہ دہرائیں۔ یہ آپ کو کہیں نہیں پہنچائیں گے۔

دُعا کی وسعت

ایک مسیحی اپنی زندگی میں قوت کا ایک ذریعہ: رُوح القدس رکھتا ہے۔ یسوؔع نے کہا، لیکن جب رُوح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے (اعمال 8:1)۔ وہ آپ کی زندگی میں قوت کا ذریعہ ہے۔

تاہم آپ کی روحانی قوت کا سب سے بڑا نکاس دُعا ہے۔ میں کسی بھی دوسرے ذریعے بشمول خدمت، سے بڑھکر دُعا کے ذریعے زیادہ کچھ کرسکتا ہوں۔ دُعا گھر کے زورآور شخص کو باندھتی ہے۔ جب کہ خدمت اندر جانا اور مالِ غنیمت لانا ہے۔ میں دُعا کرنے کے بعد دُعا سے بڑھ کر کام کرسکتا ہوں۔لیکن جب تک میں دُعا نہ کرلوں میں حقیقاً دُعا سے بڑھکر کچھ نہیں کرسکتا۔ خُدا کے لیے میری خدمت اگرچہ اہم ہے، لیکن ایک جگہ تک محدود ہے۔ تاہم دُعا اپنی وسعت میں لامحدود ہے۔ یہ دنیا بھر میں پہنچ سکتی ہے۔

دُعا کے ذریعے میں اپنی زندگی کا آدھا گھنٹہ جنوبی امریکہ میں مشنریوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے ذریعے خُدا کی بادشاہی کا کام کرتے ہوئے گزار سکتا ہوں۔ پھر میں میکسیکو جا سکتا ہوں اور وہاں پہ خدمت کرنے والے اپنے دوستوں کے ساتھ وقت گزار سکتا ہوں۔ میں ان مسیحی کتابچوں کے جو وہ بانٹتے ہیں، اور اُس کلام کے جو وہ بولتے ہیں، موثر ہونے کے لیے دُعا کرنے کے ذریعے مشن میں اُن کی مدد کرسکتا ہوں۔ پھر میں چین میں جا سکتا ہوں، اور کلیسیاہ کے لیے دُعا کرسکتا ہوں۔ میں دُعا کے ذریعے اپنی کوٹھری سے خُدا کے لیے ایک دنیا کو چھوٗ سکتا ہوں۔

اجر

یسوؔع نے کہا، ”جب تم دُعا کرو تو ریاکاروں (Hypocrites) کی مانند نہ بنو۔“ (متی 5:6)۔ لفظ Hypocrite یونانی میں Hupokrites ہے۔ عمدہ یونانی ڈرامے میں اداکار کرداری مصنوعی چہرے پہنا کرتے تھے۔ یہ اداکار Hupokrites کہلاتے تھے۔

دوسرے الفاظ میں یسوؔع نے کہا، ”جب تم دُعا کرو تو اُن جیسے مت بنو، جو دوسرے لوگوں کے فائدے کے محض ایک کردار کو پہنے

ہوئے ہوتے ہیں۔ ریاکاروں کی مانند نہ بنو جو عبادت خانوں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں، تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں۔''

اِس کلام سے بہت سے لوگوں نے یہ فرض کیا کہ عوامی دُعائیں غلط ہوتی ہیں۔ یسوعؔ نے جو کہا وہ یقیناً یہ بات نہیں ہے۔ یسوعؔ نے خود عوام الناس کے درمیان کئی دُعائیں کیں۔ ابتدائی کلیسیاء بھی عوامی دُعاؤں کیلئے اکٹھی ہوا کرتی تھی۔ بائبل کہتی ہے کہ ''ایماندار رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دُعا کرنے میں مشغول رہے۔'' (اعمال 42:2)۔ دُعا ہمارے باہم اکٹھا ہونے کا ایک اہم جزو ہے۔

لیکن اِس بات سے ہوشیار رہیں کہ آپ دُعا خُدا کے ساتھ بات چیت کرنے کی بجائے آدمیوں کو متاثر کرنے کیلئے نہ کر رہے ہوں۔ اور خاص طور پر یہی اصل خطرہ خُدا کے خادموں کیلئے ہے۔ کیونکہ ہم اکثر کھلے عام دُعا کرتے ہیں۔ اصل آزمائش واعظ کے اختتام پر آتی ہے۔ جب میں آخری دُعا میں باریکی سے اپنے پیغام کے اہم نکات کو یہ تسلی کر لینے کے لیے دہراتا ہوں، کہ لوگوں نے اِسے اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ میں مبینہّ طور پر تو خُدا سے بات کر رہا ہوتا ہوں، لیکن دِرحقیقت مَیں ایک دفعہ پھر اپنے نکات کو لوگوں کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہوں۔

اپنی ابتدائی منسٹری میں عوامی دُعاؤں کے ذریعے میں تو تقریباً برباد ہی ہو گیا۔ ایک دن ایک خاتون نے مجھ سے کہا ''آپ سب سے خوبصورت دُعائیں کرتے ہیں۔'' لہٰذا میں نے سوچا ''میں اِس پر اور توجہ دونگا۔ میں اپنی دُعاؤں کو اور بھی خوبصورت بناؤنگا۔'' اپنی دُعاؤں کی خوبصورتی کے ساتھ لوگوں کو متاثر کرنا میرے لیے اتنا دلچسپ بن گیا، کہ میں یہ بھول ہی گیا، کہ درحقیقت باپ سے بات کر رہا ہوں۔ جتنا آپ خود کو راستباز، خُدا پرست اور روحانی طور پر گہرا خیال کرتے ہیں، اِس سے لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے دُعا کرنے میں اصل خطرہ ہے۔

یسوعؔ نے دو طرح کے اجروں کی بات کی ہے پہلا انسانوں کے ذریعے دیا جاتا ہے۔ یہ اُس شخص کو دیا جاتا ہے جو عوام الناس میں لوگوں کو متاثر کرنے کی اِس تحریک کے ساتھ دُعا کرتا ہے، کہ وہ کتنا روحانی ہے۔ وہ کسی ایسا کہنے والے سے اجر پائے گا ''اوہ، وہ بہت روحانی ہے۔''

فریسیوں کی تحریک بالکل یہی تھی ـــــــ اپنی روحانیت کی نمائش کرنا۔عبادتگاہ کے راستے پر وہ ایسے مظاہرہ کرتے جیسے کہ وہ روحانی جوش کے ساتھ جل بُھن چکے ہیں۔ انہیں گلی کے موڑ پر رکنا پڑتا اور وہیں پر وہ دُعائیں کرتے۔وہ حقیقت میں یہ کہہ رہے تھے کہ ''میں بہت پاک ہوں۔ میں دُعا کے لیے عبادت خانے میں پہنچنے کا انتظار نہیں کرسکتا۔'' اُنھوں نے اپنا اجر انسان کی تعریف کی صورت میں پایا۔(متی 5:6)

دوسری طرف یسوؔع نے کہا اپنی کوٹھری میں جا، دروازہ بند کراور اپنے باپ سے دُعا کر جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے۔ تب تیرا باپ تجھے کھلے عام اجر دے گا۔ (متی 6:6)۔ دُعا کا اجر ملتا ہے حتیٰ کہ آدمیوں کی تائید کے لیے کی گئی جھوٹی دُعاوں کا بھی اجر ملتا ہے۔ لیکن آپ اپنا اجر کس ذریعے سے چاہتے ہیں۔آدمی یا خُدا؟

عادات

اکثر اوقات ہم عجیب قسم کی دُعائیہ عادات میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر ہم کسی شخص کے کسی مخصوص انداز میں دُعا کرنے سے متاثر ہوتے ہیں،تو ہم اُس شخص کے اُس خاصّہ کو اپنی دُعاؤں میں شامل کرلیں گئے۔

مثال کے طور پر میں اپنے الفاظ کا اظہار ہلکے سے ارتعاش اور استدلال کے ساتھ کرتے ہوئے ایک مخصوص ''دُعائیہ آواز'' پیدا کر سکتا ہوں۔''اوہ ہ ہ خُداوند!'' یقیناً میں کسی دوسرے شخص سے اِس انداز میں بات کرنے کی جرات نہیں کروُ نگا، کیونکہ وہ مجھے پُراسرار سمجھے گا۔اگر میرے بچے میرے پاس آ کر کہتے ہیں کہ اوہ ہ ہ پیارے ابوّ تو پتہ نہیں مَیں کیا کروں۔ مذید براّں پُرانی انگریزی کے ذخیرہ الفاظ میں دُعا کرنا بھی بہت زیادہ روحانی لگتا ہے۔لہذا میں اپنی دُعا کیلئے ترمیم شدہ معیار کی بجائے کنگ جیمز انگلش کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

یسوؔع نے کہا کہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے، کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو۔(متی 8:6)۔ لہذا! صرف مانگیں خُدا کو اشیاء کا بل بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ وہ تو اِس چیز سے قطعِ نظر کہ آپ کس طرح اُسے کہتے ہیں، ہاں یا نہ میں جواب دے گا۔

یسوعؔ نے کہا" مانگو (ضرور مانگو) تو پاؤ گے ۔"(یوحنا24:16)۔ مانگنے کے ذریعے آپ خُدا کیلئے وہ سب کرنے کے واسطے، جو وہ کرنا چاہتا رہا ہے، اور آپ کو برکت دینے کیلئے جس طرح وہ ہمیشہ آپ کو برکت دینا چاہتا رہا ہے، دروازہ کھولتے ہیں۔

دُعا کی صورت

یسوعؔ نے ہمیں دُعا کی ایک بنیادی صورت دی " پس تم اِس طرح دُعا کیا کرو کہ اے ہمارے باپ۔" دُعا کی یہ صورت فوراً وہ سب ظاہر کرتی ہے جو موثر دُعا کیلئے بے حد ضروری ہے ـــــ یعنی شفاعت کرنے والے اور خُدا کے درمیان ایک نزدیکی گہرا رشتہ۔

جس طرح آپ خُدا کو مخاطب کرتے ہیں، اُسی سے خُدا کے ساتھ آپ کے رشتے کا اظہار ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اپنی دُعا "قادرِ مطلق خُدا" کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔ اگر آپ کا رشتہ یہی ہے تو پھر یہی انداز ہے جس میں آپ کو اُس سے بات کرنی چاہئے۔ اگر آپ واقعی اُسے اپنے باپ کے طور پر نہیں جانتے تو پھر آپ کو اُسے "قادِر مطلق خُدا" یا "ابدی خُدا" کے طور پر مخاطب کرنا چاہیے۔

لیکن خُدا کا شکر ہے کہ یسوع مسیح کے ذریعے میں اُس کے ساتھ باپ بیٹے کا خوبصورت رشتہ رکھ سکتا ہوں۔ "دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے۔" (1یوحنا1:3)۔ اِس کے بارے میں سوچیں، ہمیں خُدا کے فرزند کہا گیا ہے۔ میں اب اُس کے پاس آسکتا اور "باپ" کہہ سکتا ہوں۔

لیکن صرف یسوعؔ مسیح کے ذریعے ہی ہم فرزند ہو سکتے ہیں۔ وہ جو یسوعؔ مسیح سے باہر ہیں اُن کا قادِر مطلق، ابدی خُدا سے دور کا رشتہ ہے۔ لیکن آپ یسوعؔ مسیح کے ذریعے گہرے رشتے میں آچکے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں "اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے۔"

یوحنانے کہا، "لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزندبننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو خُدا کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔"(یوحنا1:12)۔

خُدا ہم میں سے ہر کسی کو لے پالک ہونے کی روح دے چکا ہے۔

”بلکه لے پالک ہونے کی روح ملی جِس سے ہم ابّا یعنی اے باپ کہه کر پکارتے ہیں۔ روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے، که ہم خُدا کے فرزند ہیں۔“ (رومیوں15:8-16)۔

کیونکہ میں اُس کا بچہ ہوں تو میں فطری طور پر اُسے ”باپ“ کہہ کر پکارتا ہوں۔ دُعا میں رشتہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

یسوؔع ستائش اور پرستش کے ساتھ اپنی مثالی دُعا کو جاری رکھتا ہے۔ ”تیرا نام پاك مانا جائے۔“ (متی 33:6)۔ پرستش دُعا کا ایک اہم حصہ ہے۔ ”شکر گزاری کرتے ہوئے اُسکے پھاٹکوں میں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہو۔“ (زبور4:100)۔

اکثر اوقات ہم اندھا دھند اندر چلے جاتے ہیں اور بلا سوچے سمجھے اپنی درخواستیں کہہ ڈالتے ہیں۔ اپنی دُعائیہ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے کچھ دیر کے لیے صرف اسکی ستائش کریں۔ پھر اپنی سفارشات پیش کریں۔

یسوؔع کی مثالی دُعا میں پہلی دو عرضداشت شفاعت کی صورت میں ہیں۔ ”تیری بادشاہی آئے۔تیری مرضی پوری ہو۔“(متی10:6)۔

یسوؔع نے کہا، ”تم پہلے اُسکی بادشاہی کی تلاش کروتو یه سب چیزیں [جن کے متعلق تم بہت دُعا کرتے ہو]بھی تم کو مل جائیں گی۔“ (متی33:6)

”خُداوند میں مُسرور رہ،اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کرے گا۔“(زبور4:37)۔

بہت دفعہ آدمی براہ راست جستجو سے خوشی کی تلاش کرتے ہیں۔لیکن براہ راست جستجو سے خوشی دریافت نہیں کی جاسکتی۔خوشی خُدا کے ساتھ ذاتی تعلق کی پیداوار ہے۔اگر خُدا کے ساتھ آپ کا راست تعلق ہے، تو آپ خوشی کے ساتھ بھرے ہونگے۔

دُعامیں پہلے خُدا کی بادشاہی اوراُسکی راستبازی کی تلاش کریں، تو یہ باقی سب چیزیں بھی آپ کومل جائیں گی۔ ''تیــــــری بادشاھی آئے تیری مرضی پوری ھو۔'' اِن کوسرفہرست رکھیں، تو آپ جان لیں گے کہ باقی تمام چیزوں کی،جن کے لیےآپ نے سخت جستجو کی مگراُنکی تکمیل کرنے میں ناکام رہے، خُداخودفکرکرے گا۔

آپ خُداکے حضورآسکتے ہیں اورضروریات اوردرخواستیں اُس کے علم میں لاسکتے ہیں۔ آپ اُس کے سامنے اپنادل کھول سکتے ہیں، اوراپنی رُوح کے گہرے رازاُس کے سامنے کھلے رکھ سکتے ہیں۔آپ خُداکے ساتھ بات کرنے کے ذریعےاوراُسکی مدد، قوت اور رہنمائی پاکربہت بابرکت وقت گزارسکتے ہیں۔دُعا کرناکیسی بڑی مُراعات ہے۔خُدادُعا کامکمل خوبصورت تجربہ پانے میں آپکی مدد کرےــــ جوایک کام نہیں،ایک فرض نہیں،ایک بوجھ نہیں،ایک ذمہ داری نہیں۔بلکہ اِس دنیامیں سب سے زیادہ پُرمسرت مُراعات ہے!

باب: 4

موّثر دُعا

بائبل سکھاتی ہے کہ ایمان پوری ہونے والی دُعائیں پیدا کرتا ہے۔ ”جو کچھ تم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائیگا۔“ (مرقس 24:11)۔

جب میں اُسکی عظیم قدرت کا اندازہ کرتا ہوں، جس سے میں بات کر رہا ہوتا ہوں تو دُعا کے جواب پر ایمان رکھنا آسان محسوس کرتا ہوں۔اعمال کی کتاب میں شاگردوں نے دُعا کی، ”اے مالک !تُو وہ ھے جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ھے پیدا کیا ۔“ (اعمال4:24)

جب آپ دُعا کرتے ہیں تو آپ دِرحقیقت اِس ساری کائنات کے خالق خُدا سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔یاد رکھیں کہ اکثر ہم اپنی حدود خُدا پر لاگو کرتے ہیں۔بعض اوقات ہم کسی صورتحال کے حالات کے بارے میں بہت زیادہ جانتے ہوتے ہیں۔اور اُس کے لیے ایمان کے ساتھ دُعا کرنے میں ہمیں دِقت پیش آتی ہے۔

مثال کے طور پر میرا ذہن میکانیاتی قسم کا ہے۔اِس لیے جب میری گاڑی کا انجن سٹارٹ نہیں ہوتا تو اُس وقت ایک معجزے کے لیے دُعا کرنا میرے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔جب مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ، تار کمزور ہے، پوائنٹ صاف نہیں یا بیٹری کم ہو چکی ہے۔تو مجھ میں اِس بارے میں ایمان کی کمی ہوتی ہے، کہ خُدا اِس گاڑی کو سٹارٹ کر سکتا ہے۔ایسی کوئی صورت نہیں ہوتی کہ میں یہ دُعا کر سکوں، ''اے خُدا اِس گاڑی کو سٹارٹ کرنے میں مدد کر!''

تاہم میری بیوی کو میکانیات یا مشنری کے بارے میں کچھ پتا نہیں۔اُس نے کبھی کبھار ہی گاڑی کے بونٹ کے نیچے دیکھا ہے۔وہ کاربوریٹر سے ڈسٹریبیوٹر کے بارے میں یا تیل کی مقدار معلوم کرنے والی چھڑی اور ریڈ یئٹر کے متعلق نہیں جانتی۔جب بھی ہمیں گاڑی سٹارٹ کرنے میں پریشانی ہوتی ہے تو وہ بہت زیادہ ایمان رکھ سکتی ہے۔

میں کہوں گا،''اب ہم کیا کریں؟''

وہ کہے گی،''آؤ دُعا کریں!''

میں جواب دوں گا۔''او چھوڑو بھی! ہم اِس طرح کی چیز کے لیے دُعا نہیں کر سکتے! یہ مشینی ہے!''

لیکن وہ اپنا سر جُھکائے گی اور کہے گی، ''خُداوند اِس گاڑی کو سٹارٹ کرنے میں ابھی ہماری مدد کر، تُو جانتا ہے کہ نے جانا ہے۔ باپ میں تیرا شکر کرتی ہوں اور یسوعؔ کے نام میں یہ مانگتی ہوں۔'' پھر وہ کہے گی، اچھا دوبارہ کوشش کرو!

میں کہونگا، ''لیکن اِس کا کوئی فائدہ نہیں!''

''لیکن تم چلو کوشش تو کرو۔'' اور انجن چل پڑے گا۔

جب ہم دُعا کرتے ہیں تو کس سے مخاطب ہوتے ہیں؟ آپ خُدا کی قابلیت پر کیا حد بندی کر سکتے ہیں؟ کائنات میں اُس سب پر نظر ڈالیں جو خُدا پہلے ہی کر چکا ہے۔اور پھر اندازہ کریں کہ اُس کی حدود کیا ہو سکتی ہیں۔وہ ایک بہت بڑا خُدا ہے۔

بعض اوقات ہم ایسے دُعا کرتے ہیں جسے ہم کسی بے حد محدود قدرت والی ذات سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔ ”اے خُداوند میں نہیں جانتا کہ تُو یہ کرسکتا ہے یا نہیں، میں تجھ سے مانگنا بھی نہیں چاہتا۔اور اگر تُو یہ نہیں کرسکتا تو ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔“

ہمیشہ کام کے لیے رجوع کئے جانے والے کارندے کی صلاحیت کے مطابق مشکل حالات کو ماپنا چاہیے۔آپ کس کارندے کو پکارتے ہیں؟ وہ خُدا ہے، جوآپ سے پیار کرتا ہےاورآپ کے لیے گہری فکر رکھتا ہے۔اُس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔

یرمیاہ نے دُعا کی ”آہ اے خُداوندخُدا! دیکھ تو نے اپنی عظیم قدرت اور بلند بازو سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔“ (یرمیاہ 32:17)۔ یہ دُعا شروع کرنے کا ایک اچھا طریقہ ہے!

بہت دفعہ جب ہم دُعا کرنا شروع کرتے ہیں تو ہم کسی خاص صورتحال کے نیچے بہت زیادہ دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے کندھوں پر پڑی ہوتی ہے،اور ہزاروں ٹن وزنی معلوم ہوتی ہے۔ہم التجا کرتے ہیں، ”اے خُداوند،اِس پہاڑ کو کیا چیز ہٹا سکتی ہے ؟ تجھے پتا ہے اِس کے بارے میں ڈاکٹر نے کیا کہا ہے خُداوند، یہ صورتحال 99% مہلک ہے۔اے خُداوند یہ بہت خوفناک بات ہے۔“

ہمارے مسئلے نے ہمیں اتنا دبایا ہوتا ہے کہ ہم یہ بھول جاتے ہیں، کہ ہم اُس سے بات کر رہے ہیں جس نے آسمان،اور زمین، سمندر اور جو کچھ اُس کے اندر ہے سب کچھ تخلیق کیا۔خُدا کے لیے کسی شخص کو خون کے کینسر کے آخری مراحل میں شفا دینا، خراب گلے کو ٹھیک کرنے سے زیادہ مشکل نہیں۔خُدا کے لیے کسی شخص کا نیا بازو لگا دینا کسی کی سر درد ہٹا دینے سے مشکل نہیں ہے۔

آپ شاید کہیں، ”اب چھوڑو بھی، حدود ہوتی ہیں۔ اگر ستارہ مچھلی کے بازوؤں میں سے ایک ٹوٹ جائے تو کیا ہو؟ کیا آپ کو یہ دُعا کرنے میں بڑی مشکل پیش آئیگی کہ ’خُداوند خُدا ستارہ مچھلی کا ایک نیا بازو لگا دے؟‘“ نہیں، ہم جانتے ہیں کہ فطرت ستارہ مچھلی کے ایک نئے بازو کے اُگنے کا سبب بنتی ہے۔ ایک چھوٹے کیچوے کو درمیان سے کاٹ دیں تو فطرت اِس کا آدھا حصہ پھر بڑھا

دے گی۔لیکن یہ فطرت کون ہے؟کس نے قوانینِ فطرت کی تخلیق کی۔کیا خُدا جس نے ہمیں اور ہمارے اندر کے سارے نظام تخلیق کئے ہیں، ایک نیا بازو نہیں اُگا سکتا؟ اگر وہ ایک کیچوے میں اپنا اور آدھا حصہ بڑھانے کی صلاحیت رکھ سکتا ہے، تو اُس کے لیے کسی شخص کا نیا بازو یا نئی ٹانگ لگانے میں کیا مشکل ہوگی؟

جب ہم ایسے معجزات کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم انسانی نقطہ نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔اور یہ حد خُدا پر بھی عائد کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ''خُداوند خُدا نئے بازو کے متعلق پریشان نہ ہو، بس اُسکی اِس کھوئے ہوئے بازو کے ساتھ جینے میں مدد کر!'' بعض اوقات خُدا ہمیں یہ دکھانے کے لیے معجزات کرتا ہے، کہ ہمارے نہ ایمان رکھنے کے باوجود وہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

ایک دفعہ ایک خاتون نے مجھے ٹکسن میں فون کیا جہاں میں خدمت کر رہا تھا۔اُس نے کہا،''چکؔ براہِ مہربانی میرے چھوٹے بیٹے ڈیوڈؔ کے لیے دُعا کرو۔اُسکی انگلی کار کے دروازے میں آ گئی ہے۔ہم ڈاکٹر کے دفتر میں ہیں، اور وہ کہتا ہے کہ اُسکی انگلی کاٹنی پڑے گی۔براہ مہربانی چکؔ دُعا کرو کہ خُدا اُسے ٹھیک کر دے اور اُنہیں ڈیوڈؔ کی انگلی نہ کاٹنی پڑے۔''

میں نے فون پر اُس ماں کے ساتھ دُعا کی۔خُدا کے رُوح نے میرے دل میں جنبش کی اور اس صورتحال کے بارے میں مَیں نے واقعی بہت اچھا محسوس کیا۔میں نے کہا، ''میرا ایمان ہے کہ خُدا ڈیوڈؔ کی انگلی کو ٹھیک کرنے جا رہا ہے۔اُسکی ستائش کرو اور اُس میں مَسرور ہو، خُدا ایک معجزاتی کام کرنے جا رہا ہے۔

ڈاکٹر نے ماں سے کہا، ''آپ اسے کل دوبارہ واپس لا سکتے ہیں۔لیکن کل ہم سب کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا، کہ ہم نے اِسے کاٹنا ہے یا نہیں۔'' اگلے دِن وہ ننھے ڈیوڈؔ کو واپس اسپیشلسٹ کے پاس لیکر گئی۔اُس نے انگلی کو دیکھا اور کہا،''میں معذرت خواہ ہوں کہ اِس میں خون کا زہریلا پن پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔میں اِسے کاٹنے جا رہا ہوں۔ہڈی کچلی جا چکی ہے۔اِس کے سوائے میں کچھ نہیں کر سکتا۔''

اُس خاتون نے فون پر مجھ سے بات کی۔وہ اتنا شدید رو رہی تھی کہ بات بھی نہ کر سکی۔میں نے پوچھا، ''کیا مسئلہ ہے؟'' وہ ہیجانی

حالت میں تھی۔اُس کی بہن نے اُس سے فون لیا اور کہا۔''چک، ڈاکٹر نے ابھی ابھی ڈیوڈ کی انگلی کا پورہ کاٹ دیا ہے اور اِس بات نے اِسکو مکمل طور پر جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔''
میں نے کہا، ''اُسے بتاؤ کہ میں اُس کے گھر پر اُس سے ملونگا۔''

جب میں اُس کے گھر کی سمت گاڑی چلا رہا تھا تو خُدا کے ساتھ سخت ناراض تھا! میں نے کہا، ''خُداوند تُو نے وہ انگلی ٹھیک کیوں نہیں کی؟ تُو تو بڑی آسانی سے اُسے ٹھیک کر سکتا تھا! یہ تو تیرے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔حالانکہ میں نے اُسے تجھ پر توکل کرنے اور ایمان رکھنے کیلئے کہا، اور اب دیکھ کہ تُو نے کیا کِیا ہے۔ تُو نے ہم دونوں کو مایوس کیا ہے۔ اب مجھے اُس کے پاس جا کر بات کرنی پڑ رہی ہے۔وہ ہیجانی حالت میں ہے اور مجھے نہیں پتا کہ اُسے کیا کہوں!

جب میں اُس کے گھر پہنچا تو میں نے کہا، ''جوئن ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر خُداوند سے محبت کرنے والوں کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔ خُداوند کا ایک مقصد ہے۔۔۔یہ اُسکی پوری انگلی یا ایک بازو بھی ہو سکتا تھا۔خُدا کا شکر کرو کہ یہ انگلی کا صرف ایک پورہ تھا، یہ بہت بُرا نہیں۔ڈیوڈ اِس کے ساتھ ہم آہنگ ہونا سیکھ لے گا۔ ایک دن ہم خُدا کے منصوبوں کو دریافت کر لیں گے۔''

ایسی صورتحال میں کسی کی صلاح کاری کرنا آسان کام نہیں۔لیکن مَیں جو کچھ کر سکتا تھا وہ مَیں نے کیا۔واپس اپنے گھر کے راستے پر آتے ہوئے، میں ابھی بھی خُدا سے ناراض تھا۔ ''خُداوند میں نہیں سمجھ پا رہا کہ تُو کیا کر رہا ہے! اگر میں تیری جگہ ہوتا تو میں نے یقیناً اُس انگلی کو ٹھیک کر دیا ہوتا۔''

میں پریشان تھا۔میرا ایمان ہل گیا تھا۔اُس رات میں کسی کے زکام کے لیے بھی دُعا نہ کر سکا۔ ڈیوڈ کی ماں کا ایمان بھی بکھر چکا تھا۔ اگرچہ میں نے اُسے تسلی دینے کی کوشش کی تھی، مگر اُسے تسلی نہ دی جا سکی۔

اگلی صبح اُس نے مجھے فون کیا۔ وہ بہت زیادہ پُر جوش تھی، اور فون پر چلا رہی تھی۔ چک چک کچھ ہوا ہے''! میں نے کہا، ''اب کیا ہوا ہے؟'' ''یہ ناقابل یقین بات ہے!'' اُس نے کہا۔ ''ڈیوڈ اپنے بھائی کے ساتھ کُشتی کر رہا تھا، اور اِس طرح اُس نے اپنے

جب مَیں اُسے دوبارہ پٹی کرنے گئی تو دیکھا کہ وہاں ایک گلابی انگلی کا پورہ اُوپر کو اُگ رہا ہے۔ یہ بالکل نیا گوشت لگتا ہے۔'' وہ ڈیوڈ کو اسپیشلسٹ کے پاس لے کر گئی، اُس نے انگلی کو دیکھا اور اپنا سر کھجایا۔ اُس نے کہا، ''نرس میرا چارٹ اِدھر لاؤ۔'' اُس نے چارٹ پر دیکھا اور کہا ''نرس، ہم نے انگلی کاٹی تھی، کیا ہم نے نہیں کاٹی؟''
اُس نے کہا، ''جی ہاں کاٹی تھی ڈاکٹر۔''

ڈاکٹر نے اپنا سر ہلایا۔ ''یہ ناممکن ہے۔'' اُس نے کہا، ''کیا آپ ڈیوڈ کو کل دوبارہ لاسکتی ہیں؟ اُسکی ماں اگلے دن ڈیوڈ کو ڈاکٹر کے پاس لائی اور ڈاکٹر نے وہی معمول دہرایا۔ اُس نے کہا!'' آپ اِسے کل پھر واپس لانے کے لیے بُرا تو نہیں مانیں گی؟ ایک ہفتے کے لیے ہر روز ڈیوڈ کی ماں کو اُس ننھے لڑکے کو اسپیشلسٹ کے پاس لیکر جانا پڑا، جو اُس نئے انگلی کے پورے کو دیکھتا اور اپنا سر کھجاتا۔ اُس نے اُس کا ایکسرے کیا اور دیکھا کہ ہڈی صحیح سالم تھی اُس نے کہا ''یہ کچھ بہت حیرت انگیز چیز ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں میڈیکل سائنس نے کبھی ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اِس کو بیان کرنے کے لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، لیکن یقیناً آپ جانتے ہیں کہ اِس پورے پر ناخن کا آنا ناممکن ہے۔''

قریباً دو ہفتوں بعد اُس انگلی کا ناخن اُگنا شروع ہو گیا۔ اور دو ماہ کے اندر ڈیوڈ کا ہاتھ ایسا ہو گیا، کہ اگر وہ دونوں ہاتھ اکٹھے رکھتا تو آپ یہ نہ بتا پاتے کہ اُسکی انگلی کا کون سا پورہ کاٹا گیا تھا!''

ڈیوڈ ایک سال تک ہفتے میں ایک دن ڈاکٹر کے پاس جاتا رہا۔ ڈاکٹر نے تصویریں لیں، سارے واقعے کی دستاویز تیار کی، اور امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن جرنل کے کو جمع کروائیں۔ ڈاکٹر یہودی تھا، ڈیوڈ کی ماں نے اُس کے سامنے یسوعؔ کی قدرت کی شہادت دی۔ آخر کار اُس نے کہا ''مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ یہ خُدا کا ایک معجزہ ہے۔''

بعد میں مَیں نے اعتراف کیا، ''واہ خُدایا، تو واقعی ہی بہت زبردست ہے۔!'' اگر خُدا نے کٹنے سے پہلے ہی انگلی کو ٹھیک کر دیا ہوتا تو اسپیشلسٹ اُس ماں کی گواہی کے کسی حصے پر کبھی یقین نہ کرتا۔ وہ مبنی بر عقل نتیجہ اخذ کر لیتا کہ جسم نے اپنے آپ کو خود صحت یاب کر لیا ہے۔ لیکن انگلی کٹنے کے بعد۔۔۔ ''تُو نے یہ ڈاکٹر کے دماغ کو بھک سے اڑانے کے لیے کیا۔''

ہم کیوں خُدا کو محدود کرتے ہیں؟ کیونکہ ہم محدود ہیں۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے، کہ جب ہم دُعا کرتے ہیں تو کس سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم اپنی آنکھیں اپنی مشکلات پر سے ہٹائیں اور اپنے ذہن اِس حقیقت پر لگائیں، کہ ہم تمام چیزوں کے خالق: خُدا سے بات کر رہے ہوتے ہیں، جو بیحد عظیم، وسیع، اور بہت زیادہ قدرت والا ہے۔

خُدا کی حکمت

جب ہم دُعا کرتے ہیں تو خُدا کی حکمت کی وسعت کو جاننا بھی بے حد اہم ہے۔ خُدا آپ کی زندگی کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ وہ اُن مشکلات کو جن میں سے آپ گزر رہے ہیں، اِن حالات کو جن کا آپ سامنا کر رہے ہیں، اور اُن مسائل کو جو آپ کو درپیش ہیں جانتا ہے۔

درحقیقت ہزاروں سال قبل خُدا اُن مسائل کو جانتا تھا، جن کا سامنا آپ آج کر رہے ہوں گے۔ وہ اُس جواب کو بھی جانتا تھا جو اُن مسائل میں سے نکالنے کیلئے آپ کو دیتا۔ کچھ بھی خُدا کو حیرت زدہ نہیں کرتا۔ اُس کے پاس آپ کے مسئلے کے جواب کی کمی نہیں ہے۔ ہماری ساری صورتحال مکمل طور پر خُدا کے اختیار میں ہے۔

شیطان کے اعمال خُدا کے اختیار کو نہیں گھٹاتے، کیونکہ شیطان اُس سے زیادہ نہیں کر سکتا، جتنا کرنے کی خُدا اُسے اجازت دیتا ہے۔ خُدا دشمن کے لیے حدود مقرر کرتا ہے اور کہتا ہے، ''تم اِس خانے میں گھوم سکتے ہو، لیکن تم اِس سے باہر نہیں جا سکتے۔'' تمام چیزیں خُدا کی طرف سے مقرر کردہ حدود کے اندر چل رہی ہیں۔

رُوس کو دیکھیں، ایک دور میں سب سے مضبوط فوجی طاقت۔ اُسکی جنگی تیاریوں اور اُن کئی ٹن وزنی بموں پر نظر کریں جو اُس کے پاس تھے۔ اُن کے ICBM (Inter-Continental Ballistic Missile) عالمگیر رہبر دَہ انداختہ بھیجنے کا نظام اور اُسکی بے انتہا طاقت۔ بہت زیادہ سال نہیں گزرے جب رُوسی ہمیں دفن کر دینے کی دھمکی دے رہے تھے۔ لیکن وہ زمین سے ایک بم بھی نہیں اٹھا سکتے جب تک خُدا اُنہیں ایسا کرنے کی اجازت نہ دے۔ تمام چیزیں خُدا کی طرف سے پہلے سے طے کردہ تلقین کے مطابق ہوتی ہیں۔ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ کچھ بھی خُدا کے ہاتھ سے باہر نہیں ہے۔ سب کچھ خُدا کے اختیار میں ہے، اور مَیں اِس

بات کا اضافہ کر سکتا ہوں کہ اُس کے اوقات بالکل کامل ہوتے ہیں، اگرچہ وہ اکثر ہمارے وقت کے ساتھ نہیں ہوتے۔

ایک دفعہ جب ہر چیز اپنے صحیح پس منظر میں ہو، اور آپ یہ جان لیں کہ کس سے دُعا کر رہے ہیں ــــــ وہ کتنا عظیم ہے، وہ کتنی حکمت والا ہے، اور کیسے مکمل طور پر وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے ــــــ تو آپ کی درخواستیں ناممکن نظر نہ آئیں گی۔

''اے خُداوند خُدا، تو نے آسمانوں، زمین، سمندر اور اُن کے اندر ہر چیز کو تخلیق کیا۔ تو آج کی دُنیا کے حالات کو ہزاروں سال قبل لکھ چکا ہے۔ سب کچھ اپنے صحیح مقام پر ویسے ہی ہو رہا ہے، جیسے تو نے اپنی تلقین کے مطابق پیشن گوئی کی۔ اے خُداوند تو میرے دانت کے درد کے بارے میں جانتا ہے، رحم فرما کر اِس درد کو دور کر دے!'' اگر خُدا نے کائنات کو تخلیق کیا، تو اِس معمولی سی تکلیف کیلئے کچھ کرنا اُس کیلئے قطعاً مشکل نہیں؟

جتنا بڑا ہمارا خُدا کے بارے میں نظریہ ہوگا، ہمارے مسائل اُتنے ہی چھوٹے نظر آئیں گے۔ بہر حال جب ہم یوں دُعا کرتے ہیں تو مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ ''اے خُدا یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے! یہ بہت دہشت ناک ہے!'' بہت دفعہ ہم اِس لئے دہشت زدہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ مصیبت کا پہاڑ بہت اُونچا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن ماؤنٹ ایورسٹ کو بھی خُدا ہی نے تخلیق کیا ہے، اور اگر وہ چاہے تو اُسے کائنات کے کسی دوسرے حصّے میں منتقل کر سکتا ہے۔

یسوعؔ نے کہا،

''اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا تو اِس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے نا ممکن نہ ہو گی۔'' (متی 20:17)۔

آپ کو جس پہاڑ کا سامنا ہے وہ کتنا بڑا ہے؟ ''مجھے نہیں پتا کہ مَیں کس طرح اگلے ہفتے اپنے بل ادا کرونگا! میں رقم کہاں سے حاصل کرونگا؟'' سارا سونا کہاں سے آیا؟ خُدا نے اِسے تخلیق کیا۔ آپ کی ضروریات پوری کرنا خُدا کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ اُس

کی قدرت، اُس کی حکمت اور اُس کی حاکمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں، تو پھر آپ اعتماد اور آسانی کے ساتھ اپنی درخواستیں خُدا کے پاس لا سکتے ہیں۔

پُرانے عہد نامے میں آسا بادشاہ نے کہا، ''اے خُداوند زورآور اور کمزور کے مقابلہ میں مدد کرنے کو تیرے سوا اور کوئی نہیں۔'' (2 تواریخ 11:14)۔ دوسرے الفاظ میں، چاہے آپ کے پاس ایک بہت بڑی فوج یا ایک چھوٹی سی پلاٹون ہے، خُدا کو اِس بات سے حقیقتاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ایک دِن صبح سویرے یونتن اُٹھا اور دیکھا کہ اسرائیل کے دشمن فلستی تھوڑے ہی فاصلے پر خیمہ زن ہیں۔ ساؤل کی زیادہ تر فوج بکھر چکی اور دریائے یردن کے پار بھاگ چکی تھی۔ اُس نے اپنے اردگرد نظر کی اور دیکھا کہ اُس کے اپنے گروہ کے تمام لوگ گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ اُس نے اپنا سِلاح بردار کو ہلایا اور کہا، ''جاگ اُٹھو! اُدھر اُن فلستیوں کو دیکھو، ہوسکتا ہے آج خُدا اُن فلستیوں کو اسرائیل کے ہاتھ میں کر دینا چاہتا ہو؟ اگر وہ یہ چاہتا ہے تو اُسے پوری فوج کی ضرورت نہیں۔ وہ اِن فلستیوں کو ہم دونوں کے ہاتھ بھی اُتنی آسانی سے کرسکتا ہے جتنی کے پوری فوج کے۔ آؤ فلستیوں کی چوکی میں کود پڑیں اور دیکھیں اگر آج خُدا اسرائیل کیلئے کام کرنا چاہتا ہے۔''

وہ فلستیوں کی چوکی میں آئے اور اُن پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ اِن دو لوگوں نے فلستیوں کی ساری فوج میں بھگدڑ مچادی۔ (1 سیموئیل 18-1:14)۔ چاہے آپ کمزور ہیں یا طاقتور، چاہے آپ کے پاس پوری فوج ہے یا آپ اکیلے ہیں، خُدا کو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر خُدا کام کرنے جا رہا ہو تو ساری اہمیت اسی بات کی ہوتی ہے۔

ہم کیونکر ایسی دُعاؤں میں مشغول ہو سکتے ہیں جو نتائج دیتی ہیں؟ ہم کیسے موثر انداز میں دُعا کر سکتے ہیں؟ خُدا کا صحیح نظریہ حاصل کریں ـــــــ اور باقی سب کچھ آسان ہے۔

باب: 5

دُعا میں قوت

ایماندار کی قوت ہمیشہ خُدا میں اُس کے ایمان سے منسوب ہے۔ یسوعؔ نے کہا، ”مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔“ (یوحنا 15:5)۔ بد قسمتی سے میں ہمیشہ اِس پر ایمان نہیں رکھتا۔

حقیقت میں یہ نظر آتا ہے کہ میں اکثر اِس کے برعکس ایمان رکھتا ہوں۔ میں سرکشی سے اِس بات پر مُصر ہوتا ہوں، کہ ضرور کچھ ایسا کام ہوگا جو میں یسوعؔ سے جُدا ہو کر کر سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ اپنے اندر کچھ اچھے خواص کی تلاش میں رہتا ہوں، کچھ ایسی خصوصیات جنکی بدولت خُدا مجھے پیار کر سکتا ہے ــــــ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں لاعلاج طور پر بَرخُود راست ہوں۔ ”کوئی بات نہیں خُداوند، یہ مَیں کر لوں گا۔ اِس بار تمہیں میری مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔“ پھر جب میں مکمل طور پر ناکام ہوتا ہوں تو یسوعؔ مجھے یاد دلاتا ہے، ”مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔“

اِس بیان کی سچائی کو مَیں نے بار بار اپنی زندگی میں پرکھ کر دیکھا ہے۔ مسیح سے جُدا ہو کر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ میں حقیقی طور پر کمزور اور بے بس ہوں۔

دوسری طرف مَیں نے ایک اور خوبصورت سچائی کو دریافت کیا ہے۔ وہی جو پولسؔ نے بھی دریافت کی۔ ”جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں۔“ (فلپیوں 13:4)۔ اُس سے جُدا ہو کر میں بالکل بے بس ہوں اور کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ مسیح کے ذریعے میں کسی بھی قسم کی صورتحال سے نپٹنے کی اور کسی بھی مشکل پر غلبہ پانے کی طاقت رکھتا ہوں۔ اپنی ذات میں مَیں کمزور ہوں، لیکن اُس میں مَیں طاقتور ہوں۔

کچھ لوگ اپنی ذات میں مضبوط ہوتے ہیں۔ وہ اپنی قابلیتوں پر بھروسہ اور اپنی آزادی اور قوت پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ تاہم، کوئی چاہے اپنے آپ کو کتنا ہی مضبوط کیوں نہ سمجھتا ہو، ایک دن آتا ہے جب وہ اپنے سب وسائل ختم کر لیتا اور بالآخر یہ اعتراف کرتا ہے کہ، ”میں یہ نہیں کر سکتا، مَیں اِسے مذید جاری نہیں رکھ سکتا!“

جب ایسا شخص جس نے صرف اپنی ذات پر ہی بھروسہ کرنا سیکھا ہو، یوم حساب تک پہنچتا ہے تو وہ اُس کے لیے بڑا المیاتی اور مصیبت انگیز دن ہوتا ہے۔ لیکن اُس شخص کے لیے جس نے خُداوند پر بھروسہ کرنا سیکھا ہو، وہ دن باقی دنوں سے قطعاً مختلف نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس نے ہر دن کو خُدا کے ہاتھ میں سونپنا سیکھ لیا ہے۔ وہ شخص جو خوداعتماد، اپنی مرضی کرنے والا اور خودساختہ ہو، انجام کار گر پڑے گا۔ لیکن وہ شخص جس نے اپنی قوت کے لیے خُداوند پر بھروسہ کرنا سیکھ لیا ہے کبھی نہیں گرے گا۔ جب تک میں اپنی ذات اور اپنے مسائل کو ہی دیکھونگا تو مَیں ہمیشہ انسانی حدود کی بدولت محدود ہونگا۔ لیکن اگر میں خُدا اور اُس کے وسائل پر بھروسہ کرتا ہوں، تو مجھے اُس کی لامحدود وسعتیں دستیاب ہوتی ہیں۔

کوئی ایسی صورتحال میرے سامنے نہیں آ سکتی جو خُدا اور میرے قابو سے بڑھکر ہو۔ کوئی رکاوٹ اتنی بڑی نہیں کہ خُدا اور مَیں اُس پر غلبہ نہ پا سکیں۔ کوئی دشمن اتنا طاقتور نہیں کہ خُدا اور مَیں اُسے شکست نہ دے سکیں۔ خُدا اور مَیں کسی بھی ہجوم میں اکثریت بناتے ہیں! ”اگر خُدا ہماری طرف ہے، تو کون ہمارا مخالف ہے؟“ (رومیوں 31:8)۔ اپنے وسائل اور قوت کے لیے خُدا کی طرف پھرنا سیکھیں۔ 2 کرنتھیوں 9:12 آیت میں پولسؔ اپنی کمزوریوں یا عیبوں کی بات کر رہا ہے۔ وہ اپنی کمزوریوں پر فخر کرنے کی بات کرتا ہے، تاکہ مسیح کی قدرت اُس پر چھائی رہے۔ اُس نے کہا کہ اُس نے اپنی کمزوریوں میں خوشی پائی، کیونکہ جب وہ کمزور تھا تبھی وہ مضبوط تھا۔ میری زندگی کا سب سے زیادہ کمزور حصہ وہ ہے، جہاں مَیں اپنے آپ کو اپنے بدن میں مضبوط ترین اور خُدا کی

ضرورت کے بغیر پاتا۔ بالعکس میری قوت کا عظیم ترین پہلو وہ ہے جہاں مَیں جانتا ہوں کہ میں کمزور ہوں اور یہ سب خُدا کی مدد کے بغیر نہیں کرسکتا۔

خُدا ہماری قوت کا ذریعہ ہے، اور دُعا وہ چینل ہے جس کے ذریعے خُدا اپنی قوت دیتا ہے۔

دُعا عملی حالت میں

نحمیاؔہ کلام جاننے والا اور عبادت گزار شخص تھا۔ جب حنانؔی اور دوسرے مسافر یروشلیم سے لوٹے، تو نحمیاؔہ نے اُن سے اپنے پیارے شہر کے بارے میں پوچھا۔ حنانؔی نے اُسے یروشلیم کے بُرے حالات کی صورتحال بتائی۔ ''فصیلیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ لوگ اخلاقی پستی کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ بمشکل زندہ ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کے لیے ایک آسان شکار ہیں۔ اُنہیں کوئی تحفظ میسر نہیں۔ شہر قتل گاہ بنا ہوا ہے!''

جب نحمیاؔہ نے خُدا کے مقدس شہر یروشلیم کی صورتحال سنی، تو وہ خُداوند کے حضور رویا۔ پھر نحمیاؔہ نے روزہ رکھا، دُعا کی اور خُدا کے حضور اپنے اور لوگوں کے گناہوں کا اعتراف کیا۔ اُس نے یروشلیم کے خلاف خُدا کی عدالت کی راستبازی کا بھی اعتراف کیا۔ غور کریں کہ اُس نے کس طرح خُدا کے کلام کو اپنی دُعا میں استعمال کیا۔ اُس نے کہا، ''خُداوند تُو نے اپنے بندہ موسیٰ کے ذریعے فرمایا کہ اگر ہم تجھ سے پھر جاتے ہیں تو تُو بھی اپنا مُنہ ہم سے پھیر لے گا، اور ہمیں ہمارے دشمنوں سے خوفزدہ کرے گا، اور ہم قوموں کے درمیان تتر بتر ہو جائیں گے۔ لیکن خُداوند تُو نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم واپس تیری طرف پھریں، تیری حضوری تلاش کریں اور تجھے مدد کے لیے پکاریں تو تُو ہماری سنے گا، اور اُس سرزمین کو دوبارہ بحال اور تعمیر کرے گا۔'' (نحمیاہ 1:1-11)۔

نحمیاؔہ کے دل پر یروشلیم شہر کو پھر سے بحال اور دوبارہ تعمیر کرنے کا بوجھ تھا۔ بائبل ہمیں دکھاتی ہے کہ کس طرح خُدا نے نحمیاؔہ کی دُعا کے جواب کے لیے دروازے کھول دیئے۔

نحمیاہ قصرِ سوسن میں شاہِ فارس کا ساقی تھا، اور اُس کا یہ باوقار مرتبہ اُسے روز بادشاہ کے ساتھ رابطے میں لاتا تھا۔ایک دن جب اُس نے بادشاہ کو جام پیش کیا تو بادشاہ نے پوچھا ''تم آج اتنے اُداس کیوں نظر آرہے ہو؟ میں نے تمہیں کبھی ایسا افسُردہ نہیں دیکھا۔''

نحمیاہ نے جواب دیا ''میں نے حال میں ہی یروشلیم کے متعلق خبر پائی ہے۔وہ اُجڑ چکا ہے۔لوگ بے راہ روی کا شکار ہیں۔جب وہ شہر جسے میں پیار کرتا ہوں برباد ہو چکا ہے تو میں کیونکر خوش ہو سکتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا، ''میں تمہارے لیے کیا کروں؟''

نحمیاہ ہمیں بتاتا ہے، ''تب میں نے آسمان کے خُدا سے دُعا کی پھر میں نے بادشاہ سے کہا...'' جب بادشاہ نے کہا کہ ''میں تمہارے لیے کیا کرسکتا ہوں؟'' نحمیاہ نے دُعا کی ''خُداوند خُدا جلد میری مدد کر کہ میں کیا کہوں؟'' (نحمیاہ 2:1-4)۔

نحمیاہ نے پہلے دُعا کی اور پھر عمل کیا۔یہ بالکل درست ترتیب ہے؛ دُعا کریں اور پھر عمل کریں۔ اگر ہم نے ہمیشہ عمل کرنے سے پہلے دُعا کی ہو تو، کہنے کی ضرورت نہیں کہ بہت سے معاملات میں ہم مختلف طریقے سے عمل کرینگے۔ ہم غیر اندیشی سے یا نامناسب طور پر عمل کرنے میں اتنے برجستہ نہ ہونگے۔بائبل وعدہ کرتی ہے کہ ''اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کریگا۔'' (امثال 3:6)۔ دُعا نحمیاہ کی زندگی کا اتنا اہم جزو تھا کہ یہ اُس کے تمام اعمال کے ساتھ ہمہ وقت ہوتی تھی۔

بادشاہ کے سوال پر نحمیاہ کا جواب یروشلیم کی دیواریں دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت مانگنا تھا۔بادشاہ نے نحمیاہ کی عرض قبول کی، اور اُسے کچھ آدمیوں کے ساتھ یروشلیم بھیج دیا۔

جب نحمیاہ اور اُس کے آدمی فصیل کو دوبارہ تعمیر کررہے تھے، تو اُن کے دشمن اُن کے گرد جمع ہو گئے، اور اُن کو ٹھٹھوں میں اُڑا کر، اور

دیوار کی تعمیر کی حقارت کر کے اسرائیل کو شکست دینے کی کوشش کی۔ بہت دفعہ ابلیس خُدا کے کام میں آپ کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے حقارت کو استعمال کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے، تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو؟ بلّی گرا ہم؟ کیا تم دنیا کو بچانے نکلے ہو؟ حقارت دشمن کے ہتھیاروں میں سے ایک ہے، جو وہ خُدا کے لئے آپ کی کوششوں کی راہ میں مزاحمت حائل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ٹھٹھوں میں اُڑایا جانا نہیں چاہتا۔ بہت دفعہ یہ چیز کسی بھی انسان کی خُدا کے لئے خدمت کو روک دیتی ہے۔

لیکن نحمیاہ نے بالکل درست کام کیا۔ اُس نے خود دشمن سے جنگ لڑنے اور اُن کے مذاق کا جواب دینے کی بجائے دُعا کی۔ ’’خُداوند تُو نے اُن کو سُن لیا ہے، تُو خود اُنہیں سنبھال۔ اُن کو مٹا ڈال اور اَسیری کے ملک میں اُن کو غارتگروں کے حوالہ کر دے۔ (نحمیاہ 5-1:40)۔ حقارت کا جواب، جوابی وار کر کے نہ دیں۔ اِس سے بہت بہتر ہے کہ اِسے خُداوند کے ہاتھ میں دے دیں اور خُداوند کو اپنا تحفظ بننے دیں۔ خداوند میں آپ یقیناً مضبوط ہوں گے۔

جب دشمن نے دیکھا کہ وہ حقارت کے ذریعے فصیل کی دوبارہ تعمیر کی حوصلہ شکنی نہ کر پائے تو اُنہوں نے منصوبہ بنایا کہ رات میں حملہ کر کے اُسے توڑ گرائیں۔ نحمیاہ نے سازش کے متعلق سنا اور جواب دیا، ’’ ہم نے اپنے خُداوند سے دُعا کی اور دِن اور رات اُن کے مقابلہ میں پہرہ بٹھائے رکھا۔‘‘ (نحمیاہ 9:4)۔

یہاں ایک بہت اہم بات سامنے آتی ہے کہ ’’دُعا‘‘ کبھی بھی سُستی یا اجڈ پن سے کئے گئے اعمال کا بہانہ نہیں ہونی چاہیے۔ خُدا نے آپ کو اچھی سُوجھ بوجھ دی ہے، اور وہ آپ سے اُسے استعمال کرنے کی توقع کرتا ہے۔ اگر آپ کو دشمن کی طرف سے دھمکایا جا رہا ہے تو پہلے دُعا کریں ___ لیکن اِس کے بعد جو ضروری دفاعی اقدامات ہیں وہ اٹھائیں۔ دُعا کرنے کے بعد عمل کر لینا ایمان کی کمزوری نہیں ہے۔

عملی شخص بنیں۔ اگر آپ خُدا کو اپنی کمزور نظر کو صحت یاب کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن آنکھوں کے اسپیشلسٹ کے آپ کو دوبارہ دیکھنے اور یہ کہنے سے پہلے کہ آپ شفایاب ہو چکے ہیں، اپنا چشمہ مت پھینکیں۔ دُعا کو اندھا دُھند اور غیر محتاط اعمال کی طرف آپ کی رہنمائی نہیں کرنی چاہیے۔ حقیت میں دُعا آپ کے غیر عمل ہونے کی بجائے اور زیادہ باعمل ہونے کی طرف رہنمائی کرے گی۔ پہلے

دُعا کریں، پھر عمل کریں۔

کچھ لوگ بہت زیادہ سُست ہوتے ہیں، اور خیال کرتے ہیں کہ خُدا ہی اُن کیلئے سب کام کرنے جا رہا ہے۔آپ اُن سے کسی چیز کے بارے میں سوال کریں تو وہ یہ بہانہ استعمال کرینگے۔ ''یہ مَیں نے صرف خُداوند کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا ہے۔'' نہیں! خُدا آپ سے عمل کرنے کی بھی توقع کرتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر آپ کو نوکری چاہیئے، تو آپ محض اپنے گھر میں بیٹھ کر یہ انتظار نہیں کرتے کہ کوئی آپ کو بلائے۔آپ خُدا سے ایک نوکری کی درخواست کرتے ہیں، اور جا کر جہاں بھی ہو سکے درخواستیں جمع کرواتے ہیں۔پھر یہ اعتقاد کرتے ہیں کہ خُدا اُس نوکری کیلئے دروازہ کھولے گا جو وہ چاہتا ہے کہ آپ کریں۔صرف بیٹھ کر یہ مت کہیں، ''اچھا، خُداوند اب میرے لئے ایک نوکری لا۔'' جب آپ نے کھانا کھانا ہوتا ہے تو آپ یہ نہیں کہتے، ''اگر تُو چاہتا ہے کہ مَیں آج کھانا کھاؤں تو خُداندمیرے منہ میں کھانا ڈال۔'' آپ اِس بارے میں بے عمل نہیں ہیں، اور آپ کو زندگی کے دوسرے حصوں کے بارے میں بھی بے عمل نہیں ہونا چاہیئے۔

''پر ہم نے اپنے خُدا سے دُعا کی۔'' نحمیاہ نے کہا، ''اور اُن کے سبب سے دِن اور رات اُن کے مقابلہ میں پہرہ بٹھائے رکھا۔'' اسرائیلیوں نے ایک ہاتھ میں کرنی اور دوسرے میں تلوار لے کر فصیل تعمیر کی۔دشمن نے دیکھا کہ وہ مسلح اور تیار ہیں۔لہذا اُس نے حملہ نہ کیا، اِس کی بجائے اُس نے یروشلیم کو تباہ کرنے کے نئے منصوبے تیار کیے۔

نحمیاہ نے یہ جانتے ہوئے کہ دشمن اُسکے اور اُسکے آدمیوں کے ہاتھوں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو اُس نے یہ دُعا کی، ''اے خُدا تو میرے ہاتھوں کو زور بخش۔'' (نحمیاہ 9:6)۔ نحمیاہ ایک عبادت گذار شخص ہونے کے نتیجے کے طور پر ایک باعمل اور قوت مند شخص تھا۔

عبادت گذار شخص

کونسی چیز ایک عبادت گذار شخص کی تشکیل کرتی ہے؟ پہلے وہ ہر چیز کے بارے میں دُعا کرتا ہے_____ چھوٹی چیزوں اور یکساں طور پر بڑی چیزوں کے بارے میں بھی۔ اکثر اوقات ہم چھوٹی چیزوں کے بارے میں دُعا کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، کیونکہ ہم غیر اہم

چیزوں کیلئے خُدا کو زحمت دینے سے گھبراتے ہیں۔ وہ کائنات کو چلانے میں اتنا مصروت ہے کہ اُسے میری زندگی کے چھوٹے حصوں میں مدد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یسوعؔ نے کہا کہ ہمارا آسمانی باپ چڑیا کے زمین پر گرنے کے بارے میں بھی باخبر ہے۔اُس سے کس قدر بڑھ کر وہ ہماری ضروریات سے باخبر ہے۔ (لوقا12:6-7)۔

بائبل یہ حکم بھی دیتی ہے، ''ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گذاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔'' (فلپیوں4:6)۔اگر آپ حقیقی طور پر کسی سے پیار کرتے ہیں،تو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنی دفعہ آپ کو فون کرتا ہے یا کس بارے میں کرتا ہے۔آپ صرف اُس کی طرف سے سُن کر ہی خوش ہوتے ہیں۔ خُدا آپ سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے، وہ اِس بات کی پراوہ نہیں کرتا کہ آپ کی ضروریات کس قدر معمولی ہوسکتی ہیں۔ وہ صرف آپ کی طرف سے سُن کر خوش ہوتا ہے۔

یسوعؔ نے کہا، ''ہر وقت دُعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہئے۔'' (لوقا18:1)۔ پھر کیوں بہت سے لوگ ہمت ہار رہے ہیں، اور کبھی بھی دُعا نہیں کرتے۔ میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں، ''مجھے نہیں معلوم کہ اب میں کیا کرونگا! میں نہیں جانتا کہ کہاں جاؤں!'' وہ حوصلہ ہار رہے ہیں۔ دُعا کے ذریعے خُدا کے فضل کے بارے میں سیکھیں۔ ہر طرح کی صورتحال کو خُدا تک لے جانا سیکھیں، تاکہ آپ پر اُس کا ہاتھ ہونے کے ذریعے آپ کی زندگی کو قوت دی جاسکے۔

نحمیاؔہ کی خُدا کے ساتھ گہری رفاقت کے نتیجے کے طور پر یروشلیم کی دیواریں باون دِنوں میں دوبارہ تعمیر ہوگئیں۔ دوسروں نے اُنہی دیواروں کو دوبارہ تعمیر کرنے کیلئے تقریباً ایک ہزار سال تک کوششیں کی تھیں۔نہ صرف یہ بلکہ لوگوں میں روحانی ولولہ بھی تھا۔ خُدا کا جسمانی کام کرتے وقت نحمیاؔہ اور اُس کے آدمیوں نے روحانی کام بھی کیا۔اِسرائیلی اِس بات سے کہ اُن کی فصیلیں پھر تعمیر ہوگئیں تھیں، اور وہ ایک بار پھر یروشلیم میں تحفظ کے ساتھ رہ سکتے تھے، اتنے پُرجوش ہوگئے کہ وہ سب خُدا کی پرستش کیلئے جمع ہوگئے۔ عزؔرا فقیہ خُدا کی شریعت لایا اور لوگوں کیلئے اُسے پڑھا۔اور اِس کے ساتھ خُدا کے حضور توبہ اور رونا بھی شامل تھا۔ لوگوں کے دِل واپس خُداوند کی طرف پھرے۔ (نحمیاؔہ8-9)

خُدا کے ساتھ دُعا اور رفاقت میں رہنے والا ایک شخص حیرت انگیز نتائج حاصل کرسکتا ہے!

آج جب مَیں اِردگرِد دیکھتا ہوں تومَیں پا تا ہوں کہ ہم ایک ضرورت مند دنیا میں جی رہے ہیں۔ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو خُدا کے ساتھ رفاقت میں رہتے ہیں، جو خُدا کی قوت کو جانتے ہیں، اور جو خُدا کے کام کے ہونے کیلئے دُعا کرنے کیلئے رضامند ہیں۔کیوں نہ اِس غریب کھوئی ہوئی دُنیا، قوم، شہر، سکول یا حتیٰ کہ آپکے اپنے خاندان کیلئے عبادت گذار شخص بنا جائے۔

باب 6:

دُعا کرو، اور میں جواب دونگا

مَیں ہمیشہ سے ہی بائبل میں پائی جانے والی دُعاؤں میں دلچسپی رکھتا ہوں۔مَیں خاص طور پر اُن دُعاؤں میں دلچسپی رکھتا ہوں،جن کے نتائج نکلتے ہیں۔پُرانے عہدنامے میں یعبیضؔ کی دُعا ایسی ہی ایک مثال ہے۔اُس کے الفاظ کا مطالعہ کرنے سے،ہم دُعا میں کچھ قابلِ قدر بصیرت حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ کس خُدا کی خدمت کرتے ہیں؟

سب سے پہلے بائبل یہ بیان کرتی ہے۔کہ جب یعبیضؔ نے دُعا کی تو اُس نے ”اسرائیل کے خُدا سے دُعا کی۔“ (1 تواریخ 10:4)۔ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو کس خُدا کو پکارتے ہیں۔

مَیں ایسے لوگوں سے مل چکا ہوں جو بڑے بے پرواہ اور غیر محتاط انداز سے جیتے ہیں۔ بیرونی مشاہدے کے مطابق وہ بڑی گناہ آلودہ زندگی گزارتے ہیں۔جب ہم گفتگو کا آغاز کرتے ہیں اور وہ یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ مَیں خُدا کا ایک خادم ہوں،تو عام طور پر وہ ایک دم سے بول پڑتے ہیں، ”مَیں جانتا/ جانتی ہوں کہ جس طرح مجھے جینا چاہیے مَیں ویسے نہیں جی رہا/ رہی، لیکن مَیں ہر رات دُعا

کرتا/ کرتی ہوں۔ میں اپنی دُعا کیئے بغیر سونے کو نہیں جاتا/ جاتی۔‘‘

جب یہ لوگ دُعا کرتے ہیں، ’’اب میں سونے کے لیے لیٹنے لگا ہوں خُدا میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ۔۔۔‘‘ ـــــ وہ کس سے مخاطب ہیں؟ اُن کی زندگیوں کا اصل ’’خداوند‘‘ کون ہے۔

’’خُداوند‘‘ اِس قدر نام نہیں جس قدر یہ ایک لقب ہے۔ لوگ بہت سے مختلف خُداؤں، بہت سے مختلف خُداوندوں کی خدمت کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا خُداوند (آقا) کون ہے؟ آپ جس سے اپنی دُعاؤں میں مخاطب ہوتے ہیں، اُسے جاننا بہت اہم ہے۔

یسوعؔ نے کہا، وہ جو ’’خُداوند، خُداوند‘‘ کہتے ہیں، سبھی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہونگے۔

خُدا نے یرمیاہؔ کو بتایا کہ جب اسرائیل کے لوگ اُسے پکاریں گے، وہ اب مزید اُن کی نہیں سنے گا۔ اب جب وہ مصیبت میں ہوں تو وہ خُدا کو نہ پکاریں۔ جن خُداؤں کی وہ عبادت کرتے ہیں اُنہیں اُنہی کو پکارنے دو (یرمیاہ 12:11)۔ پس جب بنی اسرائیل چلائی کہ ’’اے خُدا، ہماری مدد کر‘‘ تو وہ شاید بعلؔ یا مولکؔ یا عُستاراتؔ کو پکار رہے ہونگے۔

یہ ایک المناک دن ہوتا ہے، جب خُدا انسان کو کہتا ہے کہ، ’’بس میں تنگ آ گیا ہوں! تم نے ایک غیر محتاط زندگی گزاری اور میرے سوائے ہر ایک چیز کی عبادت کی۔ لیکن جب تم مصیبت میں ہوتے ہو تو مجھے پکارتے ہو۔ آئندہ جب تم مصیبت میں ہو گے تو صرف اُسی خُدا کو پکارو جس کی تم عبادت کرتے رہے ہو۔‘‘

دِرحقیقت آپ کی زندگی کے سب سے بڑا جذبہ آپ کا خُدا ہے۔ مثال کے طور پر آجکل بہت سے لوگ اپنی ذہانت کی پرستش اور عبادت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’جاننا اور سمجھنا سب سے عظیم ترین اچھائی ہے۔ مَیں کسی اعلیٰ و برتر ہستی کے نظریے کو قبول نہیں کر سکتا، کیونکہ مَیں کسی ایسی چیز پر ایمان نہیں رکھتا جسے مَیں اپنے ذہن کی حدود میں نہیں لا سکتا۔‘‘ اِس لیے جب وہ دُعا کرتے ہیں کہ ’’اے خُدا‘‘ تو دِرحقیقت وہ اپنی ذہانت سے دُعا مانگ رہے ہوتے ہیں۔

قدیم زمانے میں لوگوں نے دیوتاؤں کے ایک ہجوم کو مختلف نام دیئے اور اُن کی پرستش کی ۔لیکن ہم آجکل اتنے بناوٹی ہیں کہ اپنے دیوتاؤں کو قدیم نام نہیں دیتے۔آج کے دور میں ایک شخص اپنے جذبات کی عبادت کرسکتا ہے۔لیکن جب اُس سے پوچھا جائے کہ اُس کا دیوتا کون ہے تو وہ یہ نہیں کہے گا کہ''محبت کی دیوی وینس۔'' وہ بس یہ کہے گا،مَیں تو صرف ایک دیوانہ ہوں،میرا ایمان ہے کہ انسان کو زندگی کی بہترین چیزوں کی کھوج کرنی چاہیے۔محبت ہی انتہا ہے ۔اِس لیے محبت کرنا ہی انسان کی زندگی کا خاص مقصد ہے۔جب وہ چِلاتا ہے۔''اے خُدا'' تو وہ بھی شاید یہی چِلا رہا ہوگا ''اے وینس۔''

کچھ دوسرے ایسے ہیں جو تفریح کے اصول کو معبود ٹھہراتے ہیں۔وہ پورا ہفتہ اپنے ذہن میں صرف ایک چیز لیکر جیتے اور کام کرتے ہیں۔ویک اینڈ(ہفتے کا اختتام) ''جمعے کی رات ہم خیمے میں چلیں گے ـــــ اور ہم دریا کی طرف نکل جائیں گے۔واہ کیا ویک اینڈ گذاریں گے ہم۔'' پورا ہفتہ وہ اُس ہیجان،جوش اور تفریح کے متعلق سوچ رہے ہوتے ہیں،جو وہ ہفتے کہ آخر میں پائیں گے۔ ہر رات وہ گھر میں جمعے کی رات باہر جانے کے لیے کچھ نہ کچھ گانٹھ سنوار رہے ہوتے ہیں۔

ایک قدیم مذہب تھا جس کے ایمان رکھنے والے تفریح کی پرستش کرتے تھے۔ وہ اپنے دیوتا کو مؤلک کہتے تھے۔ایسے بہت سے لوگ آج جب چِلاتے ہیں''اے خُدا'' وہ دراصل مولک کے سامنے چِلا رہے ہوتے ہیں،حقیقت میں وہ اُن کا خُدا ہے۔

اور وہ بھی ہیں جو''جسکی لاٹھی اُس کی بھینس'' کے اُصول کو پوجتے ہیں۔وہ قبضہ کرنے کی اور حاصل کرنے کی جستجو میں ہوتے ہیں۔وہ مسلسل زیادہ ملکیت حاصل کرنے کے لیے زیادہ دولت حاصل کرنے کے منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔اُن کے دماغ ہر وقت یہی تجزیہ کرتے رہتے ہیں۔اِسے کیسے کم کریں،اور اُسے بڑھائیں،کیسے یہاں یا وہاں سرمایہ کاری کریں۔ وہ دوہری نوکریاں کرتے ہیں۔یہ اُن کے ذہن دولت،دولت اور زیادہ دولت پر ہی مرکوز ہیں۔یہ ایک قدیم دیوتا میمونؔ کی پرستش ہے۔جب وہ لوگ مشکل میں ہوتے ہیں تو یہ چِلاتے ہیں، ''اے خُدا'' لیکن اُن کا خُدا میمونؔ سن نہیں سکتا۔

یہ جاننا اہم بات ہے کہ آپ کی دُعا کے سنے جانے کا امکان مکمل طور پر اِس بات پر منحصر ہے،کہ آپ کس سے شفاعت کر رہے ہیں۔آپ مجھے بتاسکتے ہیں،''چک مجھے ایک لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔اگر یہ مجھے نہ ملے تو میں نہیں جانتا کہ میں کیا کر بیٹھوں۔''

آپ میرے سامنے ایک ہفتہ، دو ہفتے یا دو سال التجائیں کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کا مجھ سے یہ رقم پانے کا کوئی امکان نہیں۔ آپ ایک ایسے شخص سے شفاعت کر رہے ہیں جو آپ کو جواب دینے کی قدرت یا صلاحیت نہیں رکھتا۔

جب بعل کے نبی اپنے مذبح پر آگ بھیجنے کے لیے اپنے دیوتا سے التجا کر رہے تھے، وہ ساری صبح چلاتے رہے، ''اے بعل، آگ بھیج!'' لیکن وہاں کوئی آگ نہ تھی۔ دو پہر کے قریب ایلیاہ نے کہا، ''ساتھیو! میں شرطیہ طور پر کہتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ تمہارا دیوتا کہیں سفر پر گیا ہوا ہے یا پھر سویا ہوا ہے۔ تم تھوڑا اور اونچی آواز میں کیوں نہیں چلاتے؟ شاید وہ پھر تمہاری سن لے۔'' انہوں نے اور اونچی چلانا شروع کر دیا اور جلد ہی وہ بعل کی توجہ پانے کے لیے اپنے آپ کو زخمی کر رہے اور مذبح کے گرد کُود رہے تھے۔ (1 سلاطین 18:26-29)۔ وہ اب تک ایسا کرتے رہتے تو بھی اُن کی قربانی کو بھسم کرنے کے لیے اوپر سے کوئی آگ نہ آتی۔ کیوں؟ کیونکہ اُن کے خُدا کے پاس جواب دینے کی کوئی صلاحیت نہ تھی۔

محبت، دولت تفریح یا ذہانت کو پوجنا، لاشخصی اور بے بس قوتوں کو معبود ٹھہرانا ہے۔ حقیقی ضرورت کے وقت یہ دیوتا کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن جب مَیں اسرائیل کے خُدا یہواہ کو پکارتا ہوں، تو مَیں جانتا ہوں کہ مَیں جو کچھ اُس سے مانگتا یا سوچتا ہوں وہ اُس سے بہت زیادہ بڑھکر کرنے کے قابل ہے۔ (افسیوں 3:20)۔ خُدا کی قدرت کا کوئی اختتام نہیں۔ جب میں اُس کے حضور چِلاتا ہوں تو وہ میری ضروریات پوری کرنے کے قابل ہے۔ وہ پوچھتا ہے ''ایک لاکھ ڈالر؟ کیا بس یہی'' میری ضروریات چاہے کچھ بھی ہوں اُسے پورا کرنا خُدا کے لیے کچھ بھی نہیں۔

جب یہواہ خُدا ہی وہ ہستی ہے جسے مَیں پکارتا ہوں تو اُس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ لیکن اگر کارندے جنہیں میں کام کے لیے پکارتا ہوں وِنیس، مولک، میمون یا بعل ہیں، تو مَیں یقیناً بُری طرح پھنسا ہوا ہوں۔ حقیقی ضرورت کے وقت جب مَیں مایوسی میں پکارتا ہوں تو وہ میری مدد کرنے کے لیے وہاں ہوتے ہی نہیں۔

جو لوگ تفریح کے لیے جیتے ہیں، زندگی اُن کے لیے بہت خالی ہوتی ہے۔ مَیں بہت سارے لوگوں کی ضرورت کے وقت میں اُن کے ساتھ رہا ہوں۔ جب اُن کا بچہ ہسپتال کے بستر پر پڑا ہوتا ہے اور ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے سر ہلاتے ہوئے نکل جاتے ہیں، تو وہ میری

طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے کہہ رہے ہو، ''کچھ کریں پاسٹر صاحب۔'' اُس وقت اُنکی تفریح کا دیوتا بالکل خالی ہوتا ہے۔اُس کے پاس پیش کرنے کے لیے نہ ہونے کے برابر تسلی، مدد یا اُمید ہوتی ہے۔

لیکن جب آپ یہوؔاہ کی پرستش کرتے ہیں اور اپنے خُداوند کے طور پر اُسے پکارتے ہیں، تو یہ جاننا پُرجلال بات ہے کہ وہ مدد کرنے کے قابل ہے۔ نہ صرف مدد کرنے کے قابل بلکہ مدد کرنے کو آمادہ، اور مدد کرنا چاہتا ہے۔

پولسؔ نے اتھینےؔ والوں سے کہا کہ جس خُدا کے بارے میں وہ اُن سے بات کرنا چاہتا ہوں وہی ہے جسے وہ نامعلوم خُدا کہتے ہیں۔ یہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُس کے اندر ہے بنایا ''اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔'' (اعمال 17:22-28)۔ جب میں خُدا کو پکارتا ہوں تو وہی ہے جس کے حضور میں چلا تا ہوں ____ وہ جو مجھ پر حکمران ہے اور میری زندگی کا مالک ہے۔

یعبیضؔ کی گزارشات

اب آئیں ہم یعبیضؔ کی گزارشات پر نظر ڈالیں۔ سب سے پہلے یعبیضؔ نے اسرائیل کے خُدا کو یہ کہتے ہوئے پکارا، ''آہ تُو مجھے واقعی برکت دے۔'' یعبیضؔ یہ کہنے پر شرمندہ نہ تھا کہ ''مجھے برکت دے۔'' اور مَیں خُدا سے یہ کہنے کے لیے کہ مجھے برکت دے، شرمندہ نہیں ہوتا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ خُدا مجھے برکت دے۔ مَیں ہر وہ برکت چاہتا ہوں جو خُدا کے پاس میرے لیے ہے۔ اگر مجھے دوسروں کے لیے برکت بننا ہے، تو مجھے پہلے خُدا کی برکات حاصل کرنی ہونگی۔

ابھی اُن برکات پر غور کریں جن کے لیے یعبیضؔ نے درخواست کی سب سے پہلے اُس نے کہا، ''میری حدود بڑھا۔'' (1 تواریخ 10:4)۔ یہودی وعدے کی سرزمین میں آچکے تھے لیکن زیادہ تر زمین دشمن کے ہاتھوں میں تھی۔ خُدا نے اُن سے ساری سرزمین کا وعدہ کیا تھا، لیکن ابھی انہوں نے خُدا کا پورا وعدہ حاصل نہیں کیا تھا۔ پس یعبیضؔ نے دُعا کی ''خُداوند میری حدود بڑھا'' یا حقیقت میں یہ کہ ''اُس سب کی ملکیت حاصل کرنے کے لیے جو تُو نے مجھے دیا ہے، میری مدد کر۔''

مَیں اپنی ذاتی زندگی میں یہ دُعا کرتا ہوں ''خُداوند وہ سب جو تُو نے مجھے دیا ہے اور جس کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اُس کی ملکیت حاصل کرنے کے لیے میری مدد کر۔'' خُدا نے ہمیں بھرپور اور گراں بہا وعدے دیئے ہیں۔ ہم ایک پُر جلال روحانی فضا میں جی رہے ہیں، جیسے کہ ہم یسوعؔ مسیح میں آسمانی مقاموں میں رہتے ہوں۔ لیکن اِس کی بجائے ہم اپنے آپ کو پنجرے کی طرف گھسیٹتے ہوئے، خاک میں اپنی خودی کا جنازہ نکالنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ شاید آپ یہاں نیچے اِس سے لطف اندوز ہو سکتے ہوں، لیکن مَیں وہاں اوپر اُس سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ پس مَیں دُعا کرتا ہوں ''خُداوند، مجھے برکت دے اور جو کچھ تُو نے مجھے دیا ہے اُسے حاصل کرنے میں میری مدد کر۔ جو کچھ تُو نے پہلے سے میرے لیے کر دیا ہے مَیں اُس کے لیے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ لیکن خُداوند تُو نے اور بہت کچھ کا بھی وعدہ کیا ہے۔۔۔''

بہر صورت جو کچھ خُدا آپ کے لیے کرنا چاہتا ہے، آپ کو اُس پر دروازہ بند کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں ''مَیں حقیقتاً رُوح کے پھلوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔'' ذاتی طور پر، مجھے اُس سب کی ضرورت ہے جو خُدا نے مجھے دینا ہے۔ مجھے نہ صرف اُس سب کی ضرورت ہے جو خُدا نے مجھے دینے کے لیے پیش کیا ہے، بلکہ مجھے اُس سب کی خواہش ہے جو اُس نے مجھے دینا ہے۔

جب مَیں خُدا کے حضور آتا ہوں، تو مَیں کوئی بھی دروازہ بند نہیں کرتا۔ مَیں کہتا ہوں ''اچھا خُداوند، مَیں حاضر ہوں۔ تُو سب کچھ اپنے طریقے سے کر، تُو مجھے اپنے راستے میں رکاوٹ نہ ڈالنے دے۔ میری حدود بڑھا، اور مجھے اُس سب کی ملکیت حاصل کرنے کی اجازت دے جسکا تو نے وعدہ کیا ہے۔'' جب کبھی بھی مَیں خُدا کو ہدایت دینے کی کوشش کرتا ہوں کہ مَیں کون سی برکات قبول کرونگا اور کون سی رِد کرونگا، تو مَیں دراصل اپنی عقل کو خُدا کی حکمت پر سرفرازی دے رہا ہوتا ہوں۔ مَیں کہہ رہا ہوتا ہوں کہ مَیں اپنی ضروریات کو اُس سے بہتر جانتا ہوں۔ ''خُداوند خُدا، تُو میرے لیے یہ اور یہ تو کر سکتا ہے، لیکن مَیں نہیں چاہتا کہ تُو فلاں کام بھی کرے۔''

لیکن مَیں ایسا نہیں کرتا! مَیں دُعا کرتا ہوں ''خُداوند میری حدود کو بڑھا، مجھے برکت دے۔ جو کچھ بھی تُو میری زندگی میں کرنا چاہتا ہے کر۔''

پھر یعبیضؔ نے دُعا کی ”اور تیرا ہاتھ مجھ پر ہو“ (1 تواریخ 10:4)۔ یہ سب سے اہم بات ہے کہ مَیں جو کچھ بھی کرتا ہوں اُس میں خُدا کا ہاتھ میری زندگی پر ہو۔ اپنے اُوپر خُدا کے ہاتھ کے بغیر کوئی بھی کام شروع کرنا خطرناک ہے۔

موسیٰؔ نے خُداوند سے کہا، ”اگر تُو (تیری حضوری) ساتھ نہ چلے تو ہم کو یہاں سے آگے نہ لے جا۔“ (خروج 15:33)۔ خُداوند تُو مجھے کہیں ایسی جگہ نہ لے کر جا جہاں تُو میرے ساتھ نہ ہو گا۔ جب مَیں جانتا ہوں کہ خُدا کا ہاتھ میری زندگی پر ہے، تو مَیں یقین، سکون اور قوت کیساتھ آگے جا سکتا ہوں۔ اب مجھے لڑکھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یعبیضؔ کی اگلی التجا یہ تھی کہ ”تو مجھے بدی سے بچائے“ (1 تواریخ 10:4)۔ یہ ایسی اہم دُعا ہے کہ یسوعؔ نے اِسے دُعائے رَبّانی کی آخری گزارش کے طور پر شامل کیا۔ ”ہمیں بُرائی سے بچا“ (متی 13:6)۔ شیطان ہمیشہ ہمیں اپنے پھندے میں کھینچنے کی کوشش میں ہے۔

مَیں بڑی آسانی سے شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہوں، اور نفرت کو اپنی زندگی کا اختیار حاصل کرنے، تلخی کو اپنے اُوپر مسلّط ہونے یا کسی بُرے رستے کو اپنے آپ پر قابو پانے کی اجازت دے دیتا ہوں۔ راستباز زندگی گزارنا مشکل ہے۔ اور حقیقت میں یہ ہماری اپنی انسانی توانائی کے ذریعے ناممکن ہے۔ راستباز طریقے سے جینے کے لیے میری زندگی میں خُدا کے رُوح کی قدرت کی ضرورت پڑتی ہے۔

پھر یعبیضؔ جاری رکھتا ہے ، ”تو مجھے بدی سے بچائے تا کہ وہ میرے غم کا باعث نہ ہو۔“ (1 تواریخ 10:4)۔ بدی کا ابتدائی نتیجہ کم و بیش ہی غم ہوتا ہے۔ اکثر بدی کا ابتدائی نتیجہ سنسنی اور جوش ہوتا ہے۔ شیطان اکثر بہت زیادہ کامیاب ہونے کا ظاہری پن رکھتا ہے۔ ”یہ تیزی سے ڈالر (نوٹ) کمانے کا بہت آسان طریقہ نظر آتا ہے۔ یقیناً یہ بالکل ایماندار طریقہ نہیں، لیکن دیکھیں کہ آپ کتنا نفع کما سکتے ہیں اور یہ بھی دیکھیں کہ نفع کے طور پر حاصل کی گئی دولت کیساتھ آپ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔“

شاید بُرائی کا ابتدائی نتیجہ مسؔرت ، جوش ،خوشی یا حاکمیت ہو___ لیکن بدی کا آخری نتیجہ ہمیشہ ہی غم ہوتا ہے ۔ گناہ آج آپ کو بہت زیادہ ولولہ انگیز نظر آ سکتا ہے،لیکن دانا آدمی ہمیشہ اُس راہ کی آخری منزل پر غور کریگا جس پر وہ چلنے جا رہا ہے۔ آپ کا راستہ آپ کا کہاں لے کر جا رہا ہے؟ اگر یہ بُرائی کا راستہ ہے،تو میرے دوست! یہ آپ کو غم کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ زبور73 میں آسؔف نے کہا کہ جب اُس نے شریروں کی اقبالمندی دیکھی تو بیوقوف کا حاسد ہوا۔ اِس چیز نے اُسے اُسکی زندگی کی روش اور خُدا کے ساتھ عہد بندی میں قریباً لڑکھڑا دیا، جب تک کہ اُس نے اُن کی شرارت کے آخری نتائج پر غور نہ کیا۔

امثال میں سلیمانؔ نے اپنے بیٹے کو طوائف کے متعلق خبردار کیا۔

’’بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے ،اور اُس کا مُنہ تیل سے زیادہ چِکنا ہے ۔ پر اُس کا انجام ناگدونے کی مانند تلخ ہے، اور دو دھاری تلوار کی مانند تیز ہے ۔ اُس کے پائوں موت کی طرف جاتے ہیں۔ اُس کے قدم پاتال تک پہنچتے ہیں۔‘‘ (امثال5:3-5)۔

پہلی نظر میں گناہ ولولہ انگیز نظر آ سکتا ہے لیکن اِس کا آخری نتیجہ موت اور جہنم ہے۔ سلیمانؔ اعلان کرتا ہے، ’’ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے، پر اُسکی انتہا میں موت کی راہیں ہیں‘‘ (امثال12:14)

جوابات

یعبیضؔ کی دُعا کا کیا نتیجہ نکلا۔ بائبل نے بتایا، جو اُس نے مانگاہ خُدا نے اُسے بخشا،‘‘ خُدا کی بڑائی ہو! یعبیضؔ نے خُدا سے کہا کہ وہ اُسے برکت دے تو خُدا نے اُسے برکت دی۔ اُس نے خُدا سے کہا کہ وہ اُسکی حدود وسیع کرے، تو خُدا نے اُس کی حدود وسیع کیں۔ یعبیضؔ نے کہا کہ ’’خُداوند تیری ہاتھ مجھ پر ہو‘‘ تو خُدا نے اپنا ہاتھ اُس پر رکھا۔ اُس نے کہا، ’’خُداوند مجھے بدی سے بچا‘‘ اور خُدا نے اُسے بدی سے بچایا۔

یہ جاننا پُرجلال بات ہے کہ مَیں دُعا کرسکتا ہوں،اور اگر مَیں خُدا کی مرضی کے مطابق دُعا کرتا ہوں تو بائبل وعدہ کرتی ہے۔
”اگر ہم اُسکی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں، تو وہ ہماری سنتا ہے ۔اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے، تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگاہ ہے وہ پایا ہے ۔“(1یوحنا5:14-15)

مَیں خُدا سے، مجھے برکت دینے، میری حدود وسیع کرنے، اپنا ہاتھ مجھ پر رکھنے اور مجھے بدی سے بچانے کے لیے بڑے اعتماد کے ساتھ دُعا کرسکتا ہوں___ کیونکہ میری زندگی کے لیے یہی خُدا کی مرضی ہے۔

اُس سے مانگیں تو آپ بھی پائیں گے۔یسوعؔ نے کہا، ”مانگو(ضرور مانگو)تو پاؤ گے تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے ۔“ (یوحنا16:24)

باب: 7

بے دُعائیہ پن کا گُناہ

خُداوند کے ساتھ چلتے ہوئے وہ آپ کو اُس بلند ترین مقام تک لے جائیگا جسکی آپ اُسکو اجازت دیتے ہیں۔ اور اُس مقام پر وہ آپ کے لیے سب سے بہترین کام کرے گا۔ لیکن بد قسمتی سے بہت دفعہ ہم اُسکی راہ کو تسلیم کرنے کی بجائے، اپنی ذاتی راہ پر اصرار کرتے ہوئے، وہ سب کچھ محدود کر دیتے ہیں جو خُدا ہماری زندگیوں میں کرنا چاہتا ہے۔ خُدا ہمارے لیے اور بہت کچھ کرتا ہے، لیکن بہت دفعہ ہم اصرار کرنے میں ہی بہت مصروف ہوتے ہیں ''خُداوند خُدا! میں یہ چیز اِس طریقے سے چاہتا ہوں۔'' اپنے طریقے یا راہ کا مطالبہ کرتے ہوئے میں خُدا کے بہترین درجے سے دوسرے یا تیسرے درجے پر چلا جاتا ہوں۔ میری زندگی میں اُس کا کام اکثر اِس لیے محدود ہو جاتا ہے، کیونکہ میں اُس کے خُدائی طریقے کو رد کر دیتا ہوں۔

اسرائیل کا بھی ایسا ہی معاملہ تھا۔ ایک وقت تھا جب اسرائیل پر ایک خُدائی حکومت تھی، ایک قوم جس پر خُدا حکمرانی کرتا تھا۔ لیکن اسرائیل کی تاریخ میں ایک دور آیا جب لوگ نہیں چاہتے تھے کہ خُدا مزید اُن پر حکومت کرے۔ اُنہوں نے دوسری تمام قوموں کی طرح ایک بادشاہ کا مطالبہ کیا۔ یہ ایک قومی مصیبت کا وقت تھا جب اسرائیل خُدائی حکومت سے بادشاہی نظام کی طرف زوال پذیر ہوا۔

خُدا نے لوگوں کا مطالبہ مان لیا اور سموئیل کو حکم دیا کہ ساؤل کو بادشاہ کے طور پر مسح کرے۔ خُدا نے اسرائیل کا صفایا نہیں کیا، اور نہ کہا کہ، ''میرا تعلق تم سے ختم ہو گیا ہے۔'' وہ اب بھی خُدا کے لوگ تھے۔ اُن کی عائد کردہ صورتحال کے تحت خُدا سے جو بہترین حد تک ہو سکتا تھا اُس نے کیا۔۔۔ اور اُس نے اسرائیل کا ایک بادشاہ مقرر کیا۔

بہرحال خُدا چاہتا تھا کہ وہ یہ جان لیں کہ خُدا اُن کے اِس فیصلے سے ناخوش تھا۔ سموئیل کے ذریعے اُس نے اُنہیں بتایا کہ وہ اُنکے گیہوں کے کھیتوں پر بارش بھیجنے جا رہا ہے۔ بارش آئی، اور لوگ خوفزدہ ہو گے۔ وہ اپنے نبی سموئیل کے سامنے چلائے، ''ہم نے گناہ کیا ہے، خُدا سے دُعا کرو کہ ہم مارے نہ جائیں، کیونکہ ہم نے ایک بادشاہ مانگ کر اپنے گناہوں میں اضافہ کیا ہے۔''

سموئیل نے جواب دیا خوف نہ کرو۔ اگرچہ تم لوگوں نے گناہ کیا ہے، پھر بھی تم خُدا کے لوگ ہو۔ اُس نے اپنے نام کی خاطر تمہیں چُنا ہے۔'' پھر اُس نے یہ حیرت انگیز الفاظ کہے:

''اب رہا مَیں، سو خُداوند نہ کرے کہ تمہارے لئے دُعا کرنے سا باز آ کر خُداوند کا گنہگار ٹھہروں۔'' (1 سموئیل 12:16-23)۔

اِس عبارت کے مطابق دُعا نہ کرنا دِرحقیقت ایک گناہ ہے۔ کتنی بار ہم بے دُعائیہ پن کے گناہ کے مجرم ٹھہرتے ہیں! سوچیں کہ جب آپ دُعا نہیں کرتے تو یہ خُدا کے لیے کتنی ملامت آمیز بات ہے۔

خُدا کائنات کا خالق ہے۔

''سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ھے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔'' (یوحنا 1:3)۔

وہ جس نے اِس وسیع کائنات کو تخلیق کیا ہے، اُس نے آپ کو ایک دعوت نامہ دیا ہے، کہ آپ آئیں، بات کریں اور اُس کے ساتھ رفاقت رکھیں۔ اُس نے آپ کو دعوت دی ہے کہ اُس کی حضوری میں داخل ہو کر کوئی بھی مسئلہ یا ضرورت جو آپ کو ہو سکتی ہے اُس کے

سامنے پیش کریں۔ پھر بھی بہت دفعہ ہم اِس دعوت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

تصور کریں کہ آپ کی ڈاک میں ایک خط آتا ہے جس پر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کی مہر کُندہ ہے۔ آپ خط کھولتے ہیں، اور اُس کے اندر تمام اخراجات کی ادائیگی کیساتھ وائٹ ھاوس جانے کے لیے ایک باقاعدہ دعوت نامہ پاتے ہیں۔ آپ کیا کریں گے؟ اِسے دور اُچھال دیں گے؟ نہیں۔ چاہے آپ صدر کیساتھ متفق ہیں یا نہیں، وہ ایک اہم شخصیت ہے۔ کیا آپ اُسے جواب دینے میں ناکام رہے گے۔ یقیناً نہیں۔

اگر آپ ایک انسان کے دعوت نامے کا اتنے سلیقے سے جواب دیتے ہیں، تو اُس ملامت کا سوچیں کہ جب خُدا جس نے آپکو اپنے پاس آنے اور رفاقت رکھنے کے لیے بلایا ہے، اُسے انکار کیا جائے۔

آپ شاید کہہ سکتے ہیں، ''میرے پاس دُعا کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔'' کیا آپ کے پاس ٹیلی وژن دیکھنے کے لیے وقت ہے۔ جو چیزیں ہم واقعی کرنا چاہتے ہیں، اُن کے لیے ہمارے پاس وقت ہوتا ہے۔ اِس لیے خُدا ضرور یہ فرض کرتا ہوگا کہ حقیقت میں ہم اُس کیساتھ رفاقت نہیں رکھنا چاہتے۔ اور یہ ایک بالکل درست مفروضہ ہے۔

ہمارا بدن دُعا کے خلاف بغاوت کرتا ہے، کیونکہ یہ ایک روح کی مشق ہوتی ہے۔ اِسی لیے جونہی مَیں دُعا شروع کرتا ہوں۔ مَیں بہت زیادہ تھک جاتا ہوں۔ مَیں کہتا ہوں ''خُداوند، مجھے بہت نیند آرہی ہے۔'' میرا بدن دُعا کی روحانی مشق کے خلاف بغاوت کررہا ہوتا ہے۔

روح اور جسم ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف جنگ لڑ رہے ہوتے ہیں۔ جب کبھی بھی مَیں روحانی مشق میں داخل ہوتا ہوں، میرا بدن اِس کے خلاف بغاوت کردیتا ہے۔ مَیں کوئی بھی ممکنہ بہانہ بنالیتا ہوں، '' مَیں اتنا پریشان ہوں کہ دُعا نہیں کرسکتا۔'' یا ''مَیں اتنا کمزور ہوں کہ دُعا نہیں کرسکتا۔''

بے دُعائیہ پن دِرحقیقت خُدا کے کام میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں، ''کیا خُدا مطلق العنان نہیں؟ کیا جو کچھ وہ چاہتا ہے نہیں کرسکتا؟ کیا کسی بھی صورت میں اُسی کے مقاصد نہیں پورے ہونے جا رہے ہوتے؟ پھر کس طرح بے دُعائیہ پن خُدا کے کام میں رکاوٹ بن سکتا ہے؟''

یہ سچ ہے کہ خُدا مطلق العنان ہے۔لیکن یہ بھی سچ ہے کہ خُدا نے ہمیں ایک آزاد اخلاقی کارکن کے طور پر تخلیق کیا ہے۔ہمارے پاس آزادانہ انتخاب اور عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ اور خُدا ہمارے آزادانہ اخلاقی عمل کی عزت کرتا ہے۔وہ آپ کی زندگی پر اپنی مرضی یا خواہش نہیں تھوپے گا۔اُس نے آپ کو انتخاب کرنے کی قابلیت دی ہے۔ اور وہ آپ کے انتخاب کی قدر کرتا ہے۔

خُدا نے یہ مقرر کیا ہے کہ اِس زمین پر اُس کے کام دُعا کے ذریعے اور ہمارے باہم دُعا میں متفق ہونے کے ذریعے سے ہوں۔

زبور میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عبرانی قوم نے''اسرائیل کے قدوس کو ناراض [انگریزی میں ''محدود'' (NKJV) Limited] کیا'' (زبور 41:78)۔ ایک لامحدود خُدا انسان کے ایمان نہ رکھنے کی بدولت محدود تھا۔کیا ہے جو آپ کو دُعا سے باز رکھتا ہے؟ بے اعتقادی۔آپ دِرحقیقت اپنی بے اعتقادی کی وجہ سے اُس کام کو جو خُدا کرنا چاہتا ہے محدود کرسکتے ہیں۔

یسوعؔ نے کہا،

''تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چُن لیا اور تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ،اور تمہارا پھل قائم رہے تا کہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تم کو دے۔'' (یوحنا 16:15)۔

خُدا آپ کو بہت سی چیزیں دینا چاہتا ہے،لیکن وہ اُنہیں تب تک نہیں دے گا جب تک آپ دُعا نہیں کریں گے۔ دُعا کے ذریعے آپ دراصل خُدا کے لیے وہ سب کرنے کو دروازہ کھول رہے ہوتے ہیں، جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ جو کچھ خُدا کرنا چاہتا ہے ہم نے اپنی دُعاؤں کی کمی کی وجہ سے صرف اُس کا چھوٹا سا حصہ ہی دیکھا ہے۔

خُدا نےہمیں دُعا کرنے کاحکم دیا۔اِس لیےدُعا نہ کرنا خُدا کے خلاف ایک نافرمانی کا عمل ہے۔ بائبل کہتی ہے۔ ”بلاناغہ دُعا کرو۔“ (1 تھِسلُنیکیوں17:5)۔ اور”ھر وقت دُعا کرتے رھنا اور ھمت نہ ھارنا چاھیے۔“ (لوقا1:18)۔ دُعا سے ناکامی ایک گناہ ہے، کیونکہ میں دِرحقیقت خُدا کے اصل حکم کی نافرمانی کررہا ہوتا ہوں۔

ہمیں ایک دوسرے کے لیے دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔اگر میں ایک پاسٹر کے طور پر اپنے گلّے کے لیے دُعا کرنے میں ناکام ہوتا ہوں،تو یہ ایک گناہ ہے۔ کلام کہتا ہے ”ایک دوسرے کے لیے دُعا کرو“ (یعقوب16:5)۔ ”تم ایک دوسرے کا بھار اٹھائو اور یوں مسیح کی شریعت کوپورا کرو۔“(گلتیوں2:6)

اکثر اوقات ہم کسی دوسرے شخص کی زندگی میں کسی خاص مسئلے کے لیے دُعا کر سکتے ہیں۔جب وہ مشکل فوراً دور نہیں ہوتی تو ہم اتنے پست ہمت ہوجاتے ہیں، کہ اُس کے لیے یکسر طور پر دُعا ترک کر دینے کا فیصلہ کرلیتے ہیں۔ہم دوسرے لوگوں کی ناکامیوں سے بہت پریشان ہوجاتے ہیں۔حالانکہ وہی کمزوریاں ہماری اپنی زندگی میں پائی جاسکتی ہیں۔ہمارے گناہ تب ہمیشہ ہولناک نظر آتے ہیں، جب اُنہیں کوئی اور کررہا ہوتا ہے۔

سموئیؔل نے دُعا کی کہ خُدا لوگوں کے ذہنوں کو تبدل کرے تاکہ وہ بادشاہ کے لیے مزید اصرار نہ کریں۔سموئیؔل چاہتا تھا کہ خُدا ہی اُس قوم پر حکمرانی اور بادشاہی کرے۔لیکن اُس کی تمام دُعاؤں کے باوجود بھی بنی اسرائیل نے ایک بادشاہ کے لیے اصرار کیا۔سموئیل آسانی سے طیش میں آسکتا اور یہ کہہ سکتا تھا کہ، ”میں اِن ضدی اور گردن کش لوگوں کے لیے مزید دُعا نہیں کرونگا! جو کچھ اُنہوں نے مانگا اُنہیں مل گیا ہے۔اب اُنہیں اِس کا خمیازہ بھگتنے دو۔“ لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔اُس نے اُن سے کہا،

”خُدا نہ کرے کہ تمھارے لیے دُعا کرنے سے باز آکر خُداوند کا گناھگار ٹھہروں۔“ (1 سموئیل23:12)۔

بے دُعائیہ پن کی وجوہات

اگر آپ اپنے آپ کا جائزہ لیں تو آپ کو اپنی زندگی میں دُعا کے فقدان کی مختلف وجوہات ملیں گی۔ پہلی وجہ وقت کی کمی ہے۔

اِس معاشرے میں ہم نے اپنے آپ کو اُس سے زیادہ مصروف ہونے کی اجازت دے رکھی ہے، جتنا کہ خُدا اصل میں ارادہ رکھتا تھا۔ جب خُدا نے ہمارے جسموں کو تخلیق کیا تو اُس کا ارادہ تھا کہ انسان اُس سے زیادہ آسان اور آرام دہ رفتار پر جیئے جتنا کہ آج ہم جی رہے ہیں۔ آج، ہماری زندگی کا طرزِ عمل اور ہمارا معاشرہ، خُدا کے ساتھ تنہائی میں ملنے کے لئے وقت نکالنا مشکل بناتا ہے۔

مزید برآں، دُعا کے لیے خلل سے پاک جگہ ڈھونڈنا بھی انتہائی مشکل ہے۔ خُدا کے ساتھ تنہا وقت گزارنے کے لیے خاموش مقام ڈھونڈنا مشکل ترین ہوتا چلا جارہا ہے۔ یہ دنیا زیادہ گنجان اور پُر ہجوم ہوتی جارہی ہے۔ اور شیطان کسی بھی خاموش وقت میں جو آپ خُدا کے ساتھ گزار سکتے ہیں، خلل اندازی کرنے کے لئے جو کچھ اُس سے ممکن ہو، کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، ایک بھی ٹیلی فون کال کے بغیر آپ کا ہفتہ بھر بھی گزر سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ تنہائی محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ٹیلی فون بجے، تو بس گھٹنوں پر ہو جائیں اور دُعا کریں۔ یہ کوئی غلط نمبر ہوسکتا ہے۔ لیکن آپ اِس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ضرور بجنے جارہی ہے، یا گھر کے دروازے پر کوئی ہوگا، یا بچوں میں سے کوئی روتا ہوا اندر آجائیگا۔ بہت سی خلل اندازیاں دُعا کرنا مشکل بنا دیتی ہیں۔

دُعا میں ایک اور رکاوٹ اپنے ذہن کو گھومتے رہنے دینے کی رغبت ہے۔ آپ کچھ خاص چیزوں کے لیے دُعا کرنا شروع کرتے ہیں۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد آپ کا ذہن آپ کو سمندری سیر کے لیے لے جاتا ہے۔ بہت بڑی بڑی موجیں ہیں، دور سے آنے والی لہریں اور بھی خوبصورت لگتی ہیں ــــــ اُف، ''خُداوند میں معافی چاہتا ہوں۔'' آپ کے ذہن نے تھوڑا سا سیر سپاٹا کر لیا ہے۔

ایک اور مسئلہ جو دُعا کے فقدان کا باعث بنتا ہے، وہ اونگھنا ہے۔ ہم زیادہ تر اِس قدر دباؤ کے تحت جی رہے ہوتے ہیں، کہ کوئی بھی فارغ

لمحہ ہمارے لیے آرام کا لمحہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ اپنے بستر کے پہلو میں گھٹنوں پہ ہو کر، اپنے سر کو بازوؤں کے درمیان رکھتے ہوئے دُعا شروع کرتے ہیں____ سونے کے لیے یہ ایک بہترین حالت ہے! آپ جلد ہی دُعا کے دوران میں اونگھنا شروع کر دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کی ٹانگیں اور گھٹنے دِرد ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے آپ جاگ جاتے ہیں۔ پھر آپ کو ایکدم احساس ہوتا ہے کہ آپ کام کے دوران سوئے ہوئے تھے۔

اگر آپ اپنے بستر پر لیٹتے ہیں اور تکیے پر سر رکھے ہوئے دُعا کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو یہ حتیٰ کہ اور بھی غلط ہے۔ ابھی، مَیں مکمل طور پر اِسکی حوصلہ شکنی نہیں کرتا۔ مَیں ہر رات خُدا سے باتیں کرتے ہوئے سوتا ہوں۔ مَیں جب تک سو نہیں جاتا تب تک خُدا سے راز و نیاز کر کے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ دُعا کا ایک وقت ہو، جو زیادہ چُست اور مستعد ہونا چاہیے۔

حل

ہم اپنے بے دُعائیہ پن کے مسائل پر قابو پانے کیلئے کیا کر سکتے ہیں؟ میرے پاس کچھ عملی مشورے ہیں۔ جہاں تک وقت کی بات ہے، تو ہمیں اپنے آپ کو با اصول بنانا چاہئے اور دُعا کو وقت دینا چاہئے۔ دُعا کرنے کیلئے آپ کو کبھی بھی وقت نہیں ملے گا۔ آپ کو وقت نکالنا ہوگا۔

زندگی ترجیحات پر بنی ہوئی ہے۔ جبکہ آپ وہ سب کچھ کبھی نہیں کر سکتے جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو ہمیشہ کم اہم چیزوں کو زیادہ اہمیت دینے والی چیزوں پر قربان کرنا پڑتا ہے۔ ایک دانا آدمی اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتا ہے، اور اپنی ترجیحات کو اُن کے مناسب پس منظر میں رکھتا ہے۔

دُعا سب سے اہم سرگرمی ہے، جس میں آپ کبھی بھی مصروف ہو سکتے ہیں۔ یہ آپ کے کرنے والے کاموں کی ترجیحی لسٹ کے سر فہرست ہونی چاہئے۔ آپ کو دُعا کو وقت دینے کی ضرورت ہے چاہے اِس کیلئے آپ کو اپنے کھانے یا شام کے اخبار کا وقت چھوڑنا پڑے!

دوسری بات، کوئی ایسی جگہ ڈھونڈیں جہاں پہ خلل اندازی نہ ہو۔ اِس کیلئے شاید آپ کو کچھ کام کرنا پڑے، لیکن کوشش کریں۔ بہت دفعہ مَیں خُدا سے بات کرنے کیلئے پیدل سیر کیلئے یا اکیلا ہی گاڑی لیکر نکل جاتا ہوں۔ مَیں اپنے باقی خاندان سے بہت پہلے جاگ جاتا ہوں۔ دُعا میری نیند سے زیادہ اہم ہے، اور صبح سویرے فون کی گھنٹی کبھی کبھار ہی بجتی ہے۔

اپنے ذہن کو اِدھر اُدھر گھومنے سے باز رکھنے کیلئے میں اپنی دُعا عام طور پر اتنی اُونچی بول کر کرتا ہوں کہ وہ مجھے سُنی جا سکے۔ خُدا حقیقت میں جانتا ہے کہ میرے دِل میں کیا ہے۔ لیکن جب میں اپنے دِل سے دُعا کرنے کی کوشش کرتا ہوں میرا ذہن اکثر گھومتا رہتا ہے۔ ایک لمحے کیلئے میں سوچ رہا ہوتا ہوں، ''خُداوند اِس چیز یا اُس چیز کی حفاظت کر اس کیلئے تیرا شکر ہو۔۔۔'' اور تھوڑی ہی دیر بعد مَیں دوبارہ سمندری سیر کر رہا ہوتا ہوں! جب میں بول کر اپنی دُعا کرتا ہوں، تو مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوتا ہوں، مجھے اُس کے بارے میں سوچنا ہوتا ہے۔ یہ چیز خُدا کے ساتھ گفتگو پر میری توجہ مرکوز کرنے کا سبب بنتی ہے۔

مَیں نے اپنی ذات کیلئے یہ دریافت کیا ہے کہ میرے لئے کُرسی پر بیٹھ پر دُعا کرنے کا انداز بہتر ہے۔ مَیں اکثر اپنی آنکھیں بھی بند نہیں کرتا۔ کیونکہ یہی خطرناک ہوسکتا ہے۔

ایک بچے کے طور پر مجھے ہمیشہ ہی یہ بتایا گیا، کہ اگر مَیں نے اپنی آنکھیں بند نہ کیں، تو خُداوند میری دُعا نہیں سُنے گا۔ ایک دفعہ ایک پاسٹر صاحب نے ذکر کیا کہ جب وہ جونیئر ہائی میں باسکٹ بال کھیل رہے تھے تو ٹیم نے کھیل سے پہلے دُعا کرنے کا فیصلہ کیا۔ کچھ بچوں نے کہا، ''ٹھیک ہے، سب لوگ اپنی آنکھیں بند کریں ورنہ ہم ہار جائیں۔'' اُنہوں نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر دیکھا کہ آیا سب نے آنکھیں بند کی ہیں یا نہیں ____ تو وہ میچ ہار گئے۔ کئی سالوں تک وہ اُس میچ کے بارے میں ملامت محسوس کرتے رہے۔

بہر حال کلام میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بلا ناغہ دُعا کرو۔ (1 تھسلنیکیوں 17:5) جو غالباً اِس طرف اشارہ کرتی ہے کہ دُعا جسم کی ایک حالت نہیں ہے۔ اگر دُعا کیلئے مجھے گھٹنوں پر ہونا پڑتا ہے تو بلا ناغہ دُعا کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ مَیں کبھی بھی اپنے گھٹنوں سے نہ اُٹھوں۔ اسی طرح، خُدا ہر وقت ہم سے آنکھیں بند کر کے دُعا کرنے کی توقع نہیں کرتا، کیونکہ بلا ناغہ دُعا کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم پھر کبھی بھی اپنی آنکھیں نہ کھولیں۔ چاہے آپ کی آنکھیں بند ہوں یا کھلی، خُدا آپ کی تمام دُعائیں ویسے ہی سنتا ہے۔

مَیں نے دیکھا کہ دُعا کے دوران اُونگھنے یا سونے سے بچنے کیلئے ایک اچھا حل پیدل چلنا ہے۔ جب مَیں چل رہا ہوتا ہوں تو مَیں سو نہیں سکتا۔ اکثر مَیں ایک کمرے کے اندر ہی آگے اور پیچھے ٹہلتا رہتا ہوں۔ دوسرے اوقات میں مَیں کھیت یا صحن میں چلتا ہوں اور خُدا سے بات کرتا ہوں۔ میرے کچھ بہت ہی بابرکت اور باثمر دُعائیہ اوقات چلنے کے دوران رہے ہیں۔

جب مَیں دُعا کرتا ہوں تو مَیں خُدا سے بالکل ایسے بات کرتا ہوں جیسے مَیں اپنے جگری دوست سے بات کرتا ہوں۔ مَیں کوئی سجاوٹی قسم کی آواز استعمال نہیں کرتا، اور نہ ہی جوش میں پاگل ہوتا یا چِلاتا ہوں۔ خُدا میری اصلیت جانتا ہے۔ مجھے کسی قسم کی ''دُعائیہ آواز'' کی ضرورت نہیں ہے۔ مَیں اُس سے بڑے حقیقی انداز میں بات کرتا ہوں۔ مَیں اُسے اپنے سارے مسائل، شبہات اور سوال بتاتا ہوں۔ مَیں اُس کے ساتھ اُتنا ہی دیانتدار ہوتا ہوں، جتنا کہ مَیں ہوسکتا ہوں۔ مَیں ایسا اِس لئے بھی ہوتا ہوں کیونکہ اگر مَیں نہیں ہوتا تو بھی وہ جانتا ہے۔ اگر مَیں کسی چیز کی لیپ پوت کرنے کی کوشش کرتا ہوں، تو اِس سے اگر کوئی بیوقوف بن رہا ہے تو وہ

مَیں خود ہی ہوں۔ خُدا کو بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا۔

مَیں کہہ سکتا ہوں، ''خُداوند تو جانتا ہے کہ مَیں اِس شخص کے لئے اتنی گہری محبت نہیں رکھتا، جتنی مجھے رکھنی چاہیے۔ یہ سچائی کو چھپانے اور اپنے آپ کو اُتنا بُرا نہ ثابت کرنے کی کوشش ہے، جتنا کہ مَیں اصل میں ہوں۔ مَیں اُسے سچائی بھی بتا سکتا ہوں، ''خُداوند خُدا مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں۔ مَیں اُسے برداشت نہیں کرسکتا۔ جب بھی وہ مجھے نظر آتا ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں اُسکی ناک پر گھونسہ ماروں۔'' دیانتدار بنیں اور توبہ کریں۔

مذید برآں مَیں خُدا سے گفتگو کے انداز میں بات کرتا ہوں۔ اِس کا مطلب ہے کہ مجھے اُسے سننا بھی چاہیے۔ آخر خُدا بھی مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ جب مَیں اُس خُدا کے ساتھ جس نے مجھے تخلیق کیا رابطے اور رفاقت میں آتا ہوں، تو مَیں بہت ہی زبردست مسّرت اور برکات پاتا ہوں۔

خُدا ہمارے بے دُعائیہ پن کے گناہ ہمیں معاف کرے۔ خُدا جانفشانی سے دُعا کرنے میں ہماری مدد کرے، اور یہ کہ ہم اپنے دعائیہ پن کے وسیلہ سے اِس مایوس حال دنیا میں خُدا کے قدرت والے کام ہوتے ہوئے دیکھ سکیں۔